ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر
جلد20
جمعۃ المبارک22/نومبر2013ء
18/محرم الحرام 1435 ہجری قمری 22/نبوت 1392 ہجری شمسی
شمارہ47

بالوں کی صفائی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بہت پراگندہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ باہر جا کر بال سنوار کر آؤ۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ آدمی پراگندہ بالوں کے ساتھ اس طرح لگے کہ شیطان ہے۔

(مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب اصلاح الشعر حدیث نمبر :1494)

2006-2007ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

تراجم قرآن کریم و دیگر لٹریچر کی اشاعت، رقیم پریس اور مختلف زبانوں کے مرکزی ڈیسکس کی کارکردگی کا مختصر تذکرہ۔

اس سال نمائشوں، 2161 بکسٹالز اور 55 بک فیئرز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

اس سال ایم ٹی اے العربیہ کا آغاز کیا گیا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے بیعتوں کے ایمان افروز واقعات۔ ایم ٹی اے کے علاوہ مختلف ممالک میں اس سال 1398 ٹی وی پروگراموں میں کُل 813 گھنٹے 45 منٹ کا وقت ملا اور اس طرح قریباً آٹھ کروڑ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 1873 گھنٹے پر مشتمل 6664 پروگرام نشر ہوئے۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 28 جولائی 2007ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں بعد دوپہر کے اجلاس میں خطاب

دوسری قسط

رقیم پریس

رقیم پریس یہاں بھی ہے اور افریقن ممالک میں بھی اسی نام سے چل رہا ہے۔ 8 ممالک میں یہ پریس اب قائم ہو چکا ہے اور یوکے کے پریس کی نگرانی میں چلتے ہیں۔ غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور بورکینا فاسو۔ اس جگہ ابھی بن رہا ہے باقی جگہ شروع ہے۔ اور اللہ کے فضل سے جماعتی کتب اور لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ''لوگ بھی چھاپے خانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن ان کے اغراض دنیوی اور ناپائیدار ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے معاملات دینی ہیں۔ اس واسطے یہ چھاپے خانے جو اس زمانہ کے عجائبات ہیں دراصل ہمارے ہی خادم ہیں''۔
(ملفوظات جلد 7 صفحہ 366 مطبوعہ انگلستان)

تو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہمارے چھاپہ خانے جو مختلف جگہ چل رہے ہیں اور بورکینا فاسو میں نیا شروع ہوا ہے۔ اس کا نام نورالاسلام پرنٹنگ پریس رکھا گیا ہے۔ وہاں کا معیار اتنا اعلیٰ ہے کہ بعض دوسری کمپنیوں نے پرائیویٹ طور پر بھی کام کروانا شروع کر دیا ہے۔ ایئر فرانس (Air Frace) جو فرانس کی Airline کمپنی ہے اس کی کمپنی کے ڈائریکٹر نے جماعت کے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ اگر بورکینا فاسو میں اس معیار کی طباعت ہو سکتی ہے تو ہمیں آئندہ سے اپنے طباعت کے کاموں کے لئے پیرس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اب اللہ کے فضل سے وہ اپنے کام جماعت کے پریس سے کروا رہے ہیں اور اس سے پھر مزید رابطے بھی بڑھتے ہیں۔ التقویٰ اور Review Of Religions بھی فرنچ میں وہاں سے شائع ہو رہا ہے۔

گھانا پرنٹنگ پریس کی نئی عمارت وہاں بن گئی ہے اور نئی مشینری لگ گئی ہے۔ گیمبیا میں پریس کام کر رہا ہے۔ سیرالیون میں پریس ہے جیسا کہ میں نے بتایا۔ یونیسیف (UNICEF) نے وہاں سیرالیون میں بچوں کی بہت ساری کتابیں ہمارے پریس سے چھپوائی ہیں۔ آئیوری کوسٹ کا پریس بھی ماشاءاللہ باوجود ملکی حالات کے بڑی عمدگی سے چل رہا ہے۔ ریویو آف ریلیجنز فرنچ میں وہاں بھی شائع ہوتا ہے۔

آبی جان کا ایک بڑا دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک بڑے نجی پرنٹنگ پریس کے مالک جو عیسائی ہیں، Mr. Lamtheirno ان کا نام ہے۔ (اگر میں صحیح پڑھ رہا ہوں۔ بہرحال۔) اپنے کسی کام کے سلسلہ میں ہمارے پریس میں آئے۔ اس وقت ہمارے پریس میں کتاب Where did Jesus die? کا فرنچ ترجمہ چھپ رہا تھا۔ اس کا ابتدائی کام ہو رہا تھا۔ انہوں نے اس مضمون پر سرسری نظر ڈالی اور پھر مسودہ کا مطالعہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور پورا پڑھا۔ پھر کہنے لگے آپ جو کاغذ استعمال کر رہے ہیں صرف اس کا خرچ دیں، باقی سارا خرچ مَیں دیتا ہوں۔ اور اپنی خوشی سے یہ کہا کہ مَیں پانچ ہزار کی تعداد میں اپنی طرف سے یہ شائع کروانا چاہتا ہوں اور اپنے دوستوں میں، عیسائیوں میں یہ بانٹنا چاہتا ہوں۔

نائیجیریا کے پریس میں بھی ترقی ہوئی ہے۔

تراجم قرآن کریم

شعبۂ تصنیف کے تحت دورانِ سال بورکینا فاسو کی مَوْرے زبان میں اور اسی طرح گیمبیا کی تین زبانوں وولف، فولا اور میڈینکا میں بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا ترجمہ چھپوانے کی توفیق دی ہے۔ اس طرح تراجمِ قرآن کریم کی کل تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 64 ہو گئی ہے۔

اور مَوْرے زبان میں سب سے پہلا ترجمۂ قرآن ہے۔ اس ترجمہ کو مکمل ہونے میں دس بارہ سال کا عرصہ لگا ہے۔ بورکینا فاسو کے ایک بڑے پڑھے لکھے ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے پرنسپل ہیں، انہوں نے اس میں بڑی معاونت کی ہے۔ اسی طرح اس کی نظرثانی کرنے والوں میں وِڈْراگو کریم صاحب، الحاج ودراگو جبریل صاحب، زَوْنُو سلَف صاحب، سَوْنڈو سعیدو صاحب، عبدالرزاق صاحب اور الحاج قاسم سانفو صاحب شامل ہیں۔ ان سب نے اس ترجمہ میں بڑا کام کیا ہے۔

انڈونیشیا کی زبان جاوانیز (Javanese) میں پہلے دس پاروں کا ترجمہ پہلی جلد کے طور پر اور تھائی لینڈ کی زبان تھائی میں پہلے بیس پاروں کا ترجمہ دو جلدوں میں چھپ چکا ہے۔ میانمار (Myanmar) کی زبان برمی (Burmese) میں پہلے دس پاروں کا ترجمہ پہلی جلد کے طور پر چھپ چکا ہے۔

اس کے علاوہ 18 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ مختلف مراحل سے گزر رہا ہے۔ بعض پر نظرِ ثانی کی جا رہی ہے۔ عربی متن وغیرہ paste ہو رہے ہیں۔ بہرحال انشاءاللہ جلد شائع ہو جائیں گے۔ علاوہ ازیں 11 مختلف تراجم قرآن زیرِ ترجمہ ہیں۔

دورانِ سال روسی (Russian) ترجمہ قرآن بھی ازسرِنو چھپوایا گیا تھا۔ یہ پہلے بھی چھاپا گیا تھا لیکن اب اس کے ترجمہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ترجمہ قرآن سے بھی کچھ مدد لی گئی ہے۔ اور ہمارے روسی معلم رستم حماد ولی صاحب اور راویل بخاری صاحب اس میں رانا خالد صاحب مبلغ کے ساتھ کام کر رہے تھے۔

دیگر لٹریچر کی اشاعت

اسی طرح مختلف زبانوں میں لٹریچر اور فولڈر شائع کیے گئے۔

رسالہ الوصیت کا نارویجین اور برمی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا۔ رسالہ الوصیت کے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 14 زبانوں میں تراجم طبع ہو چکے ہیں۔

'شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں' جو خطبات اور تقاریر پر مشتمل میری کتاب تھی۔ اس کے عربی، انگریزی، فرنچ اور جرمن میں ترجمے طبع ہو چکے ہیں۔

ڈینش اخبارات کی جو بیہودہ گوئی تھی یا خاکے شائع کیے تھے اس پہ بھی میرے خطبات تھے۔ ان کے بھی عربی، فرانسیسی اور فارسی میں ترجمے کیے گئے ہیں۔

اور دیگر کتابیں جو شائع ہوئی ہیں ان میں Essence of Islam جلد نمبر 5 ہے۔ یہ اس کا ترجمہ کیا گیا ہے جو ''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی تحریرات کی رُو سے'' حضرت میر داؤد احمد صاحب نے مرتّب کی تھی۔ اس جلد میں معجزات، نشانات اور پیشگوئیوں وغیرہ کے بارہ میں اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ اس کا

انگریزی میں ترجمہ ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے کیا ہے اور چوہدری محمد علی صاحب کی زیرِ نگرانی اس کی نظرِ ثانی کی گئی ہے اور اب شائع ہوگئی ہے۔

''لیکچر سیالکوٹ'' حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس لیکچر کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے جو نومبر 1904ء کو سیالکوٹ کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک مجمع میں پڑھا گیا تھا۔ اس لیکچر میں اسلام کا دوسرے مذاہب سے موازنہ کیا گیا تھا۔

''ضرورۃ الامام'' حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ The Need for the Imam شائع ہوگیا ہے۔

پھر ''ایک غلطی کا ازالہ'' کا انگریزی ترجمہ طبع ہوگیا ہے۔ ''معیار المذاہب'' کا انگریزی ترجمہ طبع ہوگیا ہے۔ ''برکات الدعا'' کا انگریزی ترجمہ طبع ہوگیا ہے۔ A Message of Peace ''پیغامِ صلح'' کا ازسرِنو ترجمہ کیا گیا ہے۔ Islam's response to contemporary issues کا ایڈیشن بڑا خوبصورت شائع کیا گیا ہے۔ یہ ساری کتابیں پڑی ہیں جو اس سال شائع ہوئی ہیں۔

قرطاسِ ابیض جو شائع کیا تھا اس میں جماعت احمدیہ پر لگائے گئے بے بنیاد الزامات کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبات دیئے تھے ان کا انگریزی ترجمہ کروایا جا رہا ہے۔ کچھ چھپ چکے ہیں۔ مزید 4 خطبات کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جن میں ایک ہے:

Ahmadiyya Muslim Jama'at and the Muslims of India.

Ahmadiyya Muslim Jama'at and independence of Kashmir & Palestine.

The Founder of the Ahmadiyya Muslim Jama'at.

اور Their Ulama۔

پھر اردو میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ''ہمارا خدا'' جو تھی اس کا انگریزی ترجمہ "Our God" کیا گیا ہے۔ گو اتنا معیاری نہیں لیکن شائع کر دیا گیا ہے۔ Revise ہو رہا ہے۔ جب ٹھیک ہو جائے گا تو دوبارہ بھی شائع ہو جائے گا، انشاء اللہ۔ اس میں ہستی باری تعالیٰ کے حق میں اور دہریت کے ردّ میں عام فہم دلائل دیئے گئے ہیں۔ نوجوانوں کے لئے بڑی مفید چیز ہے۔

پھر سلمان رشدی کی جو کتاب Satanic verses تھی اس کے جواب میں Rushdi haunted by his unholy ghosts ارشد احمدی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہدایات دے کر لکھوائی تھی اس میں ایک chapter کا اضافہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔

پھر غیر مسلموں کی طرف سے اعتراضات پر مشتمل جو مختلف کتابیں لکھی گئی ہیں، ارشاد مانجی بھی ان میں شامل ہے کہ نعوذ باللہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں بلکہ انسان کا کلام ہے، اس کا جواب انصر رضا صاحب نے لکھا ہے: Manji - Another Pawn Advanced۔ اسی طرح باقی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔

Revelation, Rationality, Knowledge and Truth جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب تھی اس کا اردو ترجمہ ''الہام، عقل، علم اور سچائی'' کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔ یہ بھی بڑی پڑھنے والی کتاب ہے۔

''ہمارا خدا'' اردو میں بھی out of print تھی اس کو دوبارہ شائع کروایا گیا ہے۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ کے تحریکِ جدید کی بابت جو ارشادات ہیں۔ ''تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک'' اس کو بھی شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ جلد اول شائع ہو گئی ہے۔ بقیہ جلدیں شائع ہو جائیں گی۔

پھر اسی طرح طاہر فاؤنڈیشن نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات اور خطابات شائع کیے ہیں۔

اسی طرح فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے ''نظامِ نَو''، ''ہستی باری تعالیٰ''، ''اسوۂ حسنہ''، ''خلافتِ حقہ اسلامیہ'' اور متعدد دوسری کتب انوار العلوم کی جلد میں شائع کی ہیں۔ خطباتِ محمود کی سترھویں جلد اور اٹھارھویں جلد جو 1936ء اور 1937ء کے خطبات پر مشتمل ہیں؟

سلمان رُشدی کے بارہ میں ارشد احمدی صاحب کی جو کتاب ہے اس کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ اور یہ کتاب چھپ گئی ہے۔

پھر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا 'ایک عزیز کے نام خط' ہے۔ یہ بھی اچھی کتاب ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات شائع کیے گئے ہیں۔

شرح صحیح بخاری شریف کی تیسری جلد بھی نظارت اشاعت کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ نیز قرآن کریم کی سورتوں کا تعارف بھی علیحدہ طور پر طبع کروایا گیا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اردو ترجمہ قرآن سے لیا گیا تھا۔

ہندی کتب میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام، نبیوں کا سردار، ہمارا موٴقف، درثمین، سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلوبِ جہاد شائع ہوئی ہیں۔

فرانسیسی کتب میں ''شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں'' یہ (جیسا کہ پہلے بتایا) شائع ہو چکی ہے۔ نماز کی کتاب ''صلوٰۃ'' کا فرنچ ڈیسک نے ترجمہ کیا ہے۔

رشید صاحب کی لکھی ہوئی The true story of Jesus چلڈرن بک کمیٹی کی طرف سے فرنچ میں شائع کی گئی ہے۔

راویل بخاری صاحب کی تقریر تھی Blessings of Khilafat اس کا بھی فرنچ ترجمہ طبع کیا گیا ہے۔

جرمن زبان میں بھی بچوں کی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اور میرے مختلف خطبات اور بعض تقریروں سے اقتباس لے کر بھی شائع کیے گئے ہیں۔

تفسیر کبیر جلد نمبر 7 کے عربی ترجمہ کے علاوہ جو کتب عربی زبان میں شائع کی گئی ہیں ان میں یہ (کتب شامل) ہیں:

''حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول''۔ یہ حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے حیاتِ نور کے خلاصہ کے طور پر تحریر فرمائی تھی۔ اس کا ترجمہ بھی طبع کروایا گیا ہے۔ یہ مصطفیٰ ثابت صاحب نے کیا ہے۔ ''ہومیو پیتھی'' جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ہے اس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ''سرّ الخلافۃ'' جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کی کتاب ہے یہ شائع کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی وفات پر جو 27 جولائی 1896ء کو ہوئی تھی، کتاب ''انجامِ آتھم'' تحریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک عربی حصہ بھی تھا، وہ ''مکتوب احمد'' کے نام سے طبع کروایا گیا ہے۔

پھر چینی کتب شائع کی گئی ہیں۔ انڈونیشین نے کچھ تھوڑا سا اپنا لٹریچر شائع کیا ہے۔ اسی طرح اور مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارہ میں بعض علماء کے تبصرے

مراکش کے ایک ڈاکٹر عبدو صاحب ہیں وہ امیر صاحب کبابیر کے نام لکھتے ہیں کہ ''مجھے آپ کی طرف سے مرسلہ کتابیں ملی ہیں۔ مَیں نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' ساری کی ساری پڑھ لی ہے۔ یہ بہت ہی گہری، غیر معمولی فائدہ بخش اور نہایت اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ بلکہ علم المقاصد کے موضوع پر میں نے اسے نہایت خوبصورت اور عظیم ترین پایا ہے۔ کیونکہ اس میں موٴلّف نے شرعی احکام کے مقاصد اور ان کی علّت کے بارہ میں بعض ایسے نکات بیان فرمائے ہیں جو صرف انہی کا حصہ ہیں اور یہ کتاب مجبور کرتی ہے کہ میں موٴلّف کا شمار ان عظیم علماء میں کروں جنہوں نے شریعتِ اسلام کو ایک ملہم من اللہ کی نظر سے دیکھا ہے، نہ کہ ایک مقلّد کی نظر سے۔ اور کہتے ہیں کہ ''وہ ایک عارف باللہ کے دل کے ساتھ شریعت اسلامیہ کی گہرائیوں تک پہنچے ہیں نہ کہ ایک ایسے دل کے ساتھ جو شریعت کے مقاصد کو سمجھنے سے عاری ہو۔ میں آپ سے یہ سچ کہنے سے نہیں رُک سکتا کہ اگر احکامِ شریعت کے فن سے بے بہرہ لوگوں کے فتنہ کا ڈر نہ ہو، یعنی ان لوگوں کے فتنہ سے جو اس شخص کی قدر و منزلت سے بے خبر ہیں تو میں اس کتاب کو یونیورسٹی میں مقاصدِ شریعہ کے طلباء کے نصاب کے طور پر مقرر کر دوں''۔

مالی کے ایک معلم لکھتے ہیں کہ مالی کے ایک دوست عربی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے جماعت کا لٹریچر لینے سے انکار کر دیا۔ ایک دن خاکسار ان کے مدرسہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' چھوڑ آیا۔ چند دن کے بعد میں دوبارہ مدرسہ گیا تو اس نے کہا کہ اس کتاب کے ایک حصہ نے مجھے احمدیت کی طرف مائل کر دیا ہے۔ پھر اس نے کئی اور کتب مطالعہ کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو گیا۔

ڈینش کارٹونوں پہ جو میرے خطبات تھے اس کے بارہ میں مبلغ نائیجیریا لکھتے ہیں کہ اس کا انگریزی ترجمہ دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیا تو ایک دوست ڈاکٹر مشہود کو جب کتاب ملی تو اس نے (اسے) پڑھنا شروع کر دیا۔ (چھوٹی سی کتاب ہے پانچ خطبات ہیں۔) اور کہتے ہیں کہ ختم کر کے مجھے فون کیا کہ مَیں نے ساری کتاب پڑھ لی ہے۔ ان پانچ خطبات نے گہرا اثر چھوڑا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی کتاب مَیں نے پہلے نہیں دیکھی۔ جو قرآن، حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔ ہر مسلمان کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے اور ہر غیر مسلم تک یہ کتاب پہنچنی چاہئے۔ انہوں نے مزید کتابیں مانگیں کہ میں دوسروں کو دوں گا اور الورین (Ilorin) کا ایک مقامی اخبار ہے، اس میں شائع کروانے کی کوشش کروں گا۔ نائیجیریا کے اخبار New Age نے قسط وار اسے شائع بھی کرنا شروع کر دیا اور تین قسطیں شائع بھی ہو چکی ہیں۔

نمائشیں اور بُک فیئرز

نمائشوں کے ذریعہ سے، بُک سٹالز کے ذریعہ سے لٹریچر اور قرآن کریم کی تقسیم ہوئی۔ 273 نمائشوں کے ذریعہ 3 لاکھ سے زائد لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ 2 ہزار 161 بُک سٹالز اور 55 بُک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ آٹھ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔ دنیا کی آبادی کے لحاظ سے گو کہ یہ بہت تھوڑا ہے لیکن بہر حال آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام مختلف ذریعوں سے پہنچ رہا ہے۔

نسیم باجوہ صاحب کہتے ہیں کہ یہاں Message of Peace کے نام سے جو میرا ایک لیکچر تھا۔ بیت الفتوح میں مہمانوں کو بلایا تھا اور وہاں وہ خطاب کیا تھا۔ ایک پادری نے اسے پڑھا اور اس قدر متأثر ہوا کہ اس نے مجھے تحریراً اطلاع دی کہ اس سے متأثر ہو کر مَیں نے کالج کی اسمبلی کے لیے ایک لیکچر تیار کیا ہے جس میں طلباء کو بتایا ہے کہ ایک وہ اسلام ہے جس کا تصور میڈیا کی خبروں سے ابھرتا ہے جو بہت خوفناک اور قابلِ نفرت ہے۔ لیکن ایک یہ اسلام ہے جو محبت اور امن اور دوستی کا پیغام دیتا ہے۔ میرا جو خطاب تھا اس کے فقرے اس نے اس لیکچر میں لفظ بہ لفظ نقل کیے ہیں اور وہی پڑھ کے سنا دیئے اور یہ مشرقی ساحلِ سمندر کی طرف خالصۃً انگریزوں کا علاقہ ہے۔ اسی طرح Hull یونیورسٹی کی ایک پروفیسر نے ایک نمائش دیکھ کر مجھے لکھا کہ آپ کی نمائش دیکھ کر بہت متأثر ہوئی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ ہماری Inter-Faith میٹنگ میں آ کر اسلام اور امن کے موضوع پر خطاب کریں اور سامعین کے سوالات کے جواب دیں۔

نسیم باجوہ صاحب پھر لکھتے ہیں کہ سکول کی ایک ٹیچر ہماری نمائش دیکھ کر اس قدر متأثر ہوئی کہ اب تک تین دفعہ اپنے سکول میں ہمیں لیکچر کے لئے بُلا چکی ہے۔

ایک انجینئر Wale Bajomo نے کہا کہ جماعت احمدیہ بہترین جماعت ہے۔ میری خواہش ہے کہ باقی مسلمان جماعتیں بھی جماعت احمدیہ کے نقشِ قدم پر چلیں۔

اسی طرح اَور بہت سارے ہیں۔ ایک شخص نے لکھا ہے کہ 'میں نے جماعتی کتب اور نمائش دیکھی۔ گو سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں لیکن جماعت احمدیہ نے روحانی اور علمی طور پر دنیا کو تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنے کا جو کام تھا وہ جماعت احمدیہ نے ہی کرنا تھا اور مسیح و مہدی کے ذریعہ ہی ہونا تھا۔

ڈیسکس (Desks)

اسی طرح یہاں جماعت کے مختلف ڈیسک، عربی ڈیسک اور بنگلہ دیشی ڈیسک، فرنچ ڈیسک اور چینی ڈیسک ہے۔ یہ مختلف کتابوں کے ترجمے بھی کر رہے ہیں، خطبات کے ترجمے بھی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مجالسِ سوال و جواب اور تقریریں بھی ترجمہ ہو رہی ہیں۔

ایم ٹی اے (MTA) انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے 14 ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 114 مرد اور 42 خواتین 24 گھنٹے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اور اسی سال ایم ٹی اے 3 العربیۃ کا آغاز کیا گیا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوبیس گھنٹے عربی پروگراموں پر مشتمل ہے۔ پہلے اس کی بڑی مخالفت ہوئی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری شرائط پر معاہدہ طے پا گیا ہے۔ پہلے بھی مَیں اس کا ذکر کر چکا ہوں۔ انٹرنیٹ پر بھی ایم ٹی اے کے دوسرے آڈیو چینل کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے اس سال انگریزی آڈیو چینل کا آغاز بھی کیا گیا ہے۔ انگریزی میں بھی اب اس کی نشریات دیکھی اور سنی جا سکتی ہیں۔ جہاں جہاں پہلے سگنل نہیں آتے تھے مثلاً ماریشس کا ایک دور دراز کا علاقہ روڈرگ (Rodrigues) جزیرہ ہے۔ امیر صاحب ماریشس نے لکھا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 273

مکرمہ ڈاکٹرنسمہ ابراہیم صاحبہ(1)

مکرمہ ڈاکٹرنسمہ ابراہیم صاحبہ کاتعلق مصر سے ہے۔ انہوں نے اٹیلین (Italian) زبان میں پی ایچ ڈی کی ہے۔انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے 2010ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ بعد میں ان کے خاوند، والدین اور دیگر اہل خانہ نے بھی بیعت کرلی۔

الحوارالمباشر

انہوں نے احمدیت کی طرف اپنے سفر کا حال کچھ یوں بیان کیا:

میں نے کبھی جماعت احمدیہ کا نام نہ سنا تھا، نہ ہی اسکے بارہ میں علماء کے فتاوی کا علم تھا۔میں اٹیلین زبان کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی تھی اور اسی غرض سے 2007 میں ایک روز ہاٹ برڈ پر بعض اٹیلین چینلز تلاش کر رہی تھی کہ اتفاقاً ایم ٹی اے لگ گیا جس پر اس وقت پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا۔اس پروگرام کے انداز نے مجھے وہاں رکنے پر مجبور کردیا۔ میں نے اپنے خاوند کے ساتھ مل کر سارا پروگرام دیکھا اور یہ ہمیں اس قدر اچھا لگا کہ پھر ہمارا تقریباً روز کا معمول بن گیا کہ سارادن اپنا کام کرنے کے بعد مقررہ وقت پر پروگرام الحوارالمباشر لگا کر دیکھتے اور پھر دیگر چینلز کی طرف منتقل ہوجاتے۔اس پروگرام اوراس کے شرکاء کا میرے دل میں اس قدر احترام اور عزت قائم ہوئی کہ میں دعا کرتی تھی کہ کاش میری اولاد بھی ان جیسی ہو۔ میں نشے کی حدتک اس چینل کی خُوگر ہوگئی تھی لیکن اس قدر پسندیدگی کے باوجود مجھے کبھی اس چینل کا نام جاننے یا اس کے باقی پروگرام دیکھنے کا خیال نہ آیا تھا۔نہ ہی کبھی یہ سوچا کہ آخر یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے مضبوط دلائل اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ وہ کام کر دکھایا ہے جس کی ازہر کے علماء کو بھی توفیق نہیں مل سکی۔

کچھ عرصہ کے بعد میں ایک تعلیمی کورس کے سلسلہ میں چند ماہ کے لئے اپنے خاوند کے ساتھ اٹلی گئی۔ وہاں مجھے الحوارالمباشر دیکھنے کا موقعہ نہ مل سکا۔لیکن اس کی یادیں تازہ رہیں اور ہم نے متعدد باروہاں اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کے دوران بھی اس کا ذکر کیا۔

جماعت سے تعارف

چند ماہ کے بعد جب ہم مصر واپس آئے تومختلف ضروری امورکی انجام دہی اور تین چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال نے مجھے کچھ عرصہ کے لئے تقریباً ہر چیز سے بے خبر کئے رکھا جس کے بعد ایک روز کسی قدر فرصت ملی تو مجھے یہ پروگرام بھی یاد آ گیا۔ میں نے فوراً اسے تلاش کیا تو یہ ہاٹ برڈ کی بجائے مجھے نائل سات پر ہی مل گیا اورایک بار پھر میں اس پروگرام کو دیکھنے لگی۔ لیکن اس بارشاید ہدایت ہماری قسمت میں لکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ جب ہم نے پروگرام لگایا اس وقت مکرم محمد شریف عودہ صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ: اس میں تعجب کی کیا بات ہے کہ امام مہدی خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد ہو؟ اور اگر عیسیٰ علیہ السلام بھی دیگر انبیاء کی طرح فوت ہوجائیں تو اس میں اچھنبے کی کیا بات ہوگی؟!

مَیں نے یہ بات سن تو لی لیکن سمجھنے سے قاصر رہی۔ مَیں نے اپنے خاوند سے پوچھا تو وہ بھی اس کے معنوں سے بے خبر تھا۔ہم ابھی یہی سوچ رہے تھے کہ ایک شخص نے فون کر کے یہ سوال پوچھا: احمدیت اور دیگر فرقوں کا باہم فرق کیا ہے؟ میں ہمہ تن گوش ہوکر بیٹھ گئی لیکن یہ سوال دیگر سوالوں میں دب کر رہ گیا اوراس کا جواب نہ دیا گیا۔اس وقت میں نے اپنے خاوند سے پوچھا کہ احمدی کون لوگ ہیں؟اس نے کہا کہ لگتا ہے کہ یہ بھی کوئی جماعت ہے او رپروگرام کے شرکاء کا اس جماعت کے ساتھ ہی تعلق ہے۔ ہم بڑے غور سے پروگرام دیکھتے اور سنتے رہے لیکن ہمارے ذہنوں میں پنپنے والے اس سوال کا جواب نہ مل سکا اور پروگرام ختم ہوگیا۔

انگریز کے ایجنٹ!!

دوسرے دن میں نے جب یہ چینل لگایا تو یہ سنا کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا نزول ہو چکا ہے۔ یہ خبر میرے لئے کسی دھچکے سے کم نہ تھی۔ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر بھی ٹی وی سکرین پر دیکھی۔ میں حیران تھی کہ یہ الحوار المباشر والے پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگ ہیں، پھرانہوں نے ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کیسے مان لیا؟ اسی عالم میں میں نے انٹرنیٹ پر اس موضوع کے بارہ میں تحقیق کرنی شروع کردی۔اور میرا مقصد دراصل یہ جاننا تھا کہ دیگر لوگ اس جماعت کے بارہ میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے مخالفین جماعت کے بے شمار اعتراضات اوراتہامات پڑھے۔ سب کچھ پڑھ کر مجھے سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہوا کہ جن لوگوں کی میں مداح تھی اورجن کے بارہ میں تمنا کیا کرتی تھی کہ میری اولاد بھی ان جیسی ہو وہ (مخالفین احمدیت کے اقوال کے مطابق) انگریز کے ایجنٹ اور یہودیوں کے کارندے نکلے۔ میں غصے میں آ کراس وقت اس کمرے سے ہی نکل گئی اور جاتے جاتے وہاں موجود اپنی بہن کو کہہ گئی کہ میں آج کے بعد ان لوگوں کی بات نہیں سنوں گی، ان کا چینل نہیں دیکھوں گی۔ اپنے اس موقف کے باوجود مخالفین کی طرف سے جماعت احمدیہ اوراس کے بانی کو گالیاں دینا اوران کے بارہ میں نہایت غلیظ کلام کہنا نہایت شرمناک تھا، اس طرح کا کلام پڑھ کر میرا دل خوفِ الٰہی سے بھر گیا۔

یہ مسیح محمدی ہے!

میں اپنے کمرے میں جا کر جب سوچنے لگی تو میرے دل میں بار بار یہی خیال آنے لگا کہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہورہے ہیں اور ایسے وقت میں بڑے بڑے علماء خاموش ہیں لیکن ایسے مشکل وقت میں اسلام کا دفاع کرنے کے لئے میدان میں اگر کوئی ہے تو یہی لوگ ہیں جن کو ہم انگریز کا ایجنٹ کہہ رہے ہیں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے والے انگریز کے ایجنٹ ہیں؟!!! اور مخالفین اسلام کا مضبوط دلائل سے مقابلہ کرنے والے اسرائیل کے ایجنٹ کیسے ہوسکتے ہیں؟ اسرائیل کو اسلام اور قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟ یہ سوچتے ہی میں نے اپنے کمرے میں ہی ٹی وی پرایم ٹی اے لگا لیا اور دوبارہ یہ پروگرام دیکھنے لگ گئی۔اب دونوں فریقوں کے مواقف میرے سامنے تھے اور حقیقت حال جاننے کی تڑپ بھی تھی۔اس حالت میں ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو مجھے ایسے لگا کہ ان کے دلائل کے خلاف میرے پاس کوئی حجت نہیں ہے۔ میں رفتہ رفتہ ان کے دلائل کی قائل ہوتی جارہی تھی تا آنکہ مجھ سے رہا نہ گیا اور پکار اٹھی کہ یہ مسیح محمدی ہے اور یہ اس کے ماننے والے ہیں۔ دراصل جو باتیں یہ کہہ رہے ہیں اسی مسیح محمدی کی تحریر کردہ ہیں۔ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص جھوٹا اور مفتری ہو لیکن اسکی ساری زندگی اسلام کے دفاع میں کتابیں لکھنے میں صرف ہو جائے۔ ناممکن ہے کہ ایسا شخص محض کسبِ اموال کی خاطر اپنی وحی کو خدا کی طرف منسوب کرے۔اس بارہ میں مخالفین کی بات درست نہیں ہے۔اور اگر مخالفین احمدیت اپنے الزامات میں جھوٹے ہیں تو یہ شخص ضرور سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔

استخارہ اور بیعت

اسی پروگرام میں محمد شریف صاحب نے بعض غیراز جماعت لوگوں کو مخاطب ہوکر کہا کہ اگر تمہیں شک ہے تو استخارہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے امام مہدی کی صداقت کے بارہ میں پوچھو۔ میں نے استخارہ کیا جس کے بعد میں نے کوئی رؤیا تو نہ دیکھا لیکن استخارہ کا یہ اثر ہوا کہ میرے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میخ کی طرح گڑھ گئی۔ اور بیعت کرنے کی خواہش انتہا کو پہنچ گئی۔ بلکہ دل چاہتا تھا کہ ابھی ایسا ممکن ہوجائے لہٰذا میں نے اپنے خاوند کو بتا کر انٹرنیٹ کے ذریعہ اپنی بیعت ارسال کردی۔

بیعت کے بعد خدا کا کچھ ایسا فضل ہوا کہ میرا دل حقیقی تسکین اور خوشی سے بھر گیا اور میں چاہتی تھی چیخ چیخ کر لوگوں کو بتاؤں کہ میں احمدی ہوگئی ہوں۔

قبولیت دعا اور اہل خانہ کی بیعت

میری بیعت پر الحوار المباشر کے ایک عالم نے یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ کئی لوگوں کو ہدایت یابی کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے یہ پڑھا تو کہا کہ یہ تو بہت مشکل امر ہے کہ میرے ذریعہ میرے اہل وعیال سے کوئی اور بھی احمدیت قبول کرکے اس جماعت میں شامل ہو کیونکہ بیعت کرنے کے ساتھ ہی میری مخالفت شروع ہو گئی تھی۔ ہر ایک میری تکذیب کر رہا تھا اور میرے اقدام کو جلد بازی اور جذباتی فیصلہ قرار دے رہا تھا۔ لیکن میرے خاوند نے میری مخالفت نہ کی بلکہ وہ بھی صداقت احمدیت کا قائل تھا لیکن شاید بیعت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا تھا۔

میں نے ایک پرانے پروگرام میں ایک احمدی شخص کو فون پر یہ کہتے سنا تھا کہ مَیں اپنے علاقے میں اکیلا ہوں اور بڑی وحشت محسوس کرتا ہوں۔ اس پر مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم نے انہیں کہا تھا کہ آپ تبلیغ کریں اور ساتھ حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا بھی کیا کریں کہ: رَبِّ لَاتَذَرْنِی فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔یعنی اے میرے اللہ مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو تو سب سے بہتر وارث ہے۔ چنانچہ میں نے بھی خدا تعالیٰ سے یہی دعا کرنی شروع کردی۔ اس دعا کی وجہ سے میرے اہل خانہ کے ذہن احمدیت کی طرف مائل ہونے شروع ہوگئے۔اور اکثر نے بغیر کسی بحث اور لمبی گفتگو کے احمدیت قبول کرلی۔ مثلاً میری والدہ نے میری بہت زیادہ مخالفت کی۔ وہ جماعت کو سخت ناپسند کرتی تھیں۔ ایک روز میں نے ان سے کہا کہ مَیں آپ کے ساتھ حضرت امام مہدی کی صداقت کے بارہ میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ وہ بیٹھ گئیں اور عجیب بات یہ ہے کہ محض ایک حدیث نبوی پیش کرنے پر اُن کی حالت بدل گئی جس کا نتیجہ اُن کی بیعت کی صورت میں نکلا۔

اسکے بعد میں نے اپنی بہن کو تبلیغ شروع کی۔ وہ میرے ساتھ الحوار المباشر دیکھا کرتی تھی اور کسی قدر مطمئن تھی۔ لیکن جب اس نے جماعت کے مخالفین کی زبانی الزامات اور دشنام دہی پر مشتمل کلام سنا اور پڑھا تو متردد ہو گئی۔ ایک روز میں نے اس سے پوچھا کہ اگر تمہارا کوئی سوال نہیں ہے اور جو کچھ میں امام مہدی اور آپ کی جماعت کی صداقت کے بارہ میں بیان کررہی ہوں اس پر تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں احمدیت کی سچائی پر یقین ہے۔ وہ یہ سن کر مسکرا دی اور دعا کے بعد فیصلہ کرنے کا عندیہ دیا۔ پھر محض دو دن دعا کرنے کے بعد اس نے بھی بیعت کرلی۔

میرا بھائی میرا سخت مخالف تھا لیکن بفضلہٖ تعالیٰ مختلف سوالات اور دلائل کے بعد اب اس کی حالت یہ ہے کہ وہ ہمارے خاندان میں جماعت کا سب سے بڑا دفاع کرنے والا اور تبلیغ کرنے والا بن گیا ہے۔ قبول احمدیت کے بعد اس نے اپنے اردگرد کے لوگوں کو بھی جماعت کے بارہ میں بتانا شروع کردیا۔

میرا خاوند تو پہلے ہی مطمئن تھا۔ بالآخرانہوں نے بھی بیعت کرلی انہوں نے ہر قدم پر مخالفت میں بھی میرا بھرپور ساتھ دیا۔

جہاں تک میرے والد صاحب کا تعلق ہے تو وہ بھی شروع میں بہت مخالف تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا دل بھی نرم کردیا اور وہ بھی مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے قبول احمدیت کے فیصلہ پر پہنچ گئے۔ اور یوں خدا تعالیٰ نے میری دعائیں سن لیں اور میرا سارا خاندان احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

درود شریف کی برکات

میں یہاں ایک بات کا بطور خاص ذکر کرنا چاہوں گی کہ بچپن میں میں جب بھی کوئی خواہش کرتی یا کسی چیز کے حصول کے لئے ضد کرتی تو میرے والد صاحب مجھے یہی کہا کرتے تھے کہ اگر تم چاہتی ہو کہ تمہاری یہ خواہش پوری ہو تو دعا کرو اور اگر چاہتی ہو کہ تمہاری دعا قبول ہو تو بکثرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ اور میں ایسا ہی کرتی تھی۔ پھر جب میرا جماعت سے تعارف ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں سب سے بڑی بات یہ معلوم ہوئی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا کرتے تھے اور آپ کا دعوی ہی یہی ہے کہ میں نے جو کچھ پایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے پایا اور آپ پر درود شریف کی برکات کے طور پر خدا کے بے شمار الطاف وافضال نازل ہوئے۔ اور یہ بات میری دلی تسکین کا باعث ٹھہری کیونکہ میں خود بچپن سے ہی درود شریف کی برکات کی قائل تھی۔

(باقی آئندہ)

الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِين صلی اللہ علیہ وسلم

(تحریر فرمودہ: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

ساتویں و آخری قسط

آئندہ نسلوں کیلئے رحمت

میں کہاں کہاں تم کو اپنے ساتھ لئے پھروں۔ میں نے اس عالَمِ خیال میں بیسیوں اَور مقامات کی سیر کی لیکن اگر میں ان کیفیات کو بیان کروں تو یہ مضمون بہت لمبا ہوجائے گا اس لئے میں اب صرف ایک اَور نظارہ کو بیان کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ غیبی آواز ماضی کیلئے بھی رحمت ثابت ہوئی اور حال کے لئے بھی مگر اِس کا معاملہ مستقبل کے ساتھ کیسا ہے؟ میں نے کہا آئندہ نسلیں لوگوں کو اپنی جانوں سے کم پیاری نہیں ہوتیں۔ ماں باپ خود فنا ہونے کو تیار ہوتے ہیں بشرطیکہ اُن کی اولاد بچ جائے۔ بلکہ سچ پوچھو تو وہ ہر روز اپنے آپ کو اولاد کی خاطر تباہی میں ڈالتے رہتے ہیں۔ پھر ماضی اور حال کسی کو کب تسلی دے سکتے ہیں جب کہ مستقبل تاریک نظر آتا ہو، جب کہ آئندہ نسلیں فلاح وکامیابی کی راہوں پر چلنے سے روک دی گئی ہوں۔ میں نے کہا یہ نہیں ہوسکتا۔ یہ تو انسانی فطرت کے خلاف ہے کہ کوئی اپنی نسلوں کی تباہی پر راضی ہوجائے۔ اس لئے مستقبل کے متعلق تو ضرور سب مذاہب متحد ہوں گے اور اس مقدس وجود سے ان کو اختلاف نہ ہوگا جو دوسرے امور میں ان سے اختلاف کرتا رہا ہے اور ان کے لئے صحیح عقیدہ یا صحیح عمل پیش کرتا رہا ہے۔ تب میں نے عالَمِ خیال میں ہندو بزرگوں سے سوال کیا کہ آئندہ نسلوں کے لئے آپ میں کیا وعدے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ وید آخری اور اول کتاب ہے اس کے بعد اَور کوئی کتاب نہیں۔ میں نے کہا میں تو کتاب کے متعلق سوال نہیں کرتا۔ مَیں تو یہ پوچھتا ہوں کہ جو پہلوں نے دیکھا کیا آئندہ نسلوں کے لئے بھی اس کے دیکھنے کا امکان ہے؟ وید دوبارہ نازل نہ ہوں لیکن ویدوں نے جو عجائبات پہلے لوگوں کو دکھائے کیا ویسے ہی عجائبات پھر بھی دنیا کے لوگ دیکھیں گے اور اپنے ایمان تازہ کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ افسوس ایسا نہیں ہوسکتا۔ آخر ویدوں کے زمانہ جیسا زمانہ اب دنیا کو کس طرح مل سکتا ہے۔ میں نے بدھوں سے سوال کیا اور انہوں نے بھی کوئی ایسی امید نہ دلائی۔ زرتشتی لوگوں نے بھی اس پرانے اچھے زمانے کا وعدہ اپنی اولادوں کے لئے نہ دیا۔ یہود نے کہا زکریاؑ تک تو خدا تعالیٰ کا کلام لوگوں پر اُترتا رہا اور اس کے معجزات لوگوں کے ایمان تازہ کرتے رہے ہیں لیکن اب ایسا نہیں ہوسکتا۔ مسیحیوں نے کہا حواریوں تک تو روح القدس اترا کرتا تھا مگر اب اُس نے یہ کام ترک کردیا ہے۔ میں نے کہا اور آئندہ نسلیں؟ کیا اب وہ محروم رہیں گی؟ کیا اب ان کے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے کوئی سامان نہیں؟ انہوں نے کہا افسوس! اِس رنگ میں اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ میں حیران تھا کہ لوگ کس طرح اپنی اولادوں کو محروم کرنے پر رضامند ہوگئے اور کیوں وہ خدا تعالیٰ کے آگے نہ چِلّائے کہ اگر اولاد کی محبت دی ہے تو ان کی ترقی کے سامانوں کے وعدے بھی تو کر۔ مگر میں نے دیکھا کہ ان لوگوں میں کوئی حِس نہ تھی۔ وہ اس پر خوش تھے کہ خدا کا کلام اور اس کے معجزات پرانے زمانہ میں ختم ہوگئے۔ گویا خدا کا کلام نعوذ باللہ کوئی لعنت تھا کہ شکر ہے اِس سے ان کی اولادوں کو نجات ملی۔ میں دلگیر و افسردہ ہوکر ان لوگوں کی طرف سے ہٹا اور میں نے کہا وہ نور بھی کیا جس کی روشنی بند ہوجائے اور وہ خدا ہی کیا جس کی جلوہ گری ماضی میں ہی ختم ہوجائے، کہ پھر میں نے اُسی موہنی، پیاری، دلکش آواز کو بلند ہوتے ہوئے پایا۔ پھر اُسے ایک اندازِ دلربائی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو نعمت ہم نے پائی اسے اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ ہمیشہ کے لیے بنی نوع انسان میں تقسیم کردیا۔ خدا تعالیٰ کی نعمتیں ماضی سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ وہ اُسی طرح مستقبل کا بھی ربّ ہے جس طرح ماضی کا۔ جو کوئی بھی اُس سے سچا تعلق رکھے گا اُس کا کلام اُس پر نازل ہوگا، اُس کے نشانات اُس کے لئے ظاہر ہوں گے۔ اُس کی محبت محدود نہیں کہ وہ اسے گزشتہ لوگوں پر تقسیم کرچکا، وہ ایک غیر محدود خزانہ ہے جس سے ہر زمانہ کے لوگ علیٰ قدرِ مراتب حصہ لیں گے۔ ہر ایک جو سچے دل سے کہے گا کہ اللہ میرا رب ہے اور اِس تعلق پر سچے عاشقوں کی طرح قائم ہوجائے گا خدا کے فرشتے اُس پر نازل ہوں گے اور اُس کے رب کا پیغام اس کو آ کر دیں گے اور اُس کی محبت بھری باتیں اُس کے کان میں ڈالیں گے اور غموں اور فکروں کے وقت اُس کے دوش بدوش کھڑے ہوں گے اور بشارت دیں گے کہ اللہ تمہارا دوست اور تمہارا مددگار ہے۔ پس کچھ فکر نہ کرو اور غم نہ کرو۔ اور الہامِ الٰہی کا دروازہ ہمیشہ ان کے لئے کھلا رہے گا اور ان کے عشق کو ردّ نہ کیا جائے گا بلکہ قبول کیا جائے گا۔ اور وہ سب درجے جو پہلوں کو ملے ہیں ان کو بھی ملیں گے۔ میں نے یہ بشارت سن کر بے اختیار کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یہ آواز تو آئندہ نسلوں کیلئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔ اگر آئندہ کے لیے آسمانی نعمتوں کا دروازہ بند ہوجاتا تو عاشق تو جیتے جی ہی مرجاتے۔ جن کے دل میں عشقِ الٰہی کی چنگاری سُلگ رہی ہے اُنہیں جنت بھی اِسی لیے اچھی لگتی ہے کہ اِس میں معشوقِ ازلی کا قُرب نصیب ہوگا ورنہ انار اور انگور اُن کے لئے کوئی دلکشی کا سامان نہیں رکھتے۔ اگر قُرب سے ہی ان کو محروم کیا جانا تھا جیسے کہ دوسرے لوگ کہتے ہیں تو ان لوگوں کے لئے پیدا ہونا یا نہ ہونا برابر تھا۔ پس مبارک وہ جس نے آئندہ نسلوں کو بھی امید سے محروم نہ کیا اور عاشقوں کو معشوق کے وصال کی خوشخبری سنا کر ہمیشہ کے لئے اپنا دعا گو بنالیا۔ مگر اب تو میرے دل سے ایک بہت ہی درد بھری آہ نکلی اور مَیں نے کہا۔ کیا ان تیرہ صدیوں، نا قابلِ گزر تیرہ صدیوں کے لئے جن کو ماضی کی مُہر نے بالکل ہی عبور کے قابل نہیں چھوڑا طے کرنے کا کوئی راستہ نہیں؟ کیا میرے اور میرے محبوب کے درمیان ایسی سدِّ سکندری حائل ہے جس کو توڑنا بالکل ناممکن ہے؟ کیا اس مایوسی کی تاریکی کو امید کی کوئی کِرن بھی نہیں پھاڑتی؟

مَیں انتہائی کرب میں تھا کہ مجھے ایک اَور آواز سنائی دی۔ ایسی قریب کہ اُس کے قُرب کا اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ وہ میری رگِ گردن سے بھی زیادہ قریب تھی۔ اور اس نے کہا افسوس نہ کر، میری طرف دیکھ، جو چیز تیرے لئے ماضی ہے میرے لئے حال۔ بے شک کمزور انسان ماضی کو ناقابلِ وصول سمجھتا ہے اور سمجھتا رہا ہے لیکن میرے سامنے ماضی اور مستقبل سب ایک سے ہیں۔ جس وجود کو تُو دیکھنا چاہتا ہے میں نے اُس کے ماضی کو مستقبل سے بدل دیا ہے۔ میری طرف سیدھا چلا آ۔ تُو اس کو میرے قُرب میں، میری جنت کے اعلیٰ مقامات میں، میرے کوثر کے کنارے پر اُسی طرح میری نعمتیں تقسیم کرتا ہوا پائے گا جس طرح تیرہ صدیاں گزریں۔ دنیا کے لوگوں نے اسے ہر قسم کی نعمتیں تقسیم کرتے ہوئے پایا تھا۔ کیوں وہ سب کے لئے رحمت نہ ہو کہ میں نے اُسے پیدا ہی تقسیم کے کام کے لئے کیا تھا۔ تبھی تو وہ ابوالقاسم کہلایا اور تبھی تو اُس نے منع کیا کہ کوئی شخص اُس کی کنیت اختیار نہ کرے۔

میں نے کہا۔ اے میرے دل میں بولنے والے! میں تیرے ازلی حُسن پر قربان۔ بے شک میرا محمد رَحْمَةٌ لِلْعٰلَمِيْن تھا لیکن تُو رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ہے۔ تیری رحمت کے قربان، ماضی کے ایک منٹ کو کوئی واپس نہیں لاسکتا لیکن تُو نے تیرہ صدیوں کے ماضی کو مستقبل بنادیا۔ اور وہ جسے ہم خیال کرتے تھے کہ پیچھے چھوڑ آئے ہیں اُس کی آئندہ ملاقات کا وعدہ دلایا۔ اے میرے محمدؐ کے معشوق! آ میرے دل میں بھی گھر کرلے۔ تیرا حُسن سب سے بالا ہے۔ تیری شان سب سے نرالی ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے میری ایک آنکھ سے ایک آنسو نکل پڑا۔ وہ میرے رخسار پر ڈھلکا ہی تھا کہ میری ایک بیوی میرے کمرہ میں داخل ہوئی۔ میں نے عشق کا راز فاش ہونے کے خوف سے جَھٹ وہ آنسو پونچھ دیا ورنہ نہ معلوم اُس کے کتنے اَور ساتھی اُس کے پیچھے چلے آتے۔“

(الفضل 26 نومبر 1933ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 اگست 2013ء بروز جمعۃ المبارک کو نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم عمر حیات باجوہ صاحب (ابن مکرم غلام احمد صاحب۔ شاہدرہ، حال یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ 8 اگست 2013ء کو 61 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے وفات سے ایک روز قبل حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریبوں کے ہمدرد، بہت نیک صالح مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

....

❁...... مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17 اگست 2013ء بروز ہفتہ کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب۔ لاہور۔ حال یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔ 9-اگست 2013 کو 75 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ 20 جولائی کو یوکے آئی تھیں۔ آپ کا تعلق مکرم مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم کے خاندان سے تھا۔ آپ کو باٹا پور لاہور میں 25 سال صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے گھر کا ایک کمرہ نماز سنٹر کے طور پر پیش کیا ہوا تھا۔ آپ بہت ایماندار، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھوایا کرتے تھے۔ مالی تحریکات اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ حدیقۃ المہدی کی خرید کے وقت آپ نے اپنی طلائی چوڑیاں بھی پیش کیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حمید احمد صاحب (صدر جماعت ووکنگ) کی ہمشیرہ تھیں۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ عطیۃ المنان صاحبہ (اہلیہ مکرم مغفور احمد صاحب۔ پاکستان) گزشتہ دنوں پاکستان میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا خدا تعالیٰ پر پختہ اور کامل یقین تھا۔ شادی کے 12 سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا تھا۔ بیٹے کی پیدائش پر ہائی بلڈ پریشر ہونے کی وجہ سے برین ہیمرج ہوگیا۔ علاج کے باوجود جانبر نہ ہوسکیں۔ آپ نماز کی پابند اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، ہمدرد، خوش اخلاق، غریب پرور، مہمان نواز، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم نوید احمد منگلا صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ تھیں۔

(2) مکرم فرخ ممتاز ملک صاحب (ابن مکرم ممتاز ملک صاحب آف کوئٹہ) جرمنی 28 جولائی 2013ء کو طویل علالت کے بعد 48 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو کوئٹہ جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کے والد بھی لمبا عرصہ کوئٹہ جماعت میں قاضی اور بطور صدر جماعت خدمت بجالاتے رہے ہیں۔ مرحوم نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ شدید بیماری کی حالت میں بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے فون کے ذریعہ پیغامات بھجواتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ فریدہ محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم نصرت محمود صاحب شہید آف کراچی۔ لانگ آئی لینڈ۔ امریکہ) 5 اگست 2013ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بہت نیک، عاجز، مہربان اور محبت کرنے والی، نمازوں کی پابند اور صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤ الدین میں قیام کے دوران مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب نائب امیر سانگلہ ہل کی بیٹی تھیں۔

(4) مکرم وقاص احمد صاحب (ابن مکرم بشارت وحید صاحب۔ ربوہ) 31 جولائی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 23 سال سے شیزوفرینیا میں مبتلاء تھے اور اسی بیماری سے آپ کی وفات ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

......☆☆☆......

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی سب سے پہلی باقاعدہ مسجد، ’مسجد بیت المقیت‘ کا افتتاح۔

مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی اور خوبصورت ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے یہ مسجد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

نیوزی لینڈ میں گو ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن متفرق قوموں کے لوگ ہیں مگر اخلاص و وفا میں ہر ایک، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ظاہری اخلاص اور وقتی طور پر چاہے وہ وقت کی قربانی ہو یا مال کی قربانی ہو، ایک حقیقی مومن کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قدم مارنا اور تقویٰ پر چلنا اور اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھنا یہ ایک حقیقی مومن کی شان ہے، اور شان ہونی چاہئے۔ اور مقصدِ پیدائش کے بارے میں خدا تعالیٰ نے جو ہمیں توجہ دلائی ہے اُسے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے انعامات لینے ہیں، اپنے گھروں کو ان گھروں میں شمار کروانا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے اِذن سے بلند کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے گھروں کو بھی بھرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہر وقت اپنے دلوں میں رکھنے کی ضرورت ہے۔

جب آپ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری دنیا بھی دین کے تابع ہوگی۔ ہمارے سے کوئی ایسا کام سرزد نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء کے خلاف ہو۔

اس مسجد کے بننے کے ساتھ آپ میں پہلے سے بڑھ کر پاک تبدیلیاں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ، تو آپ کی عملی حالت دیکھ کر لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ بھی پیدا ہوگی۔ اس لئے اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

تبلیغ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں، نئے نئے طریق تلاش کریں۔ اسلام کا زیادہ سے زیادہ تعارف کروائیں۔

جہاں اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کا عہد کریں وہاں اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے محبت اور پیار اور تعاون کو بھی بڑھائیں اور پھر علاقے کے لوگوں کو بھی حقیقی اسلام کا تعارف کروائیں۔ اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہوئی ہیں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔

مسجد بیت المقیت کی تعمیر پر ساڑھے تین ملین نیوزی لینڈ ڈالرز خرچ ہوئے۔ مسجد اور اس کے ملحقہ دفاتر و عمارتوں کے کوائف اور افراد جماعت کی قربانیوں کا قابل رشک تذکرہ۔

جماعت نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم نومبر 2013ء بمطابق یکم نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت المقیت، آکلینڈ، نیوزی لینڈ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ-رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ-يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ-لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ- وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (النور:37-39)

ان آیات کا ترجمہ ہے: ”کہ ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ تا کہ اللہ اُنہیں اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دے جو وہ کرتے رہے ہیں اور اپنے فضل سے اُنہیں مزید بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو باقاعدہ اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے یہ مسجد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ نیوزی لینڈ کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے۔ کُل چار سو افراد چھوٹے بڑے ملا کر ہیں۔ لیکن مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی اور خوبصورت بنائی ہے۔ اور جماعت کی موجودہ تعداد سے زیادہ کی گنجائش اس میں ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جلد اپنی گنجائش سے بھی باہر نکلنا شروع ہو جائے۔ بہت سے کام کرنے والوں نے دن رات بڑی محنت سے کام کیا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ بہت سا کام بعض افرادِ جماعت نے بغیر اس بات کی پرواہ کئے کہ دن ہے یا رات، بڑی لگن اور بڑے جذبے سے یہاں خدمت کی ہے۔ اور یوں جیسا کہ ہماری روایت ہے، خود کام کر کے اخراجات کی بچت بھی کی ہے۔ اس مسجد پر مسجد، ہال اور دوسری چیزیں ملا کے کُل ساڑھے تین ملین کے قریب خرچ ہوا ہے۔ جس میں 3.1 ملین مسجد پر، اور باقی کچن اور باقی Renovation پر خرچ ہوا۔ جماعت کی تعداد تھوڑی ہونے کی وجہ سے فوری طور پر اتنی بڑی رقم جماعت جمع نہیں کر سکی۔ یا وعدے جو تھے وہ پورے نہیں ہو سکے اس لئے

قرض بھی لینا پڑا۔لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ قرض افرادِ جماعت جلد اتار دیں گے۔ کیونکہ جماعت کو یہاں قائم ہوئے اس سال 25 سال ہو گئے ہیں۔اس لئے جماعت کی شدید خواہش تھی اور میں سمجھتا ہوں یہ خواہش یقیناً ہوگی کہ باوجود جماعت کی تعداد کم ہونے کے ایک مسجد کا تحفہ کم از کم ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے۔اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کی صورت میں یہ تحفہ پیش کیا جائے۔

پس یہ یاد رکھیں کہ جس جذبے کے تحت آپ نے یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے یہ قرض کا تحفہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ جلد سے جلد قرض اتارنے کی طرف توجہ ہونی چاہیے اور اس کی ادائیگی کی کوشش ہونی چاہیے تاکہ آپ اپنی خالص قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے والے بنیں۔ جماعت نے یہ قرض اس توقع اور آپ افرادِ جماعت پر حسنِ ظن کرتے ہوئے لیا ہے کہ احباب اپنی قربانیوں سے اس مسجد کی تعمیر کریں گے چاہے وہ دیر سے قربانیاں ادا ہوں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اس دنیا میں خدا تعالیٰ کا گھر بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔ پس کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی جنت کا حصول نہ چاہتا ہو، اپنے لیے جنت میں گھر نہ چاہتا ہو۔ یقیناً کوئی احمدی بھی کبھی یہ سوچ نہیں سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا نہ بنے، وہ جنت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام کے طور پر دیئے گئے گھر کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ جماعت احمدیہ کی یہ خوبصورتی دنیا میں ہر جگہ پائی جاتی ہے کہ وہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔ جو جاگ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی قربانیوں کی اپنے صحابہ میں لگائی تھی تاکہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا جاسکے اور جس کو دیکھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ لا انتہا اخلاص ہے بے انتہا اخلاص اور محبت کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ یہ حالت دنیا میں اس وقت اس زمانے میں آج بھی، سو سال بعد بھی جماعت کے افراد کی ہے۔قطع نظر اس کے کہ کون کس ملک سے تعلق رکھتا ہے وفا اور اخلاص میں سب احمدی بڑھے ہوئے ہیں۔

نیوزی لینڈ میں جو اس وقت جماعت کی تعداد ہے اس میں ساٹھ فیصد سے اوپر یہاں فجی سے آئے ہوئے لوگ ہیں اور تقریباً 23 فیصد پاکستانی مہاجر ہیں اور باقی دوسری قومیں ہیں۔ گو یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن متفرق قوموں کے لوگ ہیں مگر اخلاص و وفا میں ہر ایک، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ظاہری اخلاص اور وقتی طور پر چاہے وہ وقت کی قربانی ہو یا مال کی قربانی ہو، ایک حقیقی مومن کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قدم مارنا اور تقویٰ پر چلنا اور اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھنا یہ ایک حقیقی مومن کی شان ہے، اور شان ہونی چاہئے۔ اور مقصدِ پیدائش کے بارے میں خدا تعالیٰ نے جو ہمیں توجہ دلائی ہے اُسے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں یاددہانی کرواتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اگرچہ مختلف طبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے" یعنی اگر اتنی سمجھ بوجھ نہ ہو یا ہمت چھوٹی ہو اس کی وجہ سے "مختلف قسم کے مدّعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدّعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ (الذّٰریٰت:57) یعنی میں نے جنّوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس فرمایا کہ اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

پس یہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آکر وقتی جوش اور جذبے کے تحت بعض قربانیاں کر لینا ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور عبادت کے معیار اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ یہ علم ہو کہ خدا تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک ہے اور میرے ہر قول اور ہر فعل کو دیکھ رہا ہے اور نہ صرف ظاہری طور پر دیکھ رہا ہے بلکہ میرے دل کی گہرائی تک اس کی نظر ہے۔ میری نیتوں کا بھی اُس کو علم ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوئیں۔ اور جب یہ حالت ہو تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک انسان کوشش کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ یعنی کوئی عمل صرف دنیاوی خواہشات پوری کرنے کے لئے نہ ہو بلکہ ہر کوشش اور ہر نیکی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ ہماری عبادتیں صرف اُس وقت نہ ہوں جب ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے، جب ہم کسی مشکل میں گرفتار ہیں، جب ہماری دنیاوی ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں، بلکہ ہماری عبادتیں آسائش اور کشائش میں بھی ہوں۔ یہ نہ ہو کہ دنیاوی معاملات اور دنیاوی بکھیڑے اور دنیاوی کاروبار ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے دُور کر دیں۔ یہ مسجد صرف ایک عمارت نہ رہے اس مسجد کی وسعت اور خوبصورتی صرف یہی نہ یاد دلائے کہ ہم نے اتنا وقت مسجد کی تعمیر کے لئے صَرف کر دیا۔ اتنے وقارِ عمل ہم نے کئے، اتنے پیسے ہم نے بچائے۔ ہم نے اتنے گھنٹے وقارِ عمل کیا۔ ہم نے اتنا چندہ اس کی تعمیر کے لئے دیا، بلکہ یہ عمارت یہ یاد کروانے والی ہو کہ اس دنیا میں مسجد کی تعمیر کرنا اگلی زندگی میں خدا تعالیٰ کے اُس انعام کا وارث بنائے گا جس میں خدا تعالیٰ جنت میں گھر بنا کر دے گا۔ اور یہ گھر بھی اُس وقت بنے گا جب اِس گھر کی تعمیر کے بعد اس کا حق ادا ہو رہا ہوگا۔ اور مسجد کا حق ادا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے سے جس کا ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اُن آیات میں ذکر فرمایا ہے جن کی میں نے تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَيْعٌ کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومن وہ ہیں جن کو اُن کی تجارتیں اور خرید و فروخت غافل نہیں کرتیں۔ کس چیز سے غافل نہیں کرتیں؟ فرمایا: عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نمازوں کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے۔ پس ہم احمدیوں نے وہ حقیقی مومن بننا ہے جو ان خصوصیات کے حامل ہوں۔

یہاں نماز سینٹر تو پہلے بھی تھا لیکن سینٹر اور باقاعدہ مسجد میں ایک ظاہری فرق بھی ہے۔ سینٹر ایک ہال ہے۔ مسجد میں گنبد بھی ہوتا ہے، مینارہ بھی ہوتا ہے اور مسجد کے نام سے ہی اس کا ایک علیحدہ تقدس بڑھتا ہے۔ پہلے دورے میں جب میں نے آپ کو کہا تھا کہ یہاں باقاعدہ مسجد بنائیں۔ تو ایک تو یہ مقصد تھا کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد آپ کو یاد دلاتا رہے کہ ہم نے مال اور وقت کو قربان کرنے کے بعد جو مسجد بنائی ہے اس کا حق بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد اردگرد کے ماحول کے لئے بھی قابلِ توجہ ہوتا ہے۔ اور اس سے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے۔ لوگوں کی اس طرف توجہ پیدا ہوگی اور اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنے کی تلاش میں لوگ یہاں آئیں گے یا ویسے تجسّس میں آئیں گے۔ یہ لوگ کیسے ہیں، کیسے مسلمان ہیں؟ ابھی تک مَیں نے یہی دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور اس تعارف کی وجہ سے پھر اس مسجد کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو یہاں رہنے والے لوگ ہیں وہ اس مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ افرادِ جماعت کو اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ ہم نے یہ حق ادا کرنا ہے۔

مسجد کا حق کیا ہے؟ سب سے پہلا حق تو یہی ہے کہ تمہاری تجارتیں، تمہارے کاروبار، تمہاری مصروفیات تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دُور کرنے والی نہ ہوں بلکہ نمازوں اور ذکر کی طرف یہ تجارتیں بھی تمہیں توجہ دلانے والی ہوں۔ جب حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کی آواز آئے کہ اے لوگو! نماز کی طرف آؤ تو کاروبار بھول جاؤ، سب تجارتیں بھول جاؤ اور مسجد کی طرف دوڑو۔ اب یہ بھی اس زمانے میں کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہمارے تو فاصلے بہت ہیں۔ اذان بھی اندر ہوتی ہے آواز تو نہیں آتی۔ اور جس آواز میں آج اذان دی گئی ہے یہ تو اتنی ہلکی آواز تھی کہ ہال میں بھی مشکل سے آتی تھی۔ تو اس کے لئے پھر کیا کیا جائے؟ تو اس کے لئے تو آپ کو ویسے ہی احساس دلاتے رہنا چاہئے کہ ہم نے مسجد اس لئے بنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچانیں۔ دوسرے میں نے پہلے بھی کئی دفعہ کہا ہے کہ آجکل ہر ایک موبائل فون جیب میں ڈالے پھرتا ہے تو پھر اس کا بہترین استعمال کریں کہ نمازوں کے اوقات میں اذان کی آواز میں ہی الارم بج جائے۔ اور جو قریب ترین ہیں وہ مسجد میں آئیں اور جو دُور ہیں وہ اپنی نمازیں ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ اپنے کاموں کی جگہ پر جب آپ نمازوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز ادا کر رہے ہوں گے تو اردگرد لوگوں کو توجہ پیدا ہوگی کہ تم کون ہو؟ پھر مسجد کی عمارت کا تعارف ذریعہ بن جائے گا۔ آپ اپنے دوستوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دیں گے اور یوں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہو رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام غیروں کو پہنچانے کا سلسلہ بھی ساتھ شروع ہو جائے گا۔ اور اس طرح پھر نیکیوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بھی بنائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ انقلاب بھی اپنے صحابہ میں پیدا کیا تھا۔ اور یہ مثال اللہ تعالیٰ ان آیات میں اُن لوگوں کی ہی دے رہا ہے جو آپ کے صحابہ تھے کہ یہ کروڑوں کا کاروبار بھی کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل بھرے رہتے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ رہتی تھی، مالی قربانیوں کی طرف توجہ رہتی تھی اور یہی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے کہ اپنے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط کرو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، اپنے اموال کے تزکیہ کے لئے، اس کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانیاں دو۔

مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں اور جماعت کی تاریخ بھی ہمیں یہی بتاتی ہے افرادِ جماعت کا رویہ بھی ہمیں یہی بتاتا ہے کہ مالی قربانیوں میں تو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھی ہوئی ہے، بڑھ رہی ہے اور اس

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

طرف توجہ بھی رہتی ہے لیکن نمازوں کے قیام کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی ابھی بہت ضرورت ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ مسجد کو آباد کریں۔ قیامِ نماز اسی وقت حقیقی رنگ میں ہوتا ہے جب باجماعت نمازیں ادا کی جائیں اور مسجد کی تعمیر کی یہی غرض ہے کہ یہاں باجماعت نماز ادا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن کو اس دنیا سے زیادہ آخرت کی زیادہ فکر ہوتی ہے۔ جب انسان بڑھاپے کی عمر کی پہنچتا ہے تو بڑی فکر ہوتی ہے، روتا ہے، دعا کرتا ہے اور دعا کے لئے کہتے بھی ہیں کہ دعا کریں انجام بخیر ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومنوں کی یہ حالت عمر کے آخری حصے میں جا کر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی توجہ، عبادت کی طرف توجہ، اپنے دلوں کو پاک کرنے کے لئے کوشش وہ جوانی میں اور آسائش کی حالت میں بھی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جوانی اور آسائش میں بھی یاد رہتا ہے۔ صبح شام اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں اس لئے کہ آخرت کا خوف ہر وقت ان کے پیشِ نظر ہوتا ہے۔ ان کے دل کانپتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ نقشہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اور یہ حالت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنے آئے ہیں۔ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ ان میں وہ صدق و وفا، وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں۔ متّقی ہوں۔ کیونکہ خدا کی محبت متّقی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْن۔ (البقرہ:195)'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 405۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر اللہ تعالیٰ کے انعامات لینے ہیں، اپنے گھروں کو ان گھروں میں شمار کروانا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے اِذن سے بلند کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے گھروں کو بھی بھرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہر وقت اپنے دلوں میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے تمام خوف، دنیاوی تجارتوں کے خوف، یہ تمام چیزیں اللہ کے خوف کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھنے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اپنی جماعت کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تقویٰ پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھو۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا کے پیچھے چلنے سے (یہ الفاظ تو میرے ہیں انہیں الفاظ میں فرمایا) کہ دنیا کے پیچھے چلنے سے کچھ عرصے کے لئے عارضی دنیاوی فائدہ تمہیں شاید ہو جائے اور اس میں بھی ہر وقت بے چینی رہتی ہے اور دھڑ کا لگا رہتا ہے کہ اب یہ نہ ہو جائے اب وہ نہ ہو جائے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی تلاش میں رہو گے، اگر اس کے بنو گے تو دین بھی ملے گا اور دنیا بھی غلام بن جائے گی۔ خدا تعالیٰ بھی ملے گا اور دنیا بھی مل جائے گی۔ جیسا کہ میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کروڑوں کا کاروبار کرتے تھے لیکن کبھی اپنی عبادتوں کو نہیں بھولے۔ کبھی ذکرِ الٰہی کو نہیں بھولے، کبھی اللہ تعالیٰ کا خوف ان کو نہیں بھولا۔

پس ہم جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا اظہار کرتے ہیں، یہ تبدیلیاں اُس وقت فائدہ مند اور ہمیشہ رہنے والی ہوں گی جب حقیقی رنگ میں ہوں۔ صرف ہمارے مونہوں کی باتیں نہ ہوں، صرف زبانی اقرار نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ پاک تبدیلیاں حقیقت میں تم پیدا کر لو، تقویٰ پر قدم مارنے والے بن جاؤ، تمہاری نمازیں بھی وقت پر ہوں اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوں اور تمہارے دوسرے اعمال بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا پانے والے ہو گے۔ تمہیں دنیاوی رزق بھی ملے گا اور روحانی رزق بھی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ دنیا کے کام نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں بھولنی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ تم دنیاوی کاروباروں کی وجہ سے اپنی نمازیں بھی ضائع کر دو اور اپنے مقصدِ پیدائش کو بھول جاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ اگر ایسا ہے کہ تم نمازیں بھول رہے ہو، دنیا میں ڈوبے ہوئے ہو، تو پھر تمہارے میں اور غیر میں کیا فرق ہے۔ کیا فائدہ ہے اس بیعت کا؟

پس اس فرق کو واضح کر کے بتانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل سمجھتے ہیں تو یہ واضح کرنا ہو گا اور یہ واضح اُس وقت ہو گا جب ہم اپنے ہر عمل اور قول کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالیں گے، جب ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو گا، جب ہماری نظر دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو کھول کر اس طرح پیش فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے لَاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ (النور:38)۔ جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ آ سکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اس بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 15۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 162۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ بالکل درست ہے۔ لیکن فرمایا یہ بھی یاد رکھو کہ ''ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو اور ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے''۔ یعنی کوئی کام ہی نہ کرے ''بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ لَاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ (النور:38) والا معاملہ ہو۔ دست با کار، دل با یار والی بات ہو''۔ یعنی ہاتھ کام کر رہے ہوں اور دل اپنا خدا تعالیٰ کی طرف توجہ میں رہے۔ فرمایا کہ ''تاجر اپنے کاروبارِ تجارت میں اور زمیندار اپنے امورِ زراعت میں اور بادشاہ اپنے تختِ حکومت پر بیٹھ کر، غرض جو جس کام میں ہے، اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اُس کی عظمت اور جبروت کو پیشِ نظر رکھ کر اُس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے''۔ اللہ تعالیٰ کے جتنے حکم ہیں، جن باتوں کا اللہ تعالیٰ نے کہا ہے یہ کرو، اُن باتوں کے کرنے کو اپنے سامنے رکھو۔ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے رُک جاؤ، اُن باتوں سے رُکنے کو اپنے سامنے رکھو، اُن سے بچنے کی کوشش کرو۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ کے حکم اپنے سامنے رکھو گے تو ایک لائحہ عمل سامنے ہو گا اور پھر اُس کے اندر ہی انسان کام کرتا ہے۔ جو چاہے کرو سے مراد یہ ہے۔ پھر تمہارے لئے اور کوئی راستہ ہی نہیں ہو گا کہ اُنہی رستوں پر چلو جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔

فرمایا کہ ''اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر''۔ فرمایا کہ ''اسلام کہاں ایسی تعلیم دیتا ہے کہ تم کاروبار چھوڑ کر لنگڑے لُولوں کی طرح نکمے بیٹھے رہو اور بجائے اس کے کہ اَوروں کی خدمت کرو، خود دوسروں پر بوجھ بنو''۔ یہ نہیں اسلام کہتا کہ کام نہ کرو، سارا دن بیٹھے رہو، ذکرِ الٰہی بھی ہو لیکن اپنے کام بہرحال کرنے ہیں۔ فرمایا ''نہیں بلکہ سست ہونا گناہ ہے۔ بھلا ایسا آدمی پھر خدا اور اُس کے دین کی کیا خدمت کر سکے گا۔ عیال و اطفال'' یعنی بیوی بچے ''جو خدا نے اُس کے ذمّے لگائے ہیں اُن کو کہاں سے کھلائے گا؟ پس یاد رکھو کہ خدا کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو۔ بلکہ اُس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشّمس:10)۔ تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو''۔ کسی پیشے میں بھی جاؤ، ''جو چاہو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو''۔ وہی لوگ فلاح پاتے ہیں جو اپنے نفس کو پاک رکھتے ہیں۔ ''اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آ جاوے گی۔'' یہ دنیا کمانا، یہ تجارتیں، یہ کاروبار، یہ ملازمتیں، یہ بھی پھر دین بن جاتا ہے اگر نیت نیک ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کا عہد ہو۔ فرمایا کہ: ''انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لَو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اُس کے واسطے حلال ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّات۔'' یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 550۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہے وہ حالت جو ہر احمدی کی ہونی چاہئے اور جب آپ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری دنیا بھی دین کے تابع ہو گی۔ ہمارے سے کوئی ایسا کام سرزد نہیں ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء کے خلاف ہو۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ، جو یہ سوچ بھی رکھتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں بھی گزارتے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو نہ ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان ہمیں کچھ فائدہ دے گا، نہ ہمارا مسجدیں بنانا ہمیں فائدہ دے گا۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ان دنوں میں آپ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے۔ تو یہ جلسہ بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے کہ یہ جلسہ بھی کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ پس اس جلسہ میں آنے کا بھی مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، دین کا علم حاصل کرنا، روحانی فیض اُٹھانا ہے۔

پس یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس مسجد کے بننے کے ساتھ آپ میں پہلے سے بڑھ کر پاک تبدیلیاں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ، تو آپ کی عملی حالت دیکھ کر لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ بھی پیدا ہو گی۔ اس لئے اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

تبلیغ کے بارے میں بھی میں ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کو خاص توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ یہاں بھی

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

صرف اپنے روایتی طریقِ تبلیغ جو ہے، اُسی پر انحصار نہ کریں اور بیٹھ نہ جائیں کہ بس ہم جو کر رہے ہیں وہ کافی ہے ہمارے لئے، بلکہ تبلیغ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں، نئے نئے طریق تلاش کریں۔ اسلام کا زیادہ سے زیادہ تعارف کروائیں۔ اب ماؤری زبان میں جو قرآنِ کریم کا ترجمہ ہوا ہے، اس نے بھی جماعت کا ایک تعارف کروایا ہے۔ اُن کے اپنی زبان کے ٹی وی نے بھی اور ریڈیو نے بھی اُس کو اچھی کوریج دی ہے۔ دو دن پہلے جو فنکشن ہوا تو مسجد کے افتتاح سے مزید تعارف ہوگا۔

پس یہ تمام انتظامات جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اگر ہم ان کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے استعمال کریں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ پس آج جہاں اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کا عہد کریں وہاں اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے محبت اور پیار اور تعاون کو بھی بڑھائیں اور پھر علاقے کے لوگوں کو بھی حقیقی اسلام کا تعارف کروائیں۔ اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہوئی ہیں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ تھوڑی تعداد بھی اگر ہے تو اگر اپنے ارادے پختہ ہوں، ارادے اچھے، ہمت جوان ہو تو تھوڑی تعداد بھی بہت کچھ کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

یہ اتنی خوبصورت مسجد جو آپ نے بنائی ہے، دنیا میں جو احمدی بیٹھے ہیں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے آج سارے دیکھ بھی رہے ہیں۔ احمدیوں کو بھی کچھ خواہش ہوتی ہے، دلچسپی ہوتی ہے کہ اس کی تفصیل بیان کی جائے، تو مختصراً مسجد کے کوائف بھی بتا دوں۔ یہ تو میں بتا ہی چکا ہوں کہ اس پر خرچ کتنا ہوا۔ تین اعشاریہ ایک ملین ڈالر، اور مسجد بیت المقیت اس کا نام ہے جو پہلے ہال کا نام تھا۔ اور یہ جگہ بھی اس لحاظ سے اچھی ہے۔ ریلوے اسٹیشن اور شہر کی دو بڑی موٹر وے (Motorway) اس سے چند منٹ کی دُوری پر واقع ہے اور اس کا کُل رقبہ یہاں کا پونے دو ایکڑ ہے جو 1999ء میں خریدی گئی تھی اور 256 مربع میٹر کا ایک ہال موجود تھا۔ 2002ء میں لجنہ کے لئے 112 مربع میٹر کا الگ ایک ہال بنایا گیا۔ اور یہ دونوں ہال اب تک بطور نماز سینٹر استعمال ہو رہے تھے۔ ہال کے اوپر مشنری کا گھر بھی ہے۔ بہر حال 2006ء میں جب مَیں نے دورہ کیا تو مسجد کے لئے کہا۔ 2012ء جولائی میں اس کی باقاعدہ تعمیر شروع ہوئی اور اگست 2013ء میں تعمیر مکمل ہوئی۔ دو منزلہ مسجد ہے اور نچلی منزل لجنہ کے لئے ہے، مسجد کا ہال، 239 مربع میٹر، نیچے آڈیو وڈیو روم ہے نیچے، کانفرنس روم ہے، اور اس طرح وضو وغیرہ کے لئے سہولیات ہیں۔ باہر سے اس کا منارہ بھی نظر آتا ہے۔ ایم ٹی اے پر دنیا نے دیکھ لیا ہوگا۔ ساڑھے اٹھارہ میٹر اونچا ہے، گنبد کا سائز بھی آٹھ میٹر ہے۔ نمازیوں کی گنجائش دونوں ہالوں میں محتاط اندازہ جو ان کا کونسل کے مطابق ہے وہ چھ سو ہے لیکن بہر حال دونوں ہالوں میں ساڑھے سات سو کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور پرانی عمارت جو ہے اُس میں بھی تین سو نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ گویا تقریباً ایک ہزار میرے اندازے کے مطابق گنجائش نکل سکتی ہے۔ پارکنگ کے لئے ایک سو سات کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ لنگر خانہ بھی اس کے ساتھ بنایا گیا ہے جس میں ساڑھے تین لاکھ نیوزی لینڈ ڈالر خرچ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا جماعت کی روایت ہے، افرادِ جماعت نے بڑی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دی ہیں۔ خواتین نے اپنے زیور پیش کئے، بچوں نے اپنی جمع کی ہوئی جیب خرچ کی رقم پیش کی، مسجد فنڈ میں دی۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ دو موقع ایسے آئے، مہینے کے آخر میں جماعت کے اکاؤنٹ میں رقم نہیں ہوتی تھی اور کنٹریکٹر کو payment کرنی تھی تو نیشنل عاملہ اور ذیلی تنظیموں اور دوسرے افراد نے، بعض نے فوری طور پر لاکھ ڈالر یا ان سے بھی اوپر ڈالر جمع کر کے ادا کر دیئے۔ بعض افراد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک لاکھ ڈالر سے اوپر قربانیاں پیش کیں۔ اس کے علاوہ حسبِ توفیق ہر ایک نے اپنی اپنی بساط کے مطابق قربانیاں دیں۔ غیر معمولی قربانیوں کی توفیق ملی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا جماعت بہت چھوٹی سی ہے اور خرچ بہت زیادہ ہوا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اُن سب کو جنہوں نے یہ قربانیاں دی ہیں اور جنہوں نے وقارِ عمل کئے ہیں، قربانیاں مالی طور پر نہیں دے سکے، وقت کی قربانی دی۔ اُن سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی نسلوں کو بھی احمدیت سے ہمیشہ جوڑے رکھے اور ایمان اور ایقان میں بڑھاتا چلا جائے۔ نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ مسجد میں آ کر مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے گھروں کو بھی ذکرِ الٰہی سے بھرنے والے ہوں۔ حقوق العباد کے جذبے سے پُر ہوں۔ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ ان دنوں میں آپ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے، اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب میں پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے۔ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو اور پھر ہمیں ان پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ اپنی زندگیوں میں جاری رکھنے والا بنائے۔ اور ہم سب جلسہ پر آنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعائیں کی ہیں اُن سے حصہ لینے والے بھی ہوں۔

نیوزی لینڈ بھی مسجد بنا دی پاک لوگوں نے

زمیں پر اور اِک شمع جلا دی پاک لوگوں نے
نیوزی لینڈ بھی مسجد بنا دی پاک لوگوں نے

جہاں مئے خانۂ امن و محبت اب تلک نہ تھا
اب اس تشنہ زمیں کو بھی پلا دی پاک لوگوں نے

یہ مسجد المقیت اس وقت کی اِک خاص نعمت ہے
کنارِ شرق کو جس سے جِلا دی پاک لوگوں نے

خدا کی نعمت و لطف و کرم پر عجز میں اپنی!
جبینِ منکسر اس میں جھکا دی پاک لوگوں نے

ہرا گنبد علامت اطمینانِ قلب ہے اس کا
پریشاں حالِ دل کو جو دکھا دی پاک لوگوں نے

علَم اسلام کا تھامے ہر اِک خطۂ ارضی پر
نویدِ امنِ عالم اب سنا دی پاک لوگوں نے

امامِ وقت کے پیچھے برائے احمدِؑ ہندی
صدائے حق بنامِ مصطفیٰ دی پاک لوگوں نے

خدا واحد یگانہ ہے محمدؐ ہے رسول اس کا
صدا اب شش جہت میں یہ لگا دی پاک لوگوں نے

''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے''
اب اس کی دھوم دنیا میں مچا دی پاک لوگوں نے

خدائے پاک رحمٰن کی طرف آنا ہے دنیا کو
یہ بات اب چوٹ ڈنکے کی بتا دی پاک لوگوں نے

وہ جس کی بادشاہی کا صحیفے میں ذکر آیا
وہ آیا بادشاہ کر دی منادی پاک لوگوں نے

خدا کی بادشاہی اب یقیناً چار سُو ہو گی
یہ اک تقدیر ہے جس کو ہوا دی پاک لوگوں نے

ظفرؔ اس عہدِ بابرکت کا خاصّہ ہے بفضل اللہ
خدا سے لو بندوں کی بڑھا دی پاک لوگوں نے

(مبارک احمد ظفرؔ)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت
برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بقیہ: حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب۔ از صفحہ نمبر 2

ایم ٹی اے کا سگنل آنا شروع ہو گیا ہے۔

مالی سے جعفر بُو آرے صاحب بیان کرتے ہیں کہ جماعت Zeia میں Solar system کے ذریعہ سے ایم ٹی اے کی سہولت میسر ہے۔ یہ سولر سسٹم بھی ہمارے احمدی انجینئرز نے افریقہ میں مختلف جگہوں پر لگائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے۔ اب تمام لوگ خطبات سنتے ہیں، بچوں کی کلاسیں دیکھتے ہیں، لقاء مع العرب، الحوار المباشر باقاعدگی سے دیکھتے ہیں۔ کہتے ہیں ’’پہلے بچے نیشنل ٹی وی پر فلمیں دیکھتے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی بدولت ہر روز مغرب کے بعد ایم ٹی اے دیکھتے ہیں اور بچوں کی کلاسز جو ہیں ان کو دیکھ کر لڑکیوں نے سر ڈھانپنا شروع کر دیا ہے۔‘‘

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتیں

ہالینڈ میں 7 افراد پر مشتمل ایک مراکش کی فیملی نے ایم ٹی اے دیکھ کر بیعت کی۔

ایک ایرانی فیملی نے سویڈن میں ایم ٹی اے دیکھا تو بہت حیران ہوئے اور کہا کہ باقاعدگی سے بچوں کی کلاس ہم دیکھتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بچوں کی کلاس بعض لوگوں کو بڑی اچھی لگتی ہے۔ ایران سے ایک صاحب آئے تھے وہ مجھے بتا رہے تھے کہ ان کا ایک ایرانی دوست ہے وہ کہتا ہے کہ ’’ہم بچوں کی کلاس دیکھتے ہیں اور ہمیں جو چیز اس میں عجیب لگتی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں جو مولانا صاحب بچوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں وہ ہنستے ہیں۔ اور ہمارے مولوی تو ہنستے ہی نہیں۔‘‘

پھر اسی طرح فرانس کا ایک واقعہ امیر صاحب نے لکھا ہے کہ امام حبیب حیدرا صاحب کے استاد امام سعد نے اپنے گھر دعوت پر بلایا اور امام یحیٰی صاحب وہاں آئے ہوئے تھے۔ سب سے حیرانی کی بات یہ تھی کہ ان کے گھر ایم ٹی اے لگا ہوا تھا۔ اور ان کے بچے اور بیوی دیکھ رہے تھے۔ امام صاحب نے کہا کہ میرے بچے اور بیوی ایم ٹی اے بڑے شوق سے دیکھتے ہیں خاص طور پر بچوں کی جو کلاس ہے اور اسی طرح خطبات بھی بڑی باقاعدگی سے سنتے ہیں۔

ایم ٹی اے تھری کا عیسائیت کے جواب میں جو follow up تھا (اس سے) اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ اس کا ردّ کرے اور اب عیسائی وہاں سے میدان چھوڑ کے دوڑ گئے ہیں۔

الحوار المباشر کا پروگرام بڑے شوق سے لوگ دیکھتے ہیں۔ ابراہیم خلیل صاحب نے لکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں اس قدر اہتمام کرتا ہوں کہ ہر مہینہ کی پہلی جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے دن اپنے کام چھوڑ کر اس شاندار پروگرام کا بڑی دلچسپی سے مشاہدہ کرتا رہتا ہوں۔

پھر یوسف دغمش صاحب سیریا سے لکھتے ہیں مَیں امّت مسلمہ کی دینی حالت کو دیکھ کر مایوس ہو چکا تھا۔ اور یہ بھی سنا کرتا تھا کہ امتِ محمدیہ کو بچانے کے لئے ایک مصلح موعود آئے گا۔ چنانچہ ایک دن اچانک ٹیلی ویژن پر جماعت احمدیہ کا چینل نظر آیا۔ اس میں الحوار المباشر چل رہا تھا۔ اس وقت سے مَیں اس چینل کو دیکھ رہا ہوں یہاں تک کہ مجھے پوری تسلّی ہو گئی ہے کہ یہی جماعت حق پر ہے اور مَیں اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے بتائیں کہ مَیں کیا کروں۔

عبدالوہاب محمد حسین صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ لمبے انتظار کے بعد اس چینل کے شروع ہونے سے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے اور آپ جیسے لوگ بکثرت پیدا کرے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے نجات عطا فرمائی ہے جو گمراہی اور ضلالت سے بھرپور نت نئے حملے کر رہے تھے۔ اللہ آپ کو عزت دے اور آپ کے مخالفین کے مقابل پر وہ خود آپ کی مدد فرمائے۔ خصوصاً پادری زکریا پطرس کے خطرناک حملے کے بالمقابل جس کا آپ نے خاص طور پر بڑی ہمت اور قوت اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے۔

عبدالوہاب صاحب مصر سے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ خدا کی قسم آپ لوگ خدا کے وہ مخلص سپاہی ہیں جو خدا کی خاطر کسی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ ہمارے علماء آپ لوگوں کو دین کی حمایت میں پادری زکریا جیسے خطرناک اژدہے اور مسیح الدجال کا مقابلہ کرتے دیکھ رہے ہیں مگر وہ خود اس فاجر کو جواب دینے سے قاصر ہیں اور بے جا بہانے بناتے ہیں۔ ان پر افسوس ہے۔ کاش کہ وہ لوگ اسلام کی حمایت میں آپ کے نقشِ قدم پر چلتے اور آپ کی تکفیر میں وقت ضائع کرنے کی بجائے دشمن کا مقابلہ کرتے۔ خاص طور پر جب کہ آپ لوگ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو مانتے ہیں۔

مکرم سامر اسلامبولی صاحب لکھتے ہیں کہ عربی چینل شروع ہونے کے ساتھ دنیا کے مشرق اور مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کو ایک فتحِ مبین اور عظیم الشان نصرت نصیب ہوئی ہے۔ احمدیت جس کی نہایت غلط تصویر بعض حکمرانوں کے تنخواہ دار فقہاء ایک عرصہ سے پیش کرتے چلے آ رہے ہیں اسلام دشمن چینل کے منہ پر ایسا پتھر بن گئی ہے جسے نہ وہ نگل سکتا ہے نہ اگل سکتا ہے۔ آپ نے وہ کام کر دکھایا ہے جس کے کرنے سے بیسیوں مفکرین اور سینکڑوں کتب اور تحقیقات قاصر رہیں۔ آپ ہر گھر میں داخل ہو چکے ہیں اور ہر فیملی کا ایک فرد بن گئے ہیں۔ اور آپ نے ہر کاذب اور مفتری کی آنکھ پھوڑ دی ہے۔ آپ نے مسلمانوں کی امیدیں بحال کی ہیں اور قرآنِ کریم کے ساتھ اپنے محکم تعلق کی بنا پر ایک پُر اعتماد دینی و علمی محاذ قائم کیا ہے۔

پھر ابن عمر صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں آپ کا پروگرام دیکھنے اور آپ کی بعض کتب پڑھنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی فرمائی ہے اور اب میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

پھر بکر حسین صاحب العوش اردن سے کہتے ہیں کہ میری تجویز ہے کہ اردن میں بھی جماعت احمدیہ کے مبلغین ہونے چاہئیں۔ غالباً وہاں اس وقت مبلغ نہیں ہیں۔ اگر موجود ہیں تو مجھے اطلاع فرمائیں۔ بصورتِ دیگر اگر آپ پسند فرمائیں تو میں اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے بطور مبلغ پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کیوں کہ میں آپ کے پروگرام باقاعدہ دیکھتا ہوں اور آپ کے نظریات اور علمِ کلام پر کافی اطلاع پائی ہے۔

پھر عراق سے مکرم حسین محمد حسن محمد النعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ میں 40 سالہ سنّی عراقی مسلمان ہوں۔ گو مجھے اس قسم کے فرقہ وارانہ ناموں سے نفرت ہے۔ 20 سال سے حق کی تلاش میں لگا ہوا ہوں اور اب آپ کے چینل کو دیکھ کر تسکینِ قلب حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک چینل کو مجھ جیسوں کے لیے علم و ہدایت کا مینار بنائے۔ مَیں بہت سے مسلمانوں سے بعض فقہی اور عقائدی امور میں اختلاف رکھتا ہوں حتّی کہ بعض امورِ عبادت میں بھی ان سے اختلاف ہے۔ لہٰذا آج کل مساجد میں نہیں جاتا بلکہ گھر میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ اب آپ کے چینل کو دیکھ کر مصطفیٰ ثابت صاحب اور ہانی طاہر صاحب کے پروگراموں کو سنا ہے تو اب وہ چیز مل گئی ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور دل کو تسلّی ہوئی ہے۔ امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے بھی اس جماعت میں قبول فرمائیں گے۔ مَیں اس جماعت کی اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے خدمت کروں گا۔ ازراہِ کرم مجھے جماعت کے بارہ میں مزید معلومات اور کتب مہیا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرزا غلام احمد صاحب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور سب کو اسلام کی صحیح اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر ابوخمیس صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کے دینی فہم و فراست، طریقِ تبلیغ، غیر اسلامی کتب پر طرزِ تنقید اور ان میں تحریف ثابت کرنے کا طریق اور اسلام کی تبلیغ کا انداز بالکل منفرد ہے۔ میرے دینی بھائیو! مَیں بھی اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

اس طرح کے بے شمار خطوط ہیں اگر پڑھنے لگوں تو اس وقت میں ممکن نہیں۔

عبدالمنعم الاسلامبولی صاحب مصر سے کہتے ہیں کہ میں جامعۃ الازھر میں اسلامی شریعت کا طالب علم ہوں اور یہاں احمدی (قادیانی) فرقہ کے بارہ میں بھی study کر رہا ہوں جسے ہمارے اساتذہ گمراہ فرقہ کہتے ہیں۔ اس کے بارہ میں کئی کتب کا مطالعہ کیا ہے مگر ابھی تک تسلّی نہیں ہوئی کیوں کہ ایک طرف یہ سب کچھ پڑھتا ہوں مگر دوسری طرف اسی جماعت کو ایم ٹی اے کے ذریعہ اسلام کا دفاع کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ کیا یہ مدافعینِ اسلام حقیقتاً جماعت احمدیہ کے ہی افراد ہیں۔

آگے انہوں نے اپنے کچھ سوالات ارسال کیے تھے ان کے جواب عربی سیکشن دے دے گا۔

محمد عبدالرؤف محمد ناظم بلدیہ العریش مصر نے اپنی بچی کی ایک خواب لکھی ہے کہ میری بیٹی نے ایک روز ایک مولوی کو احمدیوں کو کافر کہتے ہوئے سنا باوجود اس کے کہ وہ کلمہ طیبہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور دیگر انبیاء پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور بعث بعد الموت اور جنت اور دوزخ کے بھی قائل ہیں۔ چنانچہ مولوی کے فتویٰ پر میری بیٹی کو بہت تعجب ہوا۔ میری بیٹی نے پروگرام الحوار المباشر دیکھنا شروع کیا جو اسے بہت پسند آیا اور اسے یقین ہو گیا کہ یہ لوگ حق پر ہیں۔ اور میری بیٹی رو رو کر دعائیں کرتی تھی کہ اے اللہ! مجھے حق دکھا دے۔ یہ لوگ اس طرح اسلام کا دفاع کرتے ہیں اور ان کی قرآن کی تفسیر عقل اور منطق کے عین مطابق اور حکمت اور سادگی سے پُر ہے۔ اسی حالت میں دعا کرتے تقریباً دس پندرہ دن گزر گئے۔ میں اس سے پوچھا کرتا تھا کہ ان کے بارہ میں اگر تمہیں کوئی خواب آئی ہے تو بتاؤ۔ وہ یہی کہا کرتی تھی کہ میرے دل میں ان کے لیے بہت محبت ہے۔ ایک روز جبکہ مَیں ایک احمدی دوست سے قاہرہ میں ملنے جا رہا تھا کہ میری بیٹی نے مجھے بتایا کہ میں نے جماعت کے بارہ میں ایک خواب دیکھی ہے۔ اور مَیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میری بیٹی جھوٹ نہیں بولتی۔ اُس نے کہا کہ اس نے گزشتہ تمام رات دعاؤں میں گزاری کہ اے اللہ تعالیٰ مجھ پر حقیقت آشکار کر دے۔ پھر نمازِ فجر کے بعد جب سوئی تو خواب میں دیکھا کہ مَیں دریا میں ڈوب رہی ہوں۔ اسی اثناء میں کچھ کشتی سواروں کو اپنی جانب آتے دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت احمدیہ سچّی ہے تو مجھے ڈوبنے سے بچا لے۔ پھر مَیں پانی کے اوپر ٹھہر گئی اور میرے نیچے سے پانی حرکت کرتا ہوا مجھے کشتی کے پاس لے گیا اور مَیں کشتی میں سوار ہو گئی۔ تو میں نے بچی سے کہا کہ الحمدللہ۔ ان لوگوں نے بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ اپنے عقائد کی وجہ سے انہیں گالیاں بھی دی گئی ہیں لیکن صرف انہی کو گالیاں نہیں دی گئیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی گالیاں دی گئی ہیں۔

عبدالوہاب صاحب کا مصر سے ایک لمبا پیغام ہے لیکن ایک فقرہ پڑھ دیتا ہوں کہ میرے بھائیو! اور روئے زمین پر سب سے اچھی اور خوبصورت گفتگو اور پروگرام چلانے والو! اللہ آپ کو لمبی عمر دے اور آپ کی راہ نمائی فرمائے اور دشمنوں کے مقابلہ پر آپ کی نصرت فرمائے۔

ایک بدیع ربع صاحب عراق سے لکھتے ہیں کہ ہم عراق کا ایک گروہ ہیں۔ ایم ٹی اے دیکھنے سے قبل آپ کے بارہ میں یا آپ کی جماعت کے بارہ میں کچھ معلوم نہ تھا۔ پھر ہم اس چینل کی طرف کھنچے چلے گئے۔ اس سے قبل ہم نے کبھی ایسی باتیں نہ سنی تھیں۔ بہت سے عراقیوں نے ہماری مخالفت کی اور ہمیں مرتد اور کافر قرار دیا۔ اب ہمارے پاس نہ گھر ہے، نہ خوراک۔ حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والے ہم لوگوں کی تعداد 110 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ میاں اب خود ہی وہاں جماعت بنا رہا ہے۔

عبدالغنی مہدی صاحب یمن سے لکھتے ہیں مجھے ایم ٹی اے اور احمدیت سے بہت لگاؤ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت ہے۔ آپ کی جماعت کا مزید تعارف حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

لیبیا سے ایک شخص نے فون کر کے کہا کہ میں ایم ٹی اے 3 کے اجراء پر بہت خوش ہوں اور مَیں اس چینل میں چندہ دینا چاہتا ہوں۔ کافی لمبا پیغام ہے لیکن مَیں نے مختصر ذکر کر دیا ہے۔

تمیم ابودقّہ صاحب اردن سے لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل اردن کی دو مسجدوں کے اماموں نے جماعت سے رابطہ کیا۔ ان میں سے ایک امام صاحب کی ریڑھ کی ہڈی کے کچھ مہرے ہل گئے تھے۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر نے آپریشن تجویز کیا تھا۔ وہ چل پھر نہ سکتے تھے۔ سارا دن چارپائی پر لیٹے ٹی وی دیکھتے رہتے تھے یا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ اتفاق سے انہیں ہمارا چینل مل گیا جس کے پروگرام سے یہ بہت متاثر ہوئے۔ استخارہ کیا اور خدا تعالیٰ سے یہ علامت مانگی کہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو انہیں کامل شفا مل جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب وہ آسانی سے چل پھر سکتے ہیں اور انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے انہوں نے جماعت سے رابطہ کر کے کتابیں بھی لی ہیں۔ آخرکار اب بیعت کر لی۔ اور اب آخری جمعہ کے خطبہ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتاب حمامۃ البشریٰ کا کچھ حصہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا ہے۔

تمیم صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اردن کے ہی ایک مولوی صاحب کو اتفاق سے ہمارا چینل مل گیا بہت پسند آیا اور انہوں نے خطباتِ جمعہ میں جماعتی عقائد خصوصاً وفاتِ مسیح کا مسئلہ بیان کرنا شروع کر دیا اور اپنے کچھ عزیزوں سے جماعتی عقائد سے پسندیدگی کا اظہار بھی کر دیا۔ اس وجہ سے ان کے خلاف محاذ کھڑا ہو گیا اور ان کو اس مسجد کی امامت سے برطرف کر دیا گیا جو انہوں نے خود بنائی تھی۔ انہیں دھمکیاں دی گئیں، جواب طلبی کی گئی۔ کیونکہ اس وقت تک انہوں نے بیعت نہ کی تھی اس لئے انہوں نے احمدی ہونے سے انکار کر دیا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے بیعت کر لی اور حق قبول کر لیا اور اس پر بڑے خوش ہیں۔

تمیم صاحب نے لکھا ہے۔ ایک اور شخص نے جو ریٹائرڈ پولیس افسر ہیں اردن میں جماعت سے رابطہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ بیس سال قبل جب کہ ان کی عمر 28 سال تھی ان کو پولیس کے وفد کے ساتھ حج کی سعادت ملی۔ وہاں انہوں نے ایک خواب دیکھی جو ابھی تک ان کے دل

پر نقش ہے اور بھولی نہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میں اس حجرہ میں ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔ مَیں قبر سے غلاف اٹھا کر اندر دیکھنا چاہتا ہوں کہ اچانک قدموں کی طرف سے قبر کھلتی ہے اور میں اندر چلا جاتا ہوں۔ اندر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ آپ سو رہے ہیں۔ اسی طرح مَیں نے ایک شخص کے ساتھ کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے پاس کچھ برتن ہیں۔ وہ مجھے تعجب سے دیکھتے ہیں اور ان کا انچارج مجھے کہتا ہے کہ تم یہاں کیا کر رہے تھے؟ (یہ بیس سال پہلے کی خواب ہے۔) وہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص ایک دفعہ سال میں عید الاضحیٰ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتا ہے۔ یہ خواب ان صاحب کے دل پر نقش ہوگئی۔ پھر اچانک انہوں نے ایم ٹی اے دیکھا اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو فوراً پہچان لیا کہ یہی وہ شخص ہے جو ہر سال ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتا ہے۔ اب خدا کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی ہے۔

ابھی مجھے آتے ہوئے شریف عودہ صاحب کا خط ملا۔ کل کی تقریر پر جو پہلی تقریر تھی انہوں نے کچھ لکھا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ آج (یعنی کل ہی) احمدیت کے مخالف ایک وہابی چینل ''الحکمۃ'' نے دو گھنٹے احمدیت کے خلاف زہر اگلا ہے اور لائیو کالز بھی لی ہیں اور پروگرام میں خوب بکواس کی ہے، خوب جھوٹ اور افتراء کا بازار گرم کر دیا ہے۔ اس پروگرام کی تاریخ کا اعلان کئی دن پہلے سے کر دیا گیا تھا۔ جس کی قسطیں آئندہ بھی نشر ہوں گی، بہرحال یہ عجیب خدا تعالیٰ کا نشان ہے اور ایک توارد ہی سمجھنا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطاب کے جن حصوں کو کل مَیں نے پیش کیا ہے اس میں ان لوگوں کے کافی اعتراضات کا کافی وشافی جواب موجود ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ کل اس نے اعتراض کیے اور کل ہی ایم ٹی اے تھری پر تقریر بھی نشر ہو رہی تھی۔ تو وہاں اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں جواب بھی ملتے گئے۔

دیگر ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ تبلیغ

ایم ٹی اے کے علاوہ دیگر ٹی وی پروگرامز پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو موقع مل رہا ہے۔ اس سال ایک ہزار تین سو اٹھانوے (1398) ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ آٹھ سو تیرہ (813) گھنٹے اور 45 منٹ وقت ملا۔ اور آٹھ کروڑ افراد تک اس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔

ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ

مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر گیارہ ہزار آٹھ سو تہتّر (11873) گھنٹے پر مشتمل چھ ہزار چھ سو چونسٹھ (6664) پروگرام نشر ہوئے۔ اور محتاط اندازہ کے مطابق ریڈیو کے ذریعہ سے بھی چھ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

پھر بہت ساری جگہوں پر گھانا وغیرہ میں ریڈیو کے ذریعہ سے بھی کوریج مل رہی ہے۔ کینیڈا میں بھی 22 ٹی وی سٹیشنز اور 21 ریڈیو چینلز اور چونسٹھ (64) اخبارات نے ہمارے پروگراموں کو کوریج دی۔ بورکینا فاسو میں 2 نئے ریڈیو سٹیشنز لگانے کی جماعت کو اجازت ملی ہے۔ پہلے ایک بوبو جلاسو میں تھا۔ اب بورکینا فاسو میں دو اور جگہ ڈوری (Dori) اور لیو (Leo) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو سٹیشن لگائے جا رہے ہیں۔ یہ بڑا اچھا تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ ریڈیو اسلامک پر دعاؤں کے مختلف پروگرام صد سالہ تقریبات کے ضمن میں لگائے جاتے ہیں۔ اس کا لوکل زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔ آدھے گھنٹے کا نشر ہوتا ہے۔ ایک خاتون نے بیعت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ریڈیو کی برکت ہے کہ اس نے احمدیت قبول کی ہے۔ پھر اس نے وہ ساری دعائیں جو ہم نشر کرتے ہیں زبانی سنائیں اور کہنے لگی کہ مَیں تو ایک عرصہ سے روزانہ اس تعداد میں پڑھتی ہوں جو آپ نے بتائی ہیں۔ تو احمدی ہونے سے پہلے ہی وہ خلافت کے لیے دعائیں کر رہی ہے۔

سیرالیون میں بھی ریڈیو سٹیشن شروع ہو گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: دورہ آسٹریلیا از صفحہ 20

لغویات اور بے حیائیوں نے خدا تعالیٰ کی یاد کو بہت پیچھے کر دیا۔ مسلمانوں کو پانچ وقت نمازوں کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی محبت کی وجہ سے اس کی عبادت کرنے کا حکم ہے، لیکن عملاً صورتحال اس کے بالکل الٹ ہے۔ ایک احمدی جب اس لحاظ سے دوسروں پر نظر ڈالتا ہے تو اُسے سب سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی نمازوں کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی عبادتوں کو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس دعوے کی نفی کر رہے ہیں کہ آپ کے آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان قوی کرنا ہے۔ آپ علیہ السلام کے آنے کا مقصد سچائی کے زمانے کو پھر سے لانا ہے۔ آپ علیہ السلام کے آنے کا مقصد آسمان کو زمین کے قریب کرنا ہے یعنی خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یقیناً ہمارے ایمان اور اعمال کی کمی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ کی نفی نہیں ہوتی۔ ہاں ہم اُس فیض سے حصہ لینے والے نہیں ہیں جو آپ کی بعثت سے جاری ہوا ہے۔ ہمارے ایمان لانے کے دعوے بھی صرف زبانی دعوے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ ہر ایک دوسرے پر نظر رکھے کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ اُس کا ایمان کیسا ہے؟ اُس کا عمل کیسا ہے اور اُس میں کیا کمزوری ہے؟ ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کس حد تک اپنے عہدِ بیعت کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک آپ علیہ السلام کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک اعمالِ صالحہ بجالانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنی اخلاقی حالت کو درست کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنے اس عہد کو پورا کر رہا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمارے سامنے دس شرائطِ بیعت رکھی ہیں کہ اگر تم میری جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو یا حقیقی طور پر شامل ہونے والے کہلانا چاہتے ہو تو مجھ سے پختہ تعلق رکھنا ہوگا۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جب ان شرائطِ بیعت پر پورا اترو گے۔ ان کی جگالی کرتے رہو تا کہ تمہارے ایمان بھی قوی ہوں اور تمہاری اخلاقی حالتیں بھی ترقی کرنے والی ہوں اور ترقی کی طرف قدم بڑھانے والی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں مختلف مواقع پر بڑی شدت اور درد سے نصیحت فرمائی ہے کہ تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو، میری بیعت میں آنے کا اعلان کرتے ہو اگر احمدی کہلانے کے بعد تمہارے اندر نمایاں تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں تو تم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نیکیوں کے معیار اُس سطح تک بلند ہوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ مت خیال کرو کہ بیعت کر لینے سے ہی خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا (یعنی بیعت اور ایمان کی حقیقت نہیں پتہ اور عمل اس کے مطابق نہیں) تو اُسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ اُس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آج بھی ایسے مخلص اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے جو بیعت کرنے کے بعد پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کرتے ہیں اور غیر بھی اُن کی اس پاک تبدیلی کے معترف ہیں۔ بورکینا فاسو کے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ دورے پر ایک جگہ جس کا نام 'دینیہ' (DENIA) ہے گئے۔ یہ جماعت مالی کے بارڈر پر ہے اور یہاں جماعت کی کافی مخالفت ہے کیونکہ وہاں بھی وہابیوں کا زور ہے۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں وہاں کی ایک مسجد کے امام وِدرا گو یعقوبو صاحب نے مجھے بتایا کہ باوجود مخالفت کے ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اس گاؤں میں تین بہترین مسلمان ہیں اور وہ تینوں ہمارے لئے نمونہ ہیں اور اُن تینوں کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ یہ غیر احمدیوں کی مسجد کے امام ہیں لیکن ان میں کم از کم اتنی سچائی ہے کہ پاکستانی مولویوں کی طرح نہیں کہ حقیقت کو ہی نہ مانیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس جو بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر بیعت کرتے ہیں، وہ دوسروں کے لئے نمونہ بن جاتے ہیں اور یہ نمونہ ہی ہے جو پھر آگے تبلیغ کے میدان کھولتا ہے۔ اگر تبلیغی میدان بڑھانا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو، جو کہیں بھی رہتا ہے، اس ملک کے ہر کونے میں اپنے نمونے ایسے قائم کرنے ہوں گے کہ لوگوں کی آپ کی طرف توجہ پیدا ہو تا کہ اُس کے نتیجہ میں پھر تبلیغ کے میدان کھلیں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اُن اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی آپ نے ہم سے توقع فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
گزشتہ دنوں میں جب سنگاپور گیا ہوں وہاں انڈونیشیا سے بھی بہت سارے آئے ہوئے تھے اور بڑا لمبا سفر کر کے آئے تھے۔ ایسے بھی بعض غریب لوگ آئے تھے کہ جن کے پاس کرائے کے پیسے نہیں تھے تو اگر اُن کی تھوڑی سی کوئی زمین، جائیداد یا جگہ تھی تو وہ بیچ کر انہوں نے کرایہ پورا کیا اور سنگاپور پہنچے ہوئے تھے۔ اور جب بھی انہوں نے کوئی دعا کے لئے کہا تو صرف یہ نہیں تھا کہ دنیاوی ضروریات پوری کر لیں بلکہ یہ تھا کہ ہمارے بچے دین پر قائم رہیں اور جس انعام کو ہم نے پا لیا ہے یہ ہم سے ضائع نہ ہو۔ یہ عورتوں کے بھی جذبات تھے اور مردوں کے بھی۔ پھر خلافت سے محبت بے انتہا تھی۔ وہی محبت واخوت کا اظہار تھا جو محض لِلّٰہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آخر میں فرمایا: پس ہمیں خاص طور پر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے، اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے یکم نومبر 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

آج نماز جمعہ میں میلبورن کی جماعت کے علاوہ سڈنی، برزبن، ایڈیلیڈ اور تسمانیہ سے آنے والے احباب بھی شامل ہوئے۔ بعض لوگ دوسری جماعتوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

میلبورن میں تقریب استقبالیہ

آج جماعت احمدیہ میلبورن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں "Princess Reception Centre" میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہو کر چھ بج کر 55 منٹ پر Reception Centre پہنچے۔ اور ایک میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں درج ذیل تین مہمان حضور انور کی آمد اور حضور سے ملاقات کے منتظر تھے۔

1۔ میجر جنرل Paul McLachian (موصوف چیف آف آرمی آسٹریلیا کی نمائندگی میں آئے تھے)۔

2۔ Hon. Anthony Byrne فیڈرل ممبر آف پارلیمنٹ۔

3۔ Sandra Mayer میئر آف سٹی Frankston

ان مہمانوں نے حضور انور سے ملاقات کی اور حضور انور نے ان کا تعارف حاصل کیا اور ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آج کی اس اہم تقریب میں قریباً 220 مہمان شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سبھی مہمان ہال میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ہال میں تشریف لائے تو تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں

Hon. Inga Peulich(MP), Hon. Maria

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Vamvakinov (MP), Hon.Judith Graly (MP), Hon. Luke Donnellan (MP), Hon. Graham Watt (MP), Hon. Jason Wood (MP), Hon. Jude Perera (MP), Hon. Anthony Byrne (MP)، میئر آف Frankton، میئر آف Casey، کونسلیٹ جنرل آف پولینڈ، کونسل جنرل آف بیلجیم، کونسل جنرل آف سری لنکا، کونسل جنرل آف صومالیہ، آسٹریلین فیڈرل پولیس کے چار افسران، Kingston, Knox, Cardinia, Casey, Dandenong کے علاقوں کے نو کونسلرز۔

اس کے علاوہ ''آسٹریلین کیتھولک یونیورسٹی اور''Monash یونیورسٹی'' کے پانچ پروفیسرز، Nossal ہائی سکول کے پرنسپل، مینیجر ریجنل ایمرجنسی مینجمنٹ، سنیئر کوآرڈینیٹر Rmit، ڈیپارٹمنٹ امیگریشن اینڈ سیٹزن شپ کے نمائندے، پریذیڈنٹ DSC (Sporting Shoters Association)۔

درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹ اور نمائندے:

The Australian, Channel 31, Asia Pacific ABC Radio, Dandenong Journal کے ایڈیٹر، ABC Channel، چیف آف سٹاف چینل 10، Executive آفیسر انٹر فیتھ کمیشن، Major Robert Evans، Corps آفیسر (Cranbourne Salvation Army)، Major Leanne Ruthven ڈویژنل سیکرٹری (ایسٹرن وکٹوریہ ڈویژن)، افریقن آسٹریلین کمیونٹی سینٹر کے مینیجر، کمیونٹی ایڈوائزری کمیٹی کے وائس چیئر مین، Ethnic Community Council کے وائس چیئر مین، چیئر مین بورڈ آف ڈائریکٹرز ساؤدرن مائیگرنٹ Resource سینٹر، پریذیڈنٹ وکٹوریہ ڈیئر ایسوسی ایشن۔

اس کے علاوہ مختلف حکومتی اور سول ڈیپارٹمنٹس کے نمائندے، آسٹریلیا میں آباد مختلف کمیونٹیز کے نمائندے، مختلف آرگنائزیشن کے نمائندے، ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء۔ پروفیسرز اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے آسٹریلین مہمان شامل تھے۔

آج کی اس تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم منصور احمد درّانی نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میلبورن مکرم صفدر جاوید چوہدری صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

بعض معزّز مہمانوں کے ایڈریسز

بعد ازاں بعض مہمانوں نے اپنے مختصر ایڈریسز پیش کئے۔

❁......**سب سے پہلے Sandra Mayer، میئر آف سٹی Frankston نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** بہت شکریہ عزت مآب مرزا مسرور احمد صاحب سر براہ جماعت احمدیہ عالمگیر! مَیں خلیفۃ المسیح کو اپنے خوبصورت ملک آسٹریلیا میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آپ کو یہاں کا قیام پسند آئے گا۔ ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز اور تمام مہمانان گرامی، آج ہمارے لئے کیا ہی اچھا اور قابل عزّت موقع ہے کہ ہمارے ہاں خلیفۃ المسیح، عالمی رہنما موجود ہیں۔ یہاں احمدی احباب سے ہمارے تعلقات بہت خوشکن اور مستحکم ہیں۔ جماعت احمدیہ کا خوبصورت پیغام ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہمارے سامنے ہے۔ اگر اس پیغام کے ساتھ دنیا کا ہر شخص زندگی گزارے تو جنگوں کا خاتمہ ہو جائے اور مکمل امن قائم ہو جائے۔ مَیں امید کرتی ہوں کہ آپ کا یہ دورہ انتہائی یادگار رہے گا۔

❁......**اس کے بعد Hon. Judith Graley ممبر پارلیمنٹ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** میں آج اپنے اس علاقہ میں خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ میرے لئے یہ خوشی کا موقع ہے کہ میں حزب اختلاف کے لیڈر کی نمائندگی کر رہی ہوں اور اِن کی طرف سے تمام جماعت احمدیہ کو اس علاقہ میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ جماعت احمدیہ کا سب سے زیادہ پُر اثر پیغام ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' ہر ایک شخص کو بھاتا ہے اور میں خواہش رکھتی ہوں کہ یہ پیغام لے کر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچاؤں۔

❁......**بعد ازاں Hon. Anthony Byrne وفاقی ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا:** عزت مآب مرزا مسرور احمد صاحب! یہ ایک انتہائی قابل عزت بات ہے کہ آپ ہمارے درمیان اس ملک میں تشریف لائے اور آج یہ بات ہمارے لئے باعث عزت ہے کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہیں۔ مَیں وفاقی حزب اختلاف کی طرف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ایک روحانی سر براہ کے لئے یہ زمانہ ایک مشکل دور ہے۔ خصوصًا آپ عزت مآب جو کہ قریبًا 20 کروڑ معتقدین کے راہنما ہیں، جن پر مختلف ممالک میں مشکل حالات ہیں اور ان کی وجہ محض آپ کے اعلیٰ مذہبی عقائد کی پیروی ہے۔ ہم آپ کی جماعت کے ممبران سے بہت زیادہ متأثر ہوئے ہیں جو اپنے روابط اس تمام علاقے میں امن اور بھائی چارہ کے لئے بڑھا رہے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ کا یہ سفر بخیریت گزرے۔ صرف یہ سفر نہیں بلکہ زندگی کے ہر سفر کے لئے دعا کرتے ہیں اور نیک خواہشات رکھتے ہیں۔

❁......**اس کے بعد Ms Inga Peulich سٹیٹ ممبر پارلیمنٹ وکٹوریہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** عزت مآب خلیفۃ المسیح! ہم آج آپ کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ ایک ایسے مذہب کے سر براہ ہیں جو امن کا پیغام دیتا ہے۔ آپ کا یہ پیغام ایسا پیغام ہے جس کی تمام آسٹریلینز تائید کرتے ہیں جو کہ خود مختلف قوموں اور تمدّن کے باہم اختلاط سے ایک قوم بنے ہیں اور بطور آسٹریلینز ہم اس طرح کے اعلیٰ پیغام کو اپنانا چاہتے ہیں اور اس طرح آپ جیسے لوگوں سے مکمل تعاون کرتے ہیں جو ایسے پیغام کو پہنچا رہے ہیں۔

❁......**بعد ازاں Major General Paul Mc Lachlam, Senior Military Officer DMO نے جو چیف آف آرمی سٹاف کی نمائندگی میں آئے تھے، اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** آپ جناب عزّت مآب کو مَیں چیف آف آرمی لیفٹیننٹ جنرل David Morrison کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ مَیں آپ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے ایسی اہم تقریب میں دعوت دے کر عزّت افزائی کی گئی۔

آسٹریلوی عوام کو ظلم، تعدّی اور شدّت پسندی سے بچانے کے لئے آسٹریلوی فوج ایک آخری ذریعہ ہے۔ ہم حکومت کی طرف سے عوام کو ایسے بڑے خطرات سے بچانے کے لئے کوشش کرتے ہیں جب سب حکومتی نظام ناکام ہو جائے۔ جب کہ جو پیغام آپ عزّت مآب پیش کر رہے ہیں اور جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ دراصل ایسی صورت میں پہلا ذریعہ تحفظ ہے۔ آپ کا امن قائم کرنے والا پیغام اور برداشت کا جذبہ اور تمام معاشرے میں یکساں محبت کا نظریہ، آپ کا معاشرے میں اعتماد کی فضا پیدا کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ آپ احمدیہ تعلیم کی یہ خوبیاں خود ایک اچھی مثال اور اچھا نمونہ بن کر پیش کرتے ہیں، نہ کہ کسی طاقت اور دھمکی کے ذریعہ ایسا کرتے ہیں۔

مَیں آپ کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ امن، محبت اور بھائی چارہ کا پیغام، قربانیوں اور خطرات کا سامنا کرتے ہوئے دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ مَیں آپ عزّت مآب کا بہت ہی مشکور ہوں کہ آپ ہمارے ملکوں میں تشریف لائے اور آپ کی آج کی تقریب سننے کا شدّت سے متمنی ہوں۔

سات بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا:

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا میلبورن میں استقبالیہ تقریب سے خطاب

تمام مہمانانِ خصوصی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں۔ قبل اس کے کہ مَیں اُن قابلِ تشویش امور کے متعلق کچھ کہوں جس کی دنیا کو سخت ضرورت ہے مَیں اس موقع پر آپ سب کا دعوت قبول کرنے اور یہاں ہمارے ساتھ شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مذہب اور عقیدہ کے اختلافات سے بالاتر ہو کر آپ کی شمولیت آپ کی کشادہ دلی اور تحمل مزاجی کا ثبوت ہے۔ بالخصوص آج کل کی مادہ پرست دنیا کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ کا یہاں پر ایک مذہبی لیڈر کو سننے کے لئے آنا آپ کی روشن خیالی اور آپ کے روشن تصور کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس طرح دنیاوی اعتبار سے یہ ایک اخلاقی تقاضا ہے کہ میں آپ کی قدر شناسی کروں وہاں اس سے بہت بڑھ کر آپ کا شکریہ ادا کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ میرے لئے یہ ایک مذہبی فریضہ بھی ہے۔ اپنے خالقِ حقیقی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مَیں دوسروں کا بھی شکریہ ادا کروں کیونکہ میرے محسن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ جو شخص دوسرے کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے بنی نوع انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان ایک دوسرے سے عزت واحترام سے پیش آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم جو کہ تمام مسلمانوں کے لئے ایک مقدس کتاب ہے اور ہمارے عقیدہ کے مطابق شریعت کی آخری کتاب ہے ان احکامات سے بھری پڑی ہے جو بنی نوع انسان سے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا تقاضا کرتے ہیں۔ یقینًا کسی دوسرے شخص کی جائز قدر شناسی کرنا بھی حقوق العباد میں شامل ہے۔ پس میرے شکریہ کا یہ اظہار رسمی طور پر نہیں ہے بلکہ یہ اظہار میرے دل سے ہو رہا ہے۔ لہٰذا مجھے امید ہے کہ شکریہ کا یہ دلی اظہار نہ صرف اعلیٰ اخلاقی اقدار کو پورا کرنے کے لئے ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان چند تعارفی الفاظ کے بعد مَیں اُن بعض قابلِ تشویش امور پر بات کرنا چاہوں گا جو آج کی دنیا میں لوگوں کو حقوق العباد کی ادائیگی سے دُور کر رہے ہیں۔ یقینًا دنیا کی قابلِ تشویش حالت ہر ایک پر عیاں ہے۔ چند سال قبل آنے والے مالی بحران نے دنیا کی اقتصادیات کو مکمل طور پر ہلا کر رکھ دیا ہے اور اس کے اثرات ابھی تک چل رہے ہیں۔ مصارفِ زندگی اور بڑھتی ہوئی قیمتوں نے دنیا کو اپاہج کر کے رکھ دیا ہے اور بعض ممالک میں بے روزگاری میں ریکارڈ حد تک اضافہ ہوا ہے۔ بعض یورپین ممالک قرضہ میں ڈوب چکے ہیں اور بعض تو دیوالیہ بھی ہو چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ صرف یورپ کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ہم امریکہ کو بھی دیکھیں جو اس زمین پر سب سے زیادہ طاقتور ملک ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر بھی بعض شہروں کی کونسلیں اپنے شہروں کو دیوالیہ قرار دینے پر مجبور ہو گئی ہیں کیونکہ وہ کروڑہا ڈالرز کے قرض کے بوجھ تلے دب چکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تو ترقی یافتہ ممالک کی حالت ہے۔ ترقی پذیر ممالک کی اقتصادی حالتیں تو ہمیشہ ہی مشکلات سے دوچار رہی ہیں۔ آسٹریلیا بھی دنیا کے اس مالی بحران کی زد میں آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ باقی دنیا کی نسبت آسٹریلیا کی معیشت بہت بڑی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج کے گلوبل دور میں دنیا اس طرح اکٹھی ہو گئی ہے جیسے پہلے کبھی نہ تھی جس کی وجہ سے ایک ملک کو درپیش مسائل کا اثر براہِ راست دوسری قوموں پر بھی پڑتا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بھی ملک ہر قسم کے مسئلہ سے آزاد ہے اور عالمی قرضہ کے بحران سے بچا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مَیں جس مسئلہ کی بات کر رہا ہوں اس نے بالخصوص عرب دنیا اور مسلمان ممالک کو متاثر کیا ہے اور اب 'عرب سپرنگ' (Arab Spring) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بہت سے ممالک میں عوام الناس اپنے حکمرانوں اور حکومتوں کے سامنے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ بہت بڑے جلسے اور جلوس نکالے گئے۔ قتل وغارت ہوئی جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ مارے گئے اور آج بھی مسلسل ہزاروں جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ بعض ممالک میں تو حکمران احتجاج کو دبانے اور صورتحال پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے لیکن دوسرے ممالک میں حکمرانوں کو انتہائی سخت اور وحشیانہ نتائج کا سامنا کرنا پڑا۔ آج بھی بعض ممالک ایسے ہیں جو جنگ کی وجہ سے ویران ہو چکے ہیں لیکن وہاں کی حکومتوں کو پھر بھی مسلسل بڑی بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بڑی طاقتیں بھی لوگوں کی مدد کرنے کے نام پر ان کو پیسہ اور ہتھیار دے کر اس لڑائی میں شامل ہو گئی ہیں۔ ہمیں ان کی ایسی کوششوں کے نتائج پر سوال اٹھانا ہوگا کیونکہ فساد اور بے چینی کی صورتحال ان قوموں کو مسلسل نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس حوالہ سے اگر ہم لیبیا کی مثال ہی لیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت حکمران، سیاسی تجزیہ کار اور میڈیا سب اس بات پر متفق ہیں کہ ملک میں قبائلی حکومتیں بن چکی ہیں جس کے نتیجہ میں مرکزی حکومت نہایت کمزور ہو گئی ہے اور اس کو سخت دشواری کا سامنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امریکہ کے حالیہ دورہ کے دوران ایک مشہور اخبار کے صحافی نے مجھ سے ان ممالک میں جاری کاروائی کے نتیجہ میں مستقبل میں پیدا ہونے والے اثرات اور فوائد پر میری رائے پوچھی تھی۔ میں نے جواب دیا کہ ایسی کارروائی سے نہ تو لیبیا میں امن آئے گا اور نہ ہی مصر میں اور نہ دوسرے متاثرہ ممالک میں امن کا قیام ہو سکے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب اس سال مئی میں میری اس صحافی خاتون کے ساتھ ملاقات ہوئی تو میں نے اسے کہا کہ یہ واضح نظر آ رہا ہے کہ مصر میں خون ریزی ہونے والی ہے۔ لیکن مجھے توقع نہیں

تھی کہ یہ اتنی جلدی ہو جائے گی۔ مگر کچھ ہی ہفتوں کے بعد جو کچھ ہوا وہ ہم سب نے دیکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ظلم وستم اور انسانی جانوں کے اتنے بڑے ضیاع کے باوجود یہ ظاہر تھا کہ اس موقع پر بڑی طاقتوں نے حکومت کی طرف سے عوام الناس کے بعض طبقات پر استعمال کی جانے والی جابرانہ طاقت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ شاید اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی ہو کہ ایسے لوگوں پر سختی کی جائے لیکن جتنی طاقت استعمال کی گئی اس سے کم طاقت استعمال کر کے بھی یہی نتائج حاصل کئے جاسکتے تھے۔ بہرحال میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ ایک ہی قسم کے حالات میں بڑی طاقتوں نے امن کے قیام کے نام پر دو بالکل مختلف طریقے استعمال کئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور ملک کی مثال لے لیں۔ ہم سب کو علم ہے کہ ہماری آنکھوں کے سامنے 'شام' کے حالات بدستور بگڑ رہے ہیں اور بد سے بدتر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ہزاروں لوگ مر چکے ہیں اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ لاکھوں لوگ ان خطرناک حالات سے بچنے کی خاطر اپنے ملک سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ چند ہفتوں سے لگ رہا ہے کہ چند بیرونی ممالک شام پر فوجی حملہ کرنے کیلئے گٹھ جوڑ کر رہے ہیں۔ لیکن خوش قسمتی سے اب یہ صورتحال تبدیل ہوتی نظر آرہی ہے۔ سیریا کے حکمرانوں نے اپنے لوگوں پر بہت ظلم کیا ہوگا اور ان کے ساتھ بہت بے انصافیاں کی ہوں گی لیکن باغی گروپ بھی آزادی حاصل کرنے کی خاطر ہر قسم کی سفا کی اور تشدد پر اتر آئے ہیں۔ حکومت کے باغی ایسے معصوم لوگوں کو بھی بے رحمی سے قتل کر رہے ہیں جن کا مذہب یا عقائد وہی ہیں جو شام کے حکمرانوں کے ہیں۔ مزید یہ کہ شام کے لوگوں کی مدد کرنے کے نام پر باہر سے بھی بعض انتہا پسند گروپ آکر اس جنگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ انسانی ہمدردی کی وجہ سے حکومت کے ساتھ نہیں لڑ رہے بلکہ اپنے ذاتی مفادات حاصل کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

شام کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس نے کوئی بھی کیمیاوی ہتھیار استعمال نہیں کئے بلکہ اس کے مقابل وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ باغی گروپوں نے ایسے ہتھیار استعمال کئے ہیں۔ باہر کی ایجنسیوں اور معائنہ کاروں نے یہ تو کہا ہے کہ ان کے پاس اس بات کے ثبوت ہیں کہ شام میں کیمیاوی ہتھیار استعمال ہوئے ہیں لیکن نظر آرہا ہے کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ ہتھیار کس نے استعمال کئے ہیں۔ لیکن اس وقت اب ایجنسیز سیریا میں موجود ہیں جن کا کام ہے کہ ان ہتھیاروں کو تباہ کریں اور ختم کر دیں۔ اب ہم دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے۔ اب سچ کیا ہے، یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ شام کے موجودہ حالات نے نہ صرف خطہ کا امن وسکون تباہ کیا ہے بلکہ اب اس سے تمام دنیا کا امن تباہ ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک واضح اصول یہ ہے کہ اگر کوئی ملک مظالم ڈھا رہا ہے یا زیادتیوں کا مرتکب ہو رہا ہے تو یہ ہمسایہ ممالک کا اوّلین فرض ہے کہ وہ مداخلت کریں اور اس زیادتی کو روکیں۔ شام کے حالات سدھارنے کے سلسلہ میں کچھ ماہ قبل اسرائیل کے صدر کی جانب سے بڑی پر حکمت تجویز سامنے آئی تھی کہ بڑی طاقتیں شام کے ہمسایہ عرب ممالک کو ہتھیار اور مدد فراہم کر سکتی ہیں، اس لئے امن قائم کرنے کے لئے جو بھی اقدام کیا جائے اس میں عرب فوجوں کو شامل کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر مغربی اور غیر عرب فوجیں اس میں براہِ راست شامل ہو گئیں تو دنیا کا امن مزید خراب ہوگا۔ یقیناً یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ شام پر حملہ تیسری عالمی جنگ کے چھڑنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ دو بڑے مخالف بلاک بنیں گے، جو کہ درحقیقت پہلے ہی بن چکے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ روس اور چین اور ان کے کچھ دوست ممالک شام کی حکومت کی معاونت کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے عالمی جنگ کا سخت خطرہ ہے اور اگر ہم اس سے بچنا چاہتے ہیں تو پالیسی سازوں کو حکمت کے ساتھ اور سوچ سمجھ کر فیصلے لینا ہوں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ایسے حالات میں امن قائم کرنے کے لئے اسلام کیا تعلیم دیتا ہے؟

سورۃ حجرات آیت نمبر 10 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا۔ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِاللّٰہِ۔ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لَوٹ آئے۔ پس اگر وہ لَوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اور یہی وہ طریق ہے جو شام کے ہمسایہ ممالک کو اختیار کرنا چاہئے تھا تاکہ وہ شام کی حکومت اور مخالف گروہوں میں امن قائم کر سکیں۔ افسوس کہ آغاز ہی سے یہ طریق اپنایا نہیں گیا اور نتیجتاً ہزاروں افراد ہلاک اور لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت Organization of Islamic Conference (OIC) کا کام تھا کہ باہم متحد ہو کر خطہ کے امن کے لئے کوشش کرتی۔ مگر بجائے اس کے کہ اپنا فرض ادا کرتے، مسلمان ممالک نے بیرون سے مغربی طاقتوں کو امن قائم کرنے کی دعوت دی، یا شاید مغربی ممالک نے خود ہی اپنے آپ کو دعوت دے دی۔ اس کا حتمی نتیجہ کیا ہوگا؟ ہم واقعتہً اسکے اثرات ظاہر ہوتے دیکھ رہے ہیں جیسا کہ دو مخالف بلاک بن گئے ہیں اور ان دونوں کی ہمدردیاں مختلف ہیں۔ یہ تفریق ہمیں تیسری عالمی جنگ کے پرخطر کنارے کی طرف لے کر جارہی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

قرآنِ کریم کی تعلیم جو میں نے بیان کی ہے، اس میں واضح لکھا ہے کہ متنازعہ گروہوں میں امن قائم کرنے کی تمام تر کوششیں حقیقی انصاف پر مبنی ہونی چاہئیں۔ یہ نہ ہو کہ جنہیں امن قائم کرنے کا کام سونپا گیا ہے وہ حکومت تبدیل کرنے کو امن قائم کرنے کی لازمی شرط قرار دے دیں اور یہ کہ پھر بعد میں حکومت کی باگ ڈور وہ کسی خاص گروہ کے سپرد کریں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اگر زیادتی کرنے والا فریق اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے پر رضامند ہو جائے اور ان سے اچھا برتاؤ کرنے اور انصاف قائم کرنے کو تیار ہو تو وہ جو امن کے قیام کے لئے آئے ہیں انہیں غیر منصفانہ اور بے بنیاد شرائط نہیں لگانی چاہئیں۔ انہیں تناسب یا ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے حالات مزید بے قابو ہو جائیں گے۔ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب کوئی ثالث کسی ایسے فریق میں صلح کروائے جن میں باہم لڑائی ہو تو اسے غیر جانبدار ہو کر اور حقیقی انصاف پر کاربند رہتے ہوئے ایسا کرنا چاہئے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

جو تعلیمات میں نے بیان کی ہیں وہ یقیناً اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیمات ہیں۔ اگر مسلمان اس رہنمائی پر عمل کرتے تو ہم عوام میں بے چینی نہ دیکھتے کیونکہ بے چینی اسی صورت پیدا ہوتی ہے جب کسی کے جائز حقوق سلب کئے جائیں۔ جہاں برابری کے سنہرے اصولوں پر مبنی فیصلے کئے جاتے ہیں اور جہاں تمام لوگوں کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں وہاں امن اور ہم آہنگی ہی نظر آتی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کے ضمن میں اسلام نے دیگر بہت سی واضح تعلیمات دی ہیں لیکن وقت کی کمی کے باعث میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ میں انہیں یہاں بیان کر سکوں۔

یہاں مَیں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن نے جو یہ سنہرا اصول بیان کیا ہے یہ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہے، درحقیقت یہ ابدی سچائی ہے کہ امن قائم کرنے کے لئے انصاف کا بول بالا ضروری ہے۔ بدقسمتی سے جب امن قائم کرنے کے نام پر اہم طاقتیں دوسرے ممالک کے معاملات میں دخل اندازی کرتی ہیں، وہ ضرورت کے مطابق یا باریکی میں جا کر انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دورہ کے دوران میں نے ان کے اعلیٰ سیاستدانوں اور پالیسی سازوں سے خطاب کیا تھا اور انہیں واضح کہا تھا کہ امن قائم کرنے کے لئے ان کا ہر عمل اور پالیسی ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک تمام ذاتی مفادات کو بالائے طاق نہ رکھ دیا جائے اور جب تک بے غرض ہو کر انصاف کے تقاضے پورے نہ کئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم ایک اور جگہ پر فرماتا ہے کہ ہر حال میں انصاف پر قائم رہو، حتیٰ کہ اپنے خلاف یا اپنے عزیزوں کے خلاف گواہی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اہم طاقتوں اور اقوامِ متحدہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ انصاف اور برابری کی سطح پر امن اور مفاہمت پیدا کریں۔ جہاں بھی دو فریقوں یا قوموں کے مابین اختلاف ہو تو تمام تر کوششوں کا مدار اس بات پر ہونا چاہئے کہ انہیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ جہاں کوئی امن کا سمجھوتہ طے پا جائے یا تصفیہ ہو جائے تو نہ تو اہم طاقتوں کو اور نہ ہی اقوامِ متحدہ کو چاہئے کہ وہ کسی ایک قوم یا گروہ سے اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے خواہاں ہوں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ لیگ آف نیشنز اپنے مقاصد میں صرف اسی وجہ سے ناکام ہو گئی کہ وہ ان بیان کردہ اصولوں پر کاربند نہ تھی۔ انصاف قائم کرنے میں لیگ آف نیشنز کے بری طرح ناکام ہونے نے دوسری جنگِ عظیم کی صورت میں ایک ہولناک تباہی کو جنم دیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح اگر ہم آج بھی دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جو کردار اقوامِ متحدہ کو ادا کرنا چاہئے تھا وہ ادا نہیں کر رہی اور بہت سے معاملات پر خاموشی سادھ لیتی ہے۔ مزید یہ کہ اہم طاقتوں کے سربراہان سرِ عام اس کی حاکمیت پر سوال اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اقوامِ متحدہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ ان کا حق ہے کہ وہ جیسا چاہیں عمل کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ شام پر حملہ کرنا چاہیں تو وہ ایسا کرنے میں آزاد ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہزاروں میل دور بیٹھے، دوسروں کے حقوق قائم کرنے کے نام پر انصاف کے اصولوں کو پسِ پشت ڈال کر ان کا ہر عمل یقینی طور پر بدامنی اور فساد پر منتج ہوگا۔ ایسے اقدامات کی وجہ سے تمام لوگ متاثر ہوں گے۔ دنیا اکٹھی ہو کر ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے اسلئے ایسے فساد محدود نہیں رہ سکتے بلکہ یہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہی وجہ ہے کہ میں بار بار کہتا آیا ہوں کہ دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے بچانے کے لئے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ایسی جنگ ہوتی ہے تو پھر صرف کیمیاوی ہتھیاروں کا خطرہ نہیں بلکہ غالب امکان ہے کہ جوہری ہتھیار بھی استعمال ہوں گے۔ جوہری جنگ کے ہولناک نتائج ناقابلِ بیان ہیں اور یہ ہماری آنے والی نسلوں تک محسوس کئے جاتے رہیں گے۔ لہٰذا میں اس ملک کی تمام بااثر شخصیات سے، خواہ وہ سیاستدان ہوں، اہم شخصیت ہوں یا مفکر ہوں، سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اس بات کو سمجھیں اور چونکہ آسٹریلیا بھی دنیا کے اہم ممالک میں سے ایک ہے اسلئے انہیں چاہئے کہ اس موجودہ بدامنی اور ناانصافی کی فضا کو امن اور مفاہمت کے ماحول میں تبدیل کرنے کے لئے اپنے اپنے کردار ادا کریں۔ کاش کہ ایسا ہو کہ آنے والی نسلیں آپ کا شکریہ ادا کرنے والی اور آپ کے لئے دعا کرنے والی ہوں، نہ کہ آپ کے چھوڑے ہوئے اثاثہ کی وجہ سے آپ پر ملامت کرنے والی اور برا بھلا کہنے والی ہوں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ وقت نکال کر اور کوشش کر کے اس پروگرام میں شامل ہوئے اور میری باتیں سنیں۔

اللہ آپ سب پر اپنا فضل کرے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

......☆☆☆......

جونہی حضور انور نے اپنا خطاب ختم فرمایا تمام مہمان کھڑے ہو کر کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 55 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

....

ابھی کھانا شروع نہیں ہوا تھا کہ ایک آسٹریلین مہمان John Bellavance صاحب جو انٹرنیشنل پیس فیڈریشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مصافحہ کی سعادت پانے کے دوران حضور انور کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

ڈنر کے بعد باری باری تمام مہمان حضور انور سے ملے اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ افراد بھی حضور انور سے ملنے کے لئے اپنی باری کے انتظار میں قطار میں کھڑے تھے۔ ہر ایک نے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ہر ایک سے گفتگو فرمائی۔ ہر ایک اس ملاقات کو اپنے لئے ایک سعادت سمجھتا تھا۔ بعضوں نے تو درخواست کر کے دو دو تین تین تصویریں بنوائیں۔

ممبران پارلیمنٹ اور میئرز نے درخواست کر کے ایک گروپ کی صورت میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

آرمی کے میجر جنرل Paul McLachlan صاحب نے تو دو تین مختلف جگہوں پر کھڑے ہوکر حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

ہر آنے والا مہمان حضور انور کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوا اور ہر ایک حضور انور کی شخصیت سے اور حضور انور کے خطاب سے انتہائی متأثر ہوا۔

اس پروگرام کے بعد قریباً دس بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور دس بج کر 45منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس احمدیہ سینٹر میلبورن پہنچے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

....

تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات

اس استقبالیہ تقریب میں آنے والے مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

❁......**ممبر پارلیمنٹ Judith Graley نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** خلیفۃ المسیح نے آج جو پیغام دیا ہے وہ مذہب سے بالا ہے۔ وہ انسانیت کا پیغام ہے۔ ہمیں سب کو اب یہی پیغام اپنانا ہے۔ امن، انصاف، رواداری اور خدمت انسانیت ایسی خوبیاں ہیں جو خلیفۃ المسیح نے آج بتائی ہیں۔ ہم نے انہی خوبیوں کو لے کر چلنا ہے۔ میں اس بات کو جانتی ہوں کہ احمدی عورتیں اس پیغام کو نہ صرف آگے پہنچا رہی ہیں بلکہ عملی طور پر اس پر عمل کر رہی ہیں۔ میں تو یہی جانتی ہوں کہ احمدی بچے بااخلاق، تعلیمیافتہ اور انتہائی مؤدب ہوتے ہیں۔ پس ہمیں سب کو یہی خوبیاں اپنانی ہیں۔

❁......**آرمی چیف کے نمائندہ میجر جنرل Paul McLachian نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:** آج میں آرمی چیف لیفٹیننٹ جنرل David Morrison کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ میرے لئے یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں۔ حضور انور کا خطاب بہت متأثر کن تھا اور آپ نے موجودہ صورتحال کا انتہائی گہرا جائزہ پیش کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا کردار اور روایات، آسٹریلین ویلیوز (Australian Values) کے قریب ہیں۔ اور جماعت کا یہ نعرہ کہ ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' ایک ایسا پیغام ہے کہ آج ہر کسی کو اس پیغام سے چمٹ جانا چاہیے۔ یہی امن کی ضمانت ہے۔

❁...... **Pam Mamouney(Casey Multifaith Network) نے کہا:** مجھے آج کا پروگرام بیحد پسند آیا ہے۔ حضور انور کے خطاب نے انتہائی متأثر کیا ہے۔ حضور انور کا خطاب سن کر آج مجھے علم ہوا ہے کہ خلیفۃ المسیح کیوں ایک عالمی امن کے سفیر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ کاش مسلمانوں کے باقی لیڈر بھی ایسے ہی ہوتے تو آج دنیا میں امن ہی امن ہوتا۔

❁......**Tony Holland(کونسلر آف سٹی Knox) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:** خلیفۃ المسیح کا خطاب متأثر کن حد تک خوبصورت تھا آپ نے دنیا کے مسائل کا حل پیش کر دیا ہے اور آئندہ خطرات سے آگاہ بھی کیا ہے۔ اس خطاب نے تو مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔

❁......**31 Channel کے نمائندہ Norm Curry نے کہا:** آج کی شام ایک متأثر کن شام تھی۔ حضور انور کو دیکھ کر یوں لگ رہا تھا کہ جیسے آج میلبورن میں امن اتر آیا ہے۔ ہر طرف امن وسکون اور مسکراہٹیں تھیں۔ مجھے یہ برملا کہنا پڑ رہا ہے کہ ساری جماعت احمدیہ ہی متأثر کن ہے۔

❁......**Murray Lobley(چرچ آف Jesus Christ) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضور کا خطاب بہت ہی شاندار تھا اور اثر کرنے والا تھا۔ آج کی تقریر سن کر مجھے جو احساس سب سے زیادہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ حضور انور ایک عالمی شخصیت ہیں جو ساری دنیا میں امن کی تعلیم عام کر رہے ہیں اور جس انداز سے حضور نے امن کی بات کو انتہائی عام فہم الفاظ میں بیان کیا ہے ہر آسٹریلین اس کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ آج اس ہال میں موجود ہر شخص کے دل کی یہی آواز تھی کہ امن کے قیام کے لئے محبت ہی واحد راستہ ہے اور بہت ہی اچھا ہو کہ آج ہم حضور انور کا یہ پیغام اپنے ساتھ اپنی اپنی کمیونٹیز میں لے جائیں۔

❁......**ایک مہمان نے کہا کہ:** میں اور میری بیوی گزشتہ اٹھارہ سال سے سچ کی تلاش میں ہیں اور آج رات جو ہم نے سنا وہ سچ کے سوا کچھ نہ تھا۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب ایک مکمل پیغام تھا۔ اب صرف ایک ہی بات ہے کہ ہم سب کو اس پر عمل کرنا چاہیے اور اِس پیغام کو اپنے دلوں میں سجا لینا چاہیے۔ خلیفۃ المسیح نے صرف یہ نہیں بتایا کہ امن کیسے قائم ہو سکتا ہے بلکہ یہ بھی بتایا کہ اگر امن قائم نہ ہوا تو پھر کیا ہو سکتا ہے۔ آج جب میں نے حضور سے ہاتھ ملایا اور ان کی آنکھوں میں دیکھا تو میری ایسی کیفیت ہوگئی کہ میں کچھ نہ کہہ سکا۔ یہ لمحہ میری زندگی کا ایک بہت ہی خاص موقع تھا۔

❁......**Margaret Coffey جرنلسٹ ABC چینل نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:** آج کا پروگرام انتہائی شاندار تھا۔ آج ہم سب نے خلیفۃ المسیح کی فراست سے بھرپور حصّہ لیا۔ حضور کی تقریب نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور آپ واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح اس موجودہ صورتحال سے کس قدر فکر مند ہیں اور یہ فکر اُن کے الفاظ میں چھپی ہوئی تھی۔

❁......**ABC ریڈیو چینل کی ایک نمائندہ Margaret Coffey نے کہا:** آج حضور انور کا خطاب انتہائی نپا تُلا، متوازن اور منصفانہ اور حقیقت پر مبنی تھا۔ یہ ایک رہنما کی تقریر تھی۔ یہ ایک نہایت باشعور اور بااُصول تقریر تھی۔ اس خطاب نے ہمارے ذہنوں کو کھول دیا ہے۔

❁......**Mr.Michael (ڈپٹی ڈائریکٹر سینٹر فار ڈائیلاگ (Trobe University) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:** آج ایک زبردست موقع تھا۔ میں نے خلیفۃ المسیح کی زبان سے ایک بہت ہی پیارا امن کا پیغام سنا اور ایک بہت ہی اچھے عالمی رہنما سے سنا۔ آج اس ہال کا ماحول جہاں ہم سب بیٹھے تھے یوں لگ رہا تھا کہ یہ ایک خوبصورت دنیا ہے جو ہم سب کی ہے اور اس میں اب صرف امن کے لئے ہی جگہ ہے اور نفرت کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

❁......**Metropolitan فائر بریگیڈ کے ایک سینئر آفیسر "Donna Wheatley" نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:** خلیفۃ المسیح کی تقریر نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر اور اُس میں بیان کی گئی باتیں ایسی ہیں جسے ہر انسان کا ذہن قبول کرتا ہے اور اب ہم نے حضور انور کا آج کا خطاب آگے پھیلانا ہے۔ یہ ساری تقریر ہی امن اور محبت کی تقریر تھی۔

❁......**ممبر پارلیمنٹ Hon. Maria Vamvakinou نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** خلیفۃ المسیح کا آج کا خطاب نہایت اہم تھا۔ آپ امن کے علمبردار انسان ہیں جو عالمی امن کے قیام میں نہایت مخلص ہیں اور خلیفۃ المسیح کی آمد ہمارے ملک آسٹریلیا کے لئے نہایت اہم ہے جو کہ ایک عالمی شخصیت ہیں اور آج آپ کے خطاب نے ہماری آنکھیں کھولی ہیں۔

❁......**ایک مہمان خاتون Adrienne Green نے کہا:** مَیں بہت فخر محسوس کر رہی ہوں کہ آج مَیں نے ایک شاندار تقریب میں شمولیت کی۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سحر انگیز تھا اور مجھے ان کے درد اور تکلیف نے بہت متأثر کیا ہے جو انہیں دنیا میں امن کے قیام کے بارہ میں ہے۔ میں آج برملا یہ بات کہتی ہوں کہ مجھے آپ کی اقدار سے بہت محبّت ہے اور میں خواہش کرتی ہوں کہ میرے ملک آسٹریلیا کے لوگ اِن اقدار کو زیادہ مضبوطی کے ساتھ اپنائیں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ ضرور اپنا پیغام سب لوگوں تک پہنچائیں۔ یہ ایک ایسا زبردست پیغام ہے جو کہ نہایت ہی اہم ہے آپ ضرور اسے جلد پہنچائیں۔ ہمیں اِس کی ضرورت ہے۔ (پھر کہنے لگیں کہ مجھے معاف کیجئے میں جذبات میں بہہ گئی ہوں اور میرے آنسو نکل آئے ہیں)

❁......**آسٹریلیا میں سیرالیون کمیونٹی کے ایک نمائندہ Mohamed Konneh نے کہا:** آج میں بہت ہی خوش ہوں کہ خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آسٹریلیا بہت ہی خوش قسمت ملک ہے کہ خلیفۃ المسیح یہاں آئے ہیں اور میری دعا ہے کہ خلیفۃ المسیح کی یہ برکت بار بار اس ملک کو ملے۔

❁......**کونسلر آف Knox سٹی Collin Ross نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:** آج حضور انور کا خطاب انتہائی مؤثر تھا۔ آج حضور کے خطاب سے ایک بات واضح ہوگئی ہے کہ آپ اُسی بات کا پرچار کرتے ہیں جو کہ حقیقت میں آپ کا مذہب ہے یعنی امن وسلامتی کا مذہب۔ خلیفۃ المسیح نے بالکل درست فرمایا کہ امن کے راستہ سے مسائل کا حل ہی درحقیقت امن کا قیام ہے۔ ہمارے اس ملک آسٹریلیا کی تاریخ دو سو سال پرانی ہے۔ یعنی Aboriginal جو اس زمین کے اصل مالک ہیں کے علاوہ باہر سے آنے والے افراد تو دو سو سال قبل ہی یہاں آئے۔ آج ایک مذہبی لیڈر کو اتنا خوبصورت اور عظیم پیغام دیتے دیکھ کر ایسا لگا ہے کہ آسٹریلیا میں تازہ ہوا کا ایک جھونکا آیا ہے۔ آج یہاں جو مختلف کمیونٹیز کے اور مختلف شعبوں اور آرگنائزیشن کے لوگ آئے ہیں وہ ظاہر کرتا ہے کہ احمدیہ جماعت ایک ایسی جماعت ہے جس کے دروازے ہر ایک مذہب کے لئے اور قومیت کے لئے کھلے ہیں۔ یہی بات میں نے اپنی بیوی سے کہی تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد کے دلوں کی پُرخلوص محبت، ان کے چہروں اور جذبات سے جھلکتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ احمدیہ کمیونٹی اور زیادہ باہر نکلے اور بہت سے لوگوں کو اپنا امن اور محبت کا پیغام پہنچادے۔

❁......**بیلجیم کے کونسل جنرل Geoff Polard نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:** خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت ہی اہم، مثبت اور مؤثر تھا۔ عالمی امن کے لئے ہم سب کو باہم مل کر کام کرنا ہوگا۔ جس طرح آج مجھ جیسا ایک غیر مسلم، ایک مسلمان پروگرام میں شامل ہوا ہے تو اس طرح ہم سب ایک دوسرے کے قریب آسکتے ہیں۔ جب میں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں انٹرنیٹ پر ریسرچ کی تو مجھے پتہ چلا کہ یہ احمدی مسلمان باقی تمام مسلمانوں کی نسبت سب سے زیادہ امن کے خواہاں ہیں اور خاص طور پر عالمی معاملات میں امن کے خواہاں ہیں۔ اور میں نے ویب سائیٹ پر سارے احمدیہ مواد کو بہت ہی لطف اندوز ہوکر پڑھا۔

❁......**مہمانوں میں سے ایک محترمہ Ingra Peulich تھیں۔ یہ ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔ ان کا تعلق بوزنیا سے ہے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:** ''عزت مآب خلیفہ کیا ہی پیارے، عظیم اور مشفق وجود ہیں۔ ہم نے صرف دنیا کے معاملات پر ہی بات نہیں کی بلکہ مجھے یہ سعادت بھی ملی کہ مَیں آپ سے آپ کی فیملی اور نواسے نواسیوں، پوتے پوتیوں کے بارے میں دریافت کروں۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ seafood پسند کرتے ہیں۔ میں خواہش ہی کرسکتی ہوں کہ اس استقبالیہ کا انعقاد میلبورن کے کسی اچھے seafood ریسٹورانٹ میں کیا جاتا تاکہ حضور کھانے سے بھی لطف اندوز ہوتے۔ بہرحال میں اس بات کا ارادہ رکھتی ہوں کہ حضور دوبارہ وکٹوریہ تشریف لائیں تاکہ میں اور دیگر ممبرانِ پارلیمنٹ ان کی مہمانوازی کریں اور انہیں درخواست کریں کہ وہ ہمیں براہِ راست خطاب کریں۔

❁......**اس تقریب میں ایک خاتون فائر آفیسر بھی موجود تھیں۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:** لندن سے اتنا لمبا سفر اختیار کرکے آسٹریلیا آنے کا کوئی مقصد نہیں بنتا اگر اصل صورتِ حال اور سچائی نہ بتائی جائے۔ حضور نے بالکل سچ کہا کہ دنیا کو اس وقت حقیقی خطرہ لاحق ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ دنیا اس پیغام کو سنے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ میلبورن کی یہ خوش قسمتی ہے کہ یہاں اتنی اعلیٰ پایہ کی شخصیت تشریف لائی ہیں۔ یہ بہت واضح ہے کہ احمدی اپنے خلیفہ سے کتنی محبت کرتے ہیں۔

❁......**شاملینِ تقریب میں ایک پاکستانی تجزیہ کار راشد سلطان صاحب بھی موجود تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** ''حضور کا خطاب ہر لحاظ سے مکمل تھا۔ کاش کہ آپ کچھ دیر اور کلام کرتے رہتے۔ آپ کے خطاب کا لُبّ لُباب یہ تھا کہ دنیا میں انصاف کی پامالی کے باعث امن نہیں ہے۔ یہ ایک زبردست تجزیہ تھا۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اس پروگرام کا جو وقار تھا، میں نے کسی اور تقریب میں کبھی نہیں دیکھا۔''

❁......**اس استقبالیہ تقریب میں صومالیہ کے کونسل جنرل بھی موجود تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا:** ''خطاب ذہنوں کو جِلا بخشنے والا تھا۔ میں نے ایک ایک لفظ انہماک سے سنا۔''

❁......**کویت کے غالب جابر صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:** ''میں حضور کے عرب سپرنگ کے بارے میں تجزیہ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ خطاب کے دوران کافی نڈر لگے لیکن جو کچھ بھی آپ نے کہا وہ بالکل سچائی پر مبنی تھا۔ میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تجزیہ اس قدر مکمل اور واضح ہوگا۔''

❁......**اس تقریب میں بہائی مذہب سے تعلق رکھنے والے Murray Davies بھی تھے۔ یہ صاحب انٹر فیتھ کونسل کے سربراہ ہیں۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا:** ''یہ انتہائی مناسبِ حال تقریر تھی۔ آپ کی تقریر نے مذاکرات کی اہمیت اجاگر کی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی پیغام آپ دینا چاہتے تھے کیونکہ ہم سب خدا کی مخلوق ہیں، ہمیں ایک دوسرے سے باہمی احترام سے پیش آنا چاہئے۔''

❁......**ایک سیکنڈری سکول کے پرنسپل Roger Page بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** ''کیا زبردست پروگرام تھا۔ یہ حیران کن تھا کہ جہاں باقی مسلمان دنیا الگ الگ اور بٹی ہوئی ہے، وہاں آپ کی جماعت اس قدر متحد اور یکجا ہے۔ عزت مآب جو امن کا پیغام دینا چاہتے ہیں وہ بہت شاندار ہے، تاہم آج کی دنیا میں اس پیغام کو پہنچانا ایک مشکل امر ہے۔''

ان سے کہا گیا کہ ہم خلافت کے باعث ہی متحد ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ وہ اس حقیقت کو پہلے ہی جان چکے ہیں کہ اس اتحاد کی وجہ خلافت ہی ہے۔

❁......**آسٹریلیا کے قدیمی قبائل سے تعلق رکھنے والی**

Karen نامی ایک Aborigine خاتون بھی اس پروگرام میں شامل تھیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: ’’ مجھے یہ خطاب بہت اچھا لگا۔ جس طرح انہوں نے دنیا کے گلوبل ویلیج ہونے کے بارے میں بات کی، مجھے بہت اچھا لگا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ میں نے دنیا کی اس انداز میں منظر کشی سنی ہے، جو بالکل حقیقت پر مبنی ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آج تک اپنی زندگی میں ایسے پروگرام میں شرکت نہیں کی۔ یہ میرے لئے بہت خوشی کا باعث تھا۔‘‘

اسی خاتون کا بیٹا Callum بھی اس تقریب میں موجود تھا۔ اس نے کہا: ’’ آج کی شام مجھے بہت اچھی لگی۔ میں بہت خوش ہوں کہ میں یہاں آیا۔ مجھے آپ کا انداز بہت اچھا لگا جب آپ نے دنیا کے مختلف علاقوں میں آنے والے معاشی بحران کے بارے میں بات کی اور بڑا واضح کہا کہ امریکہ بھی اس سے متاثر ہے۔ جس طرح آپ نے معاشی بحران کا تعلق دنیا کے امن سے جوڑا وہ بہت خوب تھا۔ مجھے مدعو کرنے کا بہت بہت شکریہ۔‘‘

❁......**انٹرنیشنل پیس فیڈریشن سے تعلق رکھنے والے John Bellavance بھی اس موقع پر موجود تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:** ’’ عزت مآب امن کے شہزادے ہیں۔ ہمارے ادارہ کی یہ خواہش ہے کہ آپ ہمارے پروگراموں پر آکر خطاب کریں۔ ہم آپ کے سفری اخراجات بھی برداشت کریں گے اور ایسی عزت بخشیں گے جیسے آپ کی سطح کے سربراہ کو دی جانی چاہئے۔ آپ کی تمام مہمانوازی ہمارے ذمہ ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ اقوامِ متحدہ میں بھی آپ کا خطاب ہونا چاہئے۔‘‘

❁......**Tracey Florence بھی اس تقریب میں موجود تھیں۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** ’’ جو کچھ بھی حضور نے کہا، میں بعینہٖ اس پر یقین رکھتی ہوں اور اسی پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ میرے اور حضور کے نظریہ میں کوئی فرق نہیں۔ میں پہلے ہی کوشاں رہتی ہوں کہ اچھائی پر قائم رہوں اور پُر امن زندگی گزاروں اور اب میں پہلے سے بھی بڑھ کر کوشش کروں گی۔‘‘

❁......**ایک مہمان Pamela Englander نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:** ’’ حضور کے الفاظ ابدی سچائیوں پر مبنی تھے۔ آپ کا پیغام ہر ایک کے لئے تھا۔‘‘

❁......**ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:** ’’ احمدیہ امام کو دیکھ کر بذات خود امن کا تصوّر پیدا ہوتا ہے جو کہ میں نے میلبورن میں دیکھا۔‘‘

❁......**ایک مہمان نے کہا:** ’’ مجھے آپ کی اخلاقی اقدار پسند آئی ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ تمام آسٹریلینز ان اقدار کو اپنائیں گے۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** ’’ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ یہ الفاظ دانشمندی سے پُر تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی دانشمندی سے دنیا امن کے لئے ایک بہترین جگہ بن سکتی ہے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے اس تقریب میں شامل ہونے والے ہر شخص پر بہت گہرا اثر چھوڑا۔ اور ہر کوئی اس بات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکا کہ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا ہے وہی دنیا کے لئے امن کی ضمانت ہے۔ اگر آج کوئی وجود دنیا کے موجودہ حالات میں قریہ قریہ، ملک ملک امن کے لئے کوشاں ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہیں اور آج دنیا کا امن جماعت احمدیہ سے ہی وابستہ ہے۔

12 اکتوبر بروز ہفتہ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 35 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور بیرونی ممالک سے آنے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا اور اپنے دست مبارک سے ارشادات فرمائے۔

رائل Botanic گارڈنز کی سیر

آج جماعت میلبورن (Melbourne) نے میلبورن کے گردونواح کے علاقہ میں بعض مقامات کے وزٹ کا پروگرام بنایا تھا۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور بارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Royal Botanic Gardens تشریف آوری ہوئی۔ اور حضور انور نے قریباً ایک گھنٹہ اس باغ کی پیدل سیر کی۔ اس باغ کی خصوصیت یہ ہے کہ برّ اعظم آسٹریلیا کے جس جس علاقے میں جو بھی درخت، پودا اور پھول وغیرہ پائے جاتے ہیں وہ سارے اس باغ میں لگائے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ باغ قسم ہا قسم کے درختوں اور رنگا رنگ کے خوبصورت اور دلکش پودوں اور پھولوں سے سجا ہوا ہے۔ اس باغ میں مختلف جگہوں پر قدرتی جھیلیں بھی بنائی گئی ہیں اور آسٹریلیا کے مختلف علاقوں کے پہاڑوں سے بعض بڑے بڑے پتھر کاٹ کر رکھے گئے ہیں جن سے اس باغ کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا ہے۔

اس باغ کا قیام 1910ء میں عمل میں آیا تھا۔ اس میں مجموعی طور پر 170 اقسام پر مشتمل ایک لاکھ 70 ہزار مختلف پودے ہیں۔ جنگلوں، میں، پہاڑی علاقوں میں اور صحرائی علاقوں میں جو بھی پودے اُگتے ہیں وہ سب اس باغ میں لا کر اُگائے گئے ہیں۔

پروگرام کے مطابق نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام اِسی باغ کے ایک ہال کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

ماؤنٹ Dandenong کی سیر

بعد ازاں ایک پُر فضا پہاڑی مقام "Skyhigh Mount Dandenong" کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں ایک جگہ رک کر ایک ریسٹورنٹ "The Hillz Kitchen" میں دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔ بعد ازاں آگے روانگی ہوئی اور چار بج کر پچاس منٹ پر Mount Dandenong پہنچے۔ یہ ایک بلند مقام ہے اور یہاں سے بخوبی میلبورن شہر اور اس کی بلند وبالا عمارتوں کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ قریباً 25 منٹ قیام فرمایا اور مختلف مقامات سے خوبصورت نظاروں کا مشاہدہ کیا اور ویڈیو بھی بنائی۔

بعد ازاں پانچ بج کر بیس منٹ پر یہاں سے روانہ ہو کر پانچ بج کر چالیس منٹ پر "Dandenong Ranges National Park" آمد ہوئی۔

آسٹریلیا میں سفید رنگ اور زرد کلغی والا طوطا پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف رنگوں کے حسین اور خوبصورت امتزاج پر مشتمل طوطوں کی کئی اقسام ہیں جو آسٹریلیا میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ یہ نیشنل پارک انہی طوطوں کا مسکن ہے۔ ان طوطوں کو دانہ کھانے کے لئے ایک مخصوص جگہ بنائی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان پرندوں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے Sunflower (سورج مکھی) کے بیج کھلائے۔ یہ مختلف رنگا رنگ کے طوطے حضور انور کے قریب آتے اور حضور انور کی کلائی پر بیٹھتے اور حضور انور کی ہتھیلی میں رکھے ہوئے بیج کھاتے۔ حضور انور انہیں بلاتے تو کلائی پر آکر بیٹھ جاتے اور بیج کھانا شروع کر دیتے۔ قریباً نصف گھنٹہ تک اس پارک میں بسیرا کرنے والے ان پرندوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقتوں سے خوب حصہ پایا۔

پھر یہاں سے واپس ’’احمدیہ سینٹر میلبورن‘‘ کے لئے روانگی ہوئی اور سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدیہ سینٹر تشریف آوری ہوئی اور حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں میلبورن کے واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مباہل احمد نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم ابراہیم سعید نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم مصطفیٰ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی: ’’اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَھُمْ‘‘۔ اور عزیزم مصطفیٰ احمد نے اس کا ترجمہ پیش کیا کہ اپنے بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ اور ان کی بہترین تربیت کرو۔

بعد ازاں عزیزم ریحان احمد مجوکہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

اک نہ اک دن پیش ہوگا تُو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

خوش الحانی سے پیش کی۔

اس کے بعد عزیزم ایقان سفیر احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’انسان جب اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اور ساری راحت اور لذّت اللہ تعالیٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچھ شک نہیں دن یا بھی اُس کے پاس آجاتی ہے مگر راحت کے طریق اَور ہو جائیں گے۔ وہ دنیا اور اس کی راحتوں میں کوئی لذّت اور راحت نہیں پاتا۔ اسی طرح پر انبیاء اور اولیاء کے قدموں پر دنیا کو لا کر ڈال دیا گیا ہے مگ ان کو دنیا کا کوئی مزا نہیں آیا کیونکہ اُن کا رُخ اور طرف تھا۔ یہی قانون قدرت ہے۔ جب انسان دنیا کی لذّت چاہتا ہے تو وہ لذّت اُسے نہیں ملتی۔ لیکن جب خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر دنیا کی لذّت کو چھوڑتا ہے اور اُس کی آرزو اور خواہش باقی نہیں رہتی تو دنیا ملتی ہے مگر اس کی لذّت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے۔ اس کو بھولنا نہیں چاہئے۔ خدایابی کے ساتھ دنیا یابی وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا اُسے تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور ایسے طور پر اُسے رزق دے گا کہ اُسے علم بھی نہ ہوگا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے اور اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا کفیل ہو۔ لیکن یہ بات جیسا کہ خود اُس نے فرمایا تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی امر اس کے ساتھ نہیں بتایا کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں کی علامات میں سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ دنیا سے طبعی نفرت کرتے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راحت اُسے مل جاوے۔ وہ یہ راہ اختیار کرے۔ اگر اس راہ کو تو چھوڑتا ہے اور اَور راہیں اختیار کرتا ہے تو پھر ٹکریں مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ بہت سے لوگ ہوں گے جن کو نصیحت بُری لگے گی اور وہ ہنسی کریں گے لیکن وہ یاد رکھیں کہ آخر ایک وقت آجائے گا کہ وہ ان باتوں کی حقیقت کو سمجھیں گے اور پھر بول اٹھیں گے کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی۔ لیکن اُس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دے گا۔ اصل موقع ہاتھ سے نکل جائے گا اور پیغام موت کا آجائے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 195)

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو اقتباس پڑھا گیا ہے اس کا خلاصہ بتاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ تعلق سے ہی خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے اور خدا ملتا ہے اور جب خدا مل گیا تو پھر دین بھی ملا اور ساتھ دنیا بھی ملی۔ لیکن جو صرف دنیا کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ان کو نہ دین ملتا ہے اور نہ دنیا ملتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک شعر بھی ہے:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

حضور انور نے فرمایا کہ جو پڑھائی مکمل کر چکے ہیں کیا انہوں نے لکھ کر دے دیا ہے اور اپنے آپ کو وقف کر کے خدمت کے لئے پیش کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب آپ نے اپنی پوری زندگی وقف کی ہے تو پھر وقف یہ ہے کہ جہاں ہم بھجوانا چاہیں گے، بھجوائیں گے۔

واقفین نو کے ساتھ مجلس سوال وجواب

حضور انور نے ازراہ شفقت واقفین نَو، نوجوانوں اور بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁......**ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا حضور انور خطبہ جمعہ خود تیار کرتے ہیں؟** اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں خود تیار کرتا ہوں اور حوالے بھی خود ہی نکالتا ہوں۔ اگر حوالے پرنٹ یا ٹائپ کرنے کی ضرورت ہو تو پھر باقاعدہ اپنے دفتر کو حوالہ کا صفحہ اور ریفرنس اور کتاب کا نام بتاتا ہوں کہ یہ یہ حوالہ ٹائپ کر کے یا فوٹو کاپی کر کے دے دیں۔

❁......**ایک واقف نو نے عرض کیا کہ Ph.D. کا پروگرام ہے۔** اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب Ph.D. کر لیں تو پھر بتائیں اور اپنے آپ کو پیش کریں۔ پھر ہماری مرضی ہوگی جہاں چاہیں گے خدمت لیں گے یا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ باقاعدہ وقف میں ہیں لیکن فی الحال اپنا کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دو ہی صورتیں ہیں۔ واقفین نَو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو باقاعدہ وقف کر کے خدمت کے لئے پیش کریں گے اور پھر وہ باقاعدہ وقف زندگی ہو جائیں گے اور دوسری صورت یہ ہے کہ جو اپنے آپ کو پیش نہیں کریں گے اور خود ہی کوئی کام شروع کر لیں گے تو وہ وقف نو سے فارغ ہو جائیں گے اور ان کا وقف ختم ہو جائے گا۔

❁......**ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا ہم فاسٹ فوڈ (Fast Food) جو میکڈونلڈ یا اس طرح کے ریسٹورنٹ میں ہوتا ہے استعمال کر سکتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ان جگہوں پر ایک ہی تیل (Oil) میں چکن، فِش اور سؤر وغیرہ فرائی کرتے ہیں۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ایک ہی تیل میں

یہ سب چیزیں تو فرائی نہیں کی جارہیں۔ تو اگر ایسا ہے تو اِس صورت میں نہیں کھانا چاہئے۔ بہرحال ایسی چیزوں سے بچنا ہی بہتر ہے۔ حضور انور نے فرمایا: کوئی اضطراری کیفیت تو نہیں ہے۔ نہ کھاؤ اور احتیاط کرو۔

حضور انور نے فرمایا: اگر انہیں کہا جائے کہ علیحدہ تیل میں تیار کر کے دو تو وہ تیار کر دیتے ہیں۔

❁...... **تبلیغ کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا** کہ مَیں نے دس فیصد آبادی کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کی ہدایت کی ہوئی ہے کہ کم از کم لیف لیٹس کی تقسیم سے ملک کی دس فیصد آبادی تک پیغام پہنچ جائے۔ اب میلبورن کی آبادی چار ملین ہے۔ کم از کم اس کے دس فیصد تک تو احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آسٹریلیا کا ایک جزیرہ تسمانیہ ہے وہاں جائیں اور پیغام پہنچائیں اور تبلیغ کریں اور لمبا قیام کریں۔ چند دن کے قیام سے تو کچھ نہیں ہوتا۔ یہاں کے لوگ مذہب کی طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں۔ تسمانیہ میں ہمارے خدام کو وقف عارضی کر کے جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جرمنی کے خدام نے ڈیڑھ ملین کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے ہیں۔ آپ کو بھی تبلیغ کے میدان میں بہت محنت کرنی ہوگی۔

❁...... **فیس بُک (Face Book) کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** کہ ''الاسلام'' ویب سائٹ پر جو فیس بُک موجود ہے وہ تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ اپنی ذاتی فیس بُک بنا کر استعمال کی جائے اس کی اجازت نہیں ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ بنانا چاہتی ہے اور پھر مکمل طور پر خود کنٹرول کرسکتی ہے، نگرانی رکھ سکتی ہے تو پھر اجازت دی جاسکتی ہے۔ لیکن جو خدام ابھی میچور (Mature) نہیں ہوں گے تو ان سے اس کے استعمال میں غلطیاں ہوسکتی ہیں اور اس کا غلط استعمال ہوسکتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ''الاسلام'' کی ہی فیس بُک استعمال کریں۔

❁...... **لیف لیٹس کی تیاری کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** آجکل دنیا مذہب سے دُور جارہی ہے۔ جو شخص خدا کو نہیں مانتا تو اس کو مذہب سے کیا غرض ہوگی۔ تو ایسے لوگوں کے لئے ایسا لیف لیٹ ہو اور ایسا پیغام ہو کہ انہیں پہلے خدا کے بارہ میں بتایا جائے۔ پہلے انہیں خدا کا قائل کیا جائے تو ایسا لیف لیٹ بناؤ کہ اسے پہلے خدا کا قائل کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیلجیم میں ایک انڈونیشین دوست نے بیعت کی تھی۔ وہ خدا کے قائل نہیں تھے۔ وہاں ہمارے مبلغ سے اس سلسلہ میں ان کی کافی بحث ہوئی۔ بالآخر ان کو خدا پر یقین آگیا اور اس بات پر ایمان لے آئے کہ خدا ہے۔ جب خدا کو مان لیا تو کہنے لگے اب مذہب کو ماننا بھی ضروری ہے تو مبلغ کو کہنے لگے کہ چونکہ تم نے مجھے خدا کی ہستی کا قائل کیا ہے اس لئے مَیں آپ کی جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے احمدیت قبول کی۔ اس کی بیوی بیلجین تھی۔

❁...... **ایک نوجوان نے سوال کیا کہ بعد لوگ جو خدا کو نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ اگر ہر چیز کو کوئی بنانے والا ہے، پیدا کرنے والا تو پھر جو پیدا کرنے والا، بنانے والا ہے اس کو بھی تو کسی نے بنایا ہے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اربوں سال لگے ہیں ہماری اس زمین کو بننے میں۔ کسی نہ کسی وجود کو تو ماننا پڑے گا جس نے یہ سب کچھ بنایا اور خود اُس کو کسی نے نہیں بنایا۔ کہیں نہ کہیں جا کر تو رُکو گے۔ جہاں بھی رُکو گے وہی ہمارا خدا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی کتاب ''ہمارا خدا'' پڑھیں۔ اس کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے ایک بڑی دلیل دعا کی قبولیت کی ہے کہ مَیں نے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے قبول کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک عورت نے ایک دوسری لڑکی سے جو خدا کی قائل نہیں تھی، یہ کہا کہ اگر تم نے یونیورسٹی میں جا کر امتحان دینا ہے اور تم امتحان کے لئے جارہی ہو۔ راستہ میں کوئی روک پڑ جائے۔ تاخیر ہو رہی ہو اور وقت پر پہنچنا مشکل لگ رہا ہو تو پھر ایسی صورت میں تم کیا کرو گی۔ اس پر اُس لڑکی نے جواب دیا کہ مَیں Hope (امید) رکھوں گی۔ تو اس پر اُس عورت نے اُسے جواب دیا آخر تم کسی نہ کسی وجود سے ہی Hope (امید) رکھو گی۔ پس جس سے تم Hope رکھو گی وہی خدا ہے۔ اس پر اُس بچی نے کہا کہ پھر مَیں سوچوں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge and Truth" ہے اس کا پانچواں چھٹا باب پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک دہریہ کو خدا کے وجود کا قائل کرنے کے لئے دلیل دینے کے لئے جب تک آپ کا اپنا تجربہ نہیں ہوگا۔ آپ اس کو قائل نہیں کر سکتے۔

❁...... **ایک نوجوان طالبعلم کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا** کہ ''احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن'' یہاں قائم کرنی چاہئے۔ خدام الاحمدیہ میں جو ''مہتمم امور طلباء'' ہے وہ اس کا انچارج ہوتا ہے۔ اس کے تحت ہونی چاہئے اور جماعت کا جو سیکرٹری تعلیم ہے۔ وہ اوپر سے اس کی نگرانی کرتا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں یہ قائم ہے۔ یہ ایسوسی ایشن تو بہت پرانی ہے۔ جب مَیں خود فیصل آباد یونیورسٹی میں پڑھتا تھا تو مَیں خود بھی اس کا وائس پریذیڈنٹ تھا۔ AMSA کے نام سے یہ مختلف ملکوں میں بنی ہوئی ہے۔ یہاں بھی بنائیں۔ جرمنی میں تو لڑکوں میں علیحدہ ہے اور لڑکیوں میں علیحدہ ہے۔ اب آپ بھی بنائیں۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** جو واقفین نو ہیں اور پندرہ سال کی عمر کے بعد وقف کر چکے ہیں اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ مزید تعلیم کے لئے کوئی بھی فیلڈ اختیار کرنے سے قبل مرکز سے دریافت کریں تو مرکز اُن کو بتائے گا کہ مرکز کو کس پروفیشن کی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے اس پروفیشن کے علاوہ کچھ کرنا ہے تو پھر آپ کو مرکز سے اجازت لینی پڑے گی اس کے بعد ہی کسی دوسری فیلڈ میں جاسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خواہ آپ واقف نو، واقف زندگی کسی بھی فیلڈ میں ہوں، آپ کے لئے ضروری ہے کہ پانچوں نمازیں ادا کرنے والے ہوں، باقاعدہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہوں۔ اور دین کا علم بھی رکھتے ہوں۔ مسلسل اپنے دینی علم میں اضافہ کرتے رہیں۔ خواہ آپ کی کوئی بھی فیلڈ ہو آپ کو دینی علم کے لحاظ سے تیار ہونا چاہئے۔

واقفین نو کی یہ کلاس آٹھ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

....

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد ''واقفات نو'' بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ضحیٰ سعید نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ باسمہ قدیر نے اور اردو ترجمہ عزیزہ ندا اسلمان نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ ثوبانہ کنول نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مَیں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کیا: جی حضور! ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے، جوش میں آ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا: دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہوجائیں۔

(بخاری۔ کتاب الادب، باب حقوق الوالدین)

اس حدیث کا انگریزی ترجمہ عزیزہ علینا احمد نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ فائزہ کلیم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھی۔

حضور انور نے انتظامیہ کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پروگرام میں ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں ہے۔ ملفوظات کی تیاری نہیں کروائی۔ جتنا وقت لڑکوں کا تھا اتنا ہی آپ کا تھا۔ لڑکوں نے کرلیا، آپ بھی کرلیتیں۔

❁......ایک واقفہ نو طالبہ نے عرض کیا کہ مَیں کامرس کر رہی ہوں اور میرا پروگرام Human Resources Management کا ہے۔ اس کے بعد آگے کیا کروں؟ حضور انور نے فرمایا کہ وقف کرنا ہے۔ آسٹریلیا چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟ اس پر بچی نے جواب دیا جہاں کے لئے حضور کہیں گے ہم چلے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نظموں میں چلے جاؤ گے یا واقعی چلے جاؤ گے؟ نظموں میں تو بہت پڑھتے ہو کہ یہ کردیں گے وہ کردیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لکھ کر بھیجو پھر بتاؤں گا کہ کیا کرنا ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور! اگر آپ کی بیٹی ہوتی اور وہ وقف نو میں ہوتی تو آپ اس کے لئے کیا پسند کرتے کہ وہ کس فیلڈ میں جائے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بیٹی تو ہے لیکن اُس وقت وقف نو تحریک نہیں تھی اس لئے وقف نو میں نہیں ہے۔ اور اس کے لئے مَیں کیا پسند کرتا؟ مَیں اس کی صحیح تربیت کرتا کہ وقف نو کیا چیز ہے تو اُسے خود اپنے لئے پسند کرنا چاہئے تھا کہ وہ کس طرح بہتر رنگ میں جماعت کی خدمت کرسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ باقی مَیں نے لڑکیوں کے لئے چھ سات مضامین بتائے ہوئے ہیں کہ ان میں سے انتخاب کرلو۔ ٹیچنگ اچھی ہے، میڈیسن اچھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو علم بڑے اچھے ہیں علم الادیان اور علم الاجسام۔ ایک دین کا اور دوسرا میڈیسن کا۔ تو میڈیسن میں جاسکتی ہیں۔ پھر Linguist عورتیں اچھی بن سکتی ہیں۔ زبانیں سیکھو اور لٹریچر کے تراجم کرو۔ پھر بعض لڑکیاں ریسرچ میں بھی جاتی ہیں، آرکیالوجی میں بھی گئی ہیں تو یا پھر دین کا علم سیکھو اور دین کا علم دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر ایک کا اپنا اپنا انتخاب ہوتا ہے کہ کس فیلڈ میں جانا ہے، کس طرف رجحان ہے؟ جتنا بھی فری ہینڈ ملتا ہے ہم وقف نو کو دیتے ہیں، کوئی زبردستی نہیں ہے۔ کبھی کسی پر کوئی زور زبردستی نہیں کیا۔ اسی لئے چھ سات مضامین دیئے ہوئے ہیں کہ جو چاہو انتخاب کرلو اور ان میں سے جس فیلڈ میں جانا چاہتی ہو چلی جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ میری کلاسوں کی رپورٹس پڑھا کرو اور سنا کرو اور میری مختلف ملکوں کی کلاسوں کی جو رپورٹس ہوتی ہیں انہیں پڑھ لیا کرو یا MTA پر سن لیا کرو تو ہر ایک کو پتہ لگ جائے گا۔ اپنے آپ کو MTA سے جوڑیں۔ کالج اور یونیورسٹی کے جو طلباء، طالبات ہیں ان سے بھی علیحدہ علیحدہ کلاسیں ہوتی ہیں۔ یہ بھی دیکھا کریں اور ضرور سنا کریں۔ میرے خطبات بھی سب ضرور سنا کریں۔ امسال شروع میں میرا خیال ہے اپریل میں شاید وقف نو کے بارہ میں خطبہ دیا تھا۔ وہ دیکھیں اور پڑھیں۔ پھر اسی طرح اس سال بھی اور پچھلے سال بھی مَیں نے یوکے میں وقف نو کے اجتماع پر جو ایڈریس کئے تھے وہ پڑھیں۔ یہ دونوں ایڈریس انگریزی میں تھے۔

❁......ایک واقفہ نو طالبہ نے عرض کیا کہ مَیں نے پاکستان سے B.A. کیا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہسٹری، اسلامیات مضامین ہوں گے اور انگریزی لازمی ہوتی ہے۔ اس پر لڑکی نے عرض کیا کہ ایسے ہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے علم میں ہے ایسے ہی ہوتا ہے۔ بس B.A. کرلو تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ ڈگری نہیں لی حالانکہ سوچ سمجھ کر کوئی مضمون، فیلڈ اختیار کرنی چاہئے۔ اب تم یہاں آگئی ہو تو انگلش میں داخلہ لو اور پہلے انگلش میں ڈپلومہ لو اور پھر ڈگری کرو اور پھر ہماری ترجمہ کرنے والی ٹیم میں شامل ہوجاؤ جو اردو سے انگریزی زبان میں ترجمہ کرتی ہے۔ تمہارے لئے مَیں یہی پسند کررہا ہوں کہ انگلش زبان سیکھو اور اتنی پالش کرو کہ Eloquent ہوجاؤ کہ اچھی طرح تراجم کرسکو۔

❁......ایک بچی نے عرض کیا کہ مَیں نے بھی پاکستان سے گریجوایشن کی ہوئی ہے۔ سائیکالوجی اور سوشیالوجی میرے مضامین تھے۔ ''اسلام آباد کالج فار گرلز'' سے پڑھی ہوں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بچی نے بتایا کہ انگلش میڈیم تھا۔ جس پر حضور انور نے فرمایا شکر ہے کچھ بہتر ہوا۔ بچی نے عرض کیا کہ اب مَیں اپنے میاں کے ساتھ آسٹریلیا میں ہوں اور میرے دو بچے بھی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگر ساتھ ساتھ پڑھائی کرسکتی ہو تو کرلو۔ پہلے اپنی انگریزی زبان پالش کرو، پھر سائیکالوجی Anthropology میں داخلہ مل جائے تو کرلو۔ بچی نے بتایا کہ مَیں نے انگلش کا کورس چھ ماہ کا کیا تھا۔ اب چلڈرن سروسز میں ڈپلومہ کر رہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے۔ چلڈرن سروسز میں بھی تو سائیکالوجی پڑھاتے ہیں۔ ٹھیک ہے یہ کرلو اور میرا خیال ہے کہ پھر ٹیچنگ میں چلی جاؤ۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کی زندگی میں کوئی ایسا موقع تھا جس سے حضور کو یہ لگا ہو کہ خدا تعالیٰ نے حضور کی فوراً مدد کی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: بڑے بڑے ایسے مواقع آئے ہیں جب خدا تعالیٰ نے فوراً مدد کی ہے۔

ایک دفعہ ایک میرا کام تھا جو مَیں نے اپنے والد سے کہنا تھا کہ وہ کردیں۔ لیکن مَیں نے ان سے کہا نہیں تھا کیونکہ میری عادت میں جھجک تھی کہ مانگوں گا نہیں اور پندرہ منٹ کا ٹائم تھا۔ اللہ میاں کو مَیں نے کہا یہ پندرہ منٹ ہیں اگر میرا کام ہوجائے تو مجھے ایمان تو پہلے ہی ہے اور بھی یقین ہوجائے گا۔ 12 منٹ گزر گئے، 13 منٹ گزر گئے، 14 منٹ گزر گئے اور پندرھویں منٹ میں میرے ابّا نے مجھے بلایا اور جو کام تھا، میرے دل میں جو خواہش تھی کہ پوری ہوجائے وہ ابّا نے پوری کردی۔ اسی طرح اَور بھی بہت سے موقعے ہیں۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا حضور کو میلبورن شہر (Melbourne) اچھا لگا؟ حضور انور نے فرمایا آپ نے جو یہاں اپنا سینٹر لیا ہے بہت خوبصورت جگہ لی ہے لیکن اس میں ابھی پلاننگ مزید بہتر ہوسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آج مَیں تھوڑے وقت کے لئے سیر کرنے گیا تھا۔ یہاں قریب ہی Botanical Garden دیکھا ہے۔ پھر وہ جو پہاڑی پر اونچی جگہ ہے۔ Dandenong اس کا نام ہے۔ وہاں میلبورن شہر کا نظارہ اچھا لگا۔ حضور انور نے فرمایا ہر جگہ اچھی ہوتی ہے۔ اگر تم لوگ اچھے ہو اور اچھی بن جاؤ تو چیزیں بھی اچھی ہو جائیں گی۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کیوں نظر نہیں آتا؟

اس سوال کا جوب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو ایک نور ہی نور ہے، وہ کس طرح نظر آسکتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی قدرتیں نظر آتی ہیں۔ جب تم دعا کرتی ہو اور وہ قبول ہوتی ہے تو دعا کی قبولیت میں خدا تعالیٰ کا نظر آنا ہی ہے۔ ابھی مَیں نے آپ کو بتایا ہے کہ مَیں نے اللہ میاں کو کہا کہ پندرہ منٹ ہیں اور مَیں چاہتا ہوں کہ اس میں میرا کام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے میری خواہش پوری کردی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جو ساری Creation ہے، پودے ہیں، Vegetation ہے اور آسٹریلیا تو Flora and Flova مشہور جگہ کہلاتی ہے تو یہ جو ساری چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ ویسے کہتے ہیں کہ پلانٹ کے اگر پتے نہ ہوں تو جو کلوروفِل ہے اس کے ساتھ پلانٹ کی زندگی بنتی ہے اور پتے ہوہیں اپنا رول play کررہے ہوتے ہیں۔ لیکن مَیں نے یہاں ایسے پودے بھی دیکھے ہیں کہ صرف ایک سٹک ہے اور وہی پتوں کا رول بھی ادا کررہی ہے اور اس سٹک کے اوپر ایک بہت بڑا خوبصورت سا رنگ برنگا پھول لگا ہوا ہے۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک قدرت ہی ہے۔...... ہر چیز جو اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اس کو غور سے دیکھو تو وہیں اللہ تعالیٰ نظر آتا ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب ہماری شادی ہوتی ہے تو ہمارے اوپر گھر، فیملی کی یا بچوں کی ذمہ داری آتی ہے، اُس وقت ہم اپنے وقف نو ہونے کا رول صحیح طریقے سے کیسے ادا کرسکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ پانچوں نمازیں فرض ہیں وہ پڑھو۔ اگر تہجد پڑھ سکتی ہو تو وہ پڑھو، قرآن شریف پڑھو، اس کا ترجمہ پڑھو۔ اگر لجنہ کا کوئی کام تمہارے سپرد ہوتا ہے تو وہ جس حد تک ہوتا ہے وہ کرو۔ پھر سب سے بڑی ذمّہ داری یہ ہے کہ جو بچے ہیں ان کی ایسی تربیت کرو کہ ان کا اللہ سے تعلق پیدا ہو جائے۔ خاوند کو یہ Realise کرواؤ کہ مَیں وقف نو ہوں اور میرا کام یہ ہے کہ اپنی بھی تربیت کرنا اور اپنے گھر کی بھی تربیت کرنا۔ اپنے بچوں کی تربیت کرنا اس لئے تم بھی اس میں میرا ساتھ دو۔ کیونکہ اگر خاوند، باپ بچوں کی تربیت میں اپنا رول ادا نہ کر رہا ہو تو پھر بچوں کی تربیت صحیح نہیں ہوتی۔ تو سب سے بڑی ذمّہ داری گھر کی ہے اور تم لوگوں کے لئے یہی بہت بڑا ثواب ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا ہمارے جو خاوند ہیں وہ کماتے ہیں، جہاد پر بھی جاتے ہیں، چندے بھی دیتے ہیں اور بہت سارے ایسے کام کرتے ہیں جو باہر مرد کرتے ہیں۔ ہم عورتیں وہ کام گھروں میں نہیں کرسکتیں تو کیا یہ جہاد اور چندہ دینے کا جو ثواب ہے وہ ہمیں بھی ملے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ملے گا کیونکہ تم اُن کے گھر کی اچھی طرح نگرانی کرتی ہو اُن کے بچوں کی تربیت کرتی ہو اور اُن کی غیر حاضری میں بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہو۔ پھر جو نیک نسل پیدا ہو رہی ہے اس وجہ سے تو تمہیں بھی اس کا اتنا ہی ثواب ملے گا۔ پھر یہ بھی برداشت کرتی ہو کہ اپنے خاوندوں کو بھیجتی ہو کہ جاؤ دین کی خدمت کرو۔ اور اگر خاوند دنیا کی خدمت بھی کررہا ہے دین کی نہیں بھی کررہا تو یہ بھی حدیث میں ہے کہ عورت جو ہے وہ گھر کی نگران ہے۔ پس ذمّہ داری جو وقف نو کی ہے وہ یہ ہے کہ اپنی نئی نسل کو احمدیت پر قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق جوڑو۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ جب ہم سکول جاتے ہیں تو ہمیں کونسی عمر میں سر پر سکارف لینا چاہئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جب تم پانچ سال کی ہوتی ہو تو تمہیں فراک بغیر Legging کے نہیں پہننی چاہئے۔ تمہاری ٹانگیں ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں تاکہ تمہیں احساس ہو کہ اب آہستہ آہستہ ہمارا لباس ڈھکا ہوا ہونا چاہئے۔ Sleveless فراک نہیں پہننی چاہئے۔ پھر جب تمہاری چھ سات کی عمر ہو تو Legging پہن کر سکول جاؤ اور جب تم دس سال کی ہو جاتی ہو تو تھوڑا سا سکارف لینے کی عادت ڈالو اور تم گیارہ سال کی ہو جاتی ہو تو پھر پوری طرح سکارف لو۔ سکارف تو یہاں بھی لوگ سردیوں میں لے لیتے ہیں۔ سردی ہوتی ہے تو اپنے کان وغیرہ لپیٹ لیتے ہیں،، وہ سکارف ہی ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لڑکیاں دس سال کی عمر میں بھی چھوٹی نظر آتی ہیں اور بعض دس سال کی عمر میں بارہ سال کی لڑکی کی طرح نظر آتی ہیں۔ قد لمبے ہو جاتے ہیں۔ تو ہر لڑکی دیکھے کہ وہ اگر بڑی نظر آتی ہے تو پھر اس کو سکارف لے لینا چاہئے۔ چھوٹی عمر میں سکارف لینے کی عادت ڈالو پھر شرم نہیں آئے گی۔ نہیں تو پھر ساری عمر شرماتی رہو گی۔ اگر تم کہو گی کہ 12 سال کی عمر میں، 13 سال کی عمر میں، 14 سال کی عمر میں جاکر سکارف لوں گی تو پھر سوچتی رہو گی اور تمہیں شرم آجائے گی۔ پھر تم کہو گی کہ اب اگر مَیں نے سکارف لیا تو کہیں لڑکیاں میرا مذاق نہ اڑائیں اور مجھ پر ہنسیں گی۔ اس لئے سکارف لینا عادت ڈالو کہ کبھی کبھی سکارف سات، آٹھ، نو سال کی عمر میں لینا شروع کردو۔ لڑکیوں کے سامنے بھی لو تاکہ تمہاری جو شرم ہے وہ ختم ہو جائے۔ اور جب تم بڑی نظر آؤ تو پوری طرح سکارف لو، تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

ہاں جو بڑی ہیں ان کو علم ہونا چاہئے کہ پردے کا مقصد یہ ہے کہ حیا ہونی چاہئے۔ جو یورپین ہیں یا ویسٹرن Influence کے اندر آتے ہیں پرانے زمانے میں ان کے لباس بھی لمبے ہوتے تھے۔ لمبی میکسی فراک ہوتی تھی۔ اب تو یہ ننگے پھرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جو مرد ہے وہ اچھا Well Dressed تب کہلاتا ہے جب اس نے ٹراؤزر پورا پہنا ہو، کوٹ پہنا ہو، ٹائی لگائی ہو اور عورت کو کہتے ہیں کہ تم Well Dressed اُس وقت ہوگی جب تم نے مِنی سکرٹ پہنی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے ان کا یہ فلسفہ سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لئے مردوں کو نہ دیکھو۔ عورتیں خود بھی اپنے آپ کو ننگا کرکے اپنی بے عزّتی کرواتی ہیں۔ پس ایک احمدی لڑکی، احمدی عورت کا وقار اسی میں ہے کہ اپنی حیا کو قائم کرے اور اصل چیز حیا ہے اور یہ حیا ہی ہے جو دوسروں کو تمہارے اوپر غلط نظر ڈالنے سے روکتی ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب بچہ پیٹ میں ہوتا ہے تو عورت کو کونسی ایسی دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اس کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ جو بھی پیدائش ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ اس کو نیک اور صالح بنائے۔ دین پر قائم رہنے والا بنائے، صحت مند ہو، کسی بھی طرح نہ مجھے شرمندہ کرے، نہ خاندان کو شرمندہ کرے، نہ جماعت کو شرمندہ کرنے والا ہو، دین پر قائم رہنے والا ہو۔ جس طرح حضرت مریمؑ کی والدہ نے دعا کی تھی کہ جو میرے پیٹ میں ہے مَیں اسے اللہ تعالیٰ کی نذر کرتی ہوں۔ نذر کرنے کا مطلب کیا ہے کہ مَیں یہ دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ تیرے جو حکم ہیں ان پر چلنے والی ہو، ان کے مطابق عمل کرنے والی ہو۔ نیکیوں پر قائم رہنے والی ہو، مَیں اسے تیرے سپرد کرتی ہوں، تیرے دین کی خاطر۔

تو یہ کوشش کرو۔ یہ دعا کرو کہ بچہ دین پر قائم رہے۔ ابھی لڑکوں کی کلاس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھا گیا تھا کہ دین کو حاصل کرنے کی کوشش کروگے تو دنیا خود ہی مل جائے گی۔ جو دنیا کے پیچھے پڑے رہتے ہیں کچھ تھوڑا سا کما لیتے ہیں لیکن ہر وقت فکر ہی رہتی ہے۔ ان کو ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ اب اتنے پیسے کم ہوگئے، اتنے زیادہ ہوگئے۔ بینک بیلنس میں کمی آگئی۔ آج بلڈ پریشر ہوگیا، آج شوگر ہائی ہوگئی۔ فکریں ان کو بھی پڑی رہتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں ایک ہندو آدمی کو جانتا ہوں۔ سندھ میں کُنری میں رہتا تھا۔ وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اس پر انٹرسٹ بڑا ملٹی پلائی ہوتا رہتا تھا۔ تو پھر لوگ قرض کے عوض اس کے پاس عورتوں کے سونے کے زیور رکھواتے تھے۔ اس طرح اس نے کافی سونا اکٹھا کرلیا تھا۔ میرا خیال ہے کوئی چالیس پچاس کلو سونا اس کے گھر میں پڑا تھا۔ وہ یہ سونا بینک میں نہیں رکھواتا تھا کہ کہیں بینک والے کھا نہ جائیں۔ اس نے زمین میں ایک گڑھا کھودا ہوا تھا اور ایک سیف بنایا ہوا تھا اور اُس میں سونا رکھتا تھا اور اس کے اوپر اپنی چارپائی رکھی ہوئی تھی اور وہاں سوتا تھا کہ رات کو کہیں کوئی چور ہی نہ آجائے۔ اور رات کو کئی دفعہ جاگتا تھا کہ پتہ نہیں کہ سونا ہے یا نہیں۔ تو ایک روز اِسی غم میں کہ کہیں کوئی سونا تو نہیں لے گیا، اُس کو ہارٹ اٹیک ہوگیا اور یہ فوت ہوگیا، سونا وہیں کا وہیں رہ گیا۔ اس کا جو بیٹا تھا وہ ذرا عیاش طبع تھا۔ اس نے سونا نکالا اور جو دنیا کی چیزیں استعمال کی تھیں، وہ لیں اور سونا ختم ہوگیا اور اس کے بھی کام نہیں آیا۔ تو جو تم نے سوال کیا ہے کہ بچہ کے لئے کیا دعا کرنی چاہئے تو بچے کے نیک اور دیندار ہونے کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے ویسے بچے ہوں۔ پس یہ دعا ہو اور اس طرح بچے کی تربیت ہو۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب ہم رمضان میں روزے رکھتے ہیں تو کس عمر میں روزے رکھنے شروع کریں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: تم پر تب روزے فرض ہوتے ہیں جب تم پوری طرح میچور (Mature) ہو جاؤ۔ اگر تم طالبعلم ہو اور تمہارے امتحان ہو رہے ہیں۔ ان دنوں میں اگر تمہاری عمر تیرہ، چودہ یا پندرہ سال ہے تو پھر تم روزے نہ رکھو اور اگر تم برداشت کرسکتی ہو پندرہ یا سولہ سا کی عمر میں تو پھر ٹھیک ہے۔ لیکن عموماً جو فرض روزے ہیں سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں یا اس کے بعد بہرحال رکھنے چاہئیں۔ اور یہ فرض ہوتے ہیں۔ باقی آٹھ دس سال کی عمر میں اگر شوقیہ دو تین، چار یا پانچ روزے رکھنے ہیں تو رکھ لو لیکن فرض کوئی نہیں ہیں۔ فرض تم پر اُس وقت ہوں گے جب تم بڑی ہو جاؤ گی اور جب روزوں کو برداشت کرسکو گی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: یہاں سحری اور افطاری میں کتنا فرق ہے؟ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ سردیوں میں تو بارہ گھنٹے کا ہوتا ہے لیکن گرمیوں میں تو انیس گھنٹے کا ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: تو بس انیس گھنٹے تو تم بھوکی نہیں رہ سکتیں۔ یوکے میں جو گزشتہ روزے گزرے ہیں۔ ساڑھے اٹھارہ گھنٹے کے روزے تھے اور سویڈن وغیرہ میں تو بعض علاقوں میں بائیس گھنٹے کے روزے ہوتے ہیں۔ وہاں تو بہرحال ایڈجسٹ کرنا پڑتا ہے۔ اتنا لمبا روزہ تو نہیں رکھا جاسکتا۔ لیکن برداشت اُس وقت ہوتی ہے جب تم جوان ہو جاتی ہو۔ سترہ اٹھارہ سال کی کم از کم ہو جاؤ تو پھر ٹھیک ہے۔ پھر روزے رکھو۔

حضور انور نے فرمایا: دس گیارہ سال کی عمر میں عادت ڈالنے کے لئے دو تین روزے رکھ لینے چاہئیں۔ ہر رمضان میں چھوٹے بچوں کو بھی پتہ چلے کہ رمضان آرہا ہے۔ لیکن روزے نہ بھی رکھنے ہوں تو صبح اٹھو۔ اماں ابّا کے ساتھ سحری کھاؤ، نفل پڑھو، نمازیں باقاعدہ پڑھو۔ تم لوگوں کا رمضان یہی ہے۔ سٹوڈنٹس اور بچیاں رمضان میں اٹھیں اور ضرور سحری کھائیں۔ نفل پڑھیں، سحری سے پہلے دو یا چار نفل پڑھ لیں۔ پھر نمازیں باقاعدہ پڑھیں۔ قرآن شریف باقاعدہ پڑھیں۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس نو بجے ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

حضرت ہاجرہ علیہا السلام

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہاجرہ نام ایک عورت تھی جو میری تحقیق کے مطابق ملکِ مصر کی ایک شاہزادی تھی۔ ابراہیمؑ کی کرامتوں کو دیکھ کر بادشاہ نے اپنی لڑکی ابراہیمؑ کے نکاح میں دے دی۔ نوجوان اور خوبصورت اور باکرہ تھی۔ اُس وقت ابراہیمؑ کی عمر 84 سال تھی جبکہ وہ حاملہ ہوئی۔ مَیں بہت ہی مختصر سناتا ہوں کہ پہلی بی بی نے اسے نکلوا دیا۔ اس پر اللہ سے مکالمہ ہوا کہ کیوں نکلی؟ آپ نے عرض کیا کہ بڑی بی بی رہنے نہیں دیتی۔ خدا نے فرمایا واپس جاؤ اور اس کی فرمانبردار ہوکر رہو۔ اس صبر کے بدلے میں ہم تمہیں ایک لڑکا دیں گے جس کی اولاد تمام جہان کے لئے موجبِ ہدایت ہوگی اور آسمان کے تارے اور ریت کے ذرّے گننے آسان ہوں گے مگر تیری اولاد کو کوئی نہ گِن سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر جب دوبارہ اس بی بی نے ہاجرہ کو دُکھ دیا تو ابراہیمؑ انہیں مکّہ میں چھوڑ گئے۔ ابراہیمؑ سے پوچھا کہ ہمیں کِس کے سپرد کرتے ہو؟ آپ نے اِس کا جواب نہیں دیا۔ پھر پُوچھا کہ کِس کے حکم سے یہاں لائے ہو؟ فرمایا خدا کے حکم سے۔ اس پر اس نیک بخت صابرہ بی بی نے کہا تو پھر اَب تمہاری ضرورت نہیں۔ اس بی بی کے پاس نہ روپیہ تھا، نہ مال اسباب تھا، نہ مویشی تھے۔ بچّہ بھی چھوٹا تھا۔ وہاں کوئی غمگسار نہ تھا۔ درندوں کا بھی ڈر تھا۔ کوئی آبادی بھی نہ تھی۔ مگر اس صبر کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج مکّہ ایک عظیم الشّان شہر آباد ہے جو کروڑہا مخلوق کا ملجا و ماویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے نام کے لئے صبر کرکے اس کے نتائج سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ صفا و مروہ سے جاکر یہ شعور، یہ معرفت حاصل کریں کیونکہ وہ مقام اللہ کی طرف سے صبر کے نتائج کے شعور کے حصول کا ذریعہ مقرر شدہ ہے۔ جو حج کرنے جائے وہ وہاں ذرا چل کر پھر کر دیکھے کہ ہمارا افضل اس صابرہ پر کیسا ہوا۔ ہم کیسے قدردان ہیں۔“

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 274-275)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر108)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیاء کے ذریعہ ان کے متبعین کو حاصل ہونے والے تقدّس کی بابت فرماتے ہیں:

''... تقدّس گھر بیٹھے سیجوں پر نہیں ملتا بلکہ کانٹوں پر لوٹنے اور تلواروں کے نیچے گردن رکھنے سے ملتا ہے اور یہ کانٹے شیطان بچھاتا اور یہ تلواریں شیطان چلاتا ہے۔ شیطان حملہ کرتا ہے تو مومن جنت کی طرف دوڑتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ اس میں داخل ہوجاتا ہے۔''

(حالاتِ حاضرہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو اہم ہدایات۔ انوار العلوم جلد13 صفحہ 525)

....

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ ستمبر 2013ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم سے تعلق رکھنے والے کچھ واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ وامان میں رکھے، اور اسلام کی محبتِ الٰہی اور پاکیزگی کی جس تعلیم کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے احیاء فرمایا ہے ہم سب کو ان مقدّس تعلیمات میں سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین

....

'ہفتہ ختمِ نبوت'

ستمبر 2013ء: مؤرخہ 07/ستمبر 1974ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی سرکردگی میں احمدیوں کو 'Not Muslim' قرار دے دیا تھا۔ یہ مشہور فیصلہ پاکستانی آئین میں دوسری ترمیم کہلاتا ہے۔ اس فیصلہ کے بعد احمدیوں پر ظلم وستم کا ایک باقاعدہ سلسلہ حکومت کے آشیر باد کے ساتھ شروع ہوگیا۔ اس تاریخ کو پاکستان کے مُلّاں اور پریس دونوں ہی اس فیصلہ کی یاد میں مناتے ہیں۔ تاہم اس سال مُلّاں نے ان دنوں کو خاص اہمیت دیتے ہوئے پاکستان بھر میں ہفتہ ختمِ نبوّت منایا۔ مزید برآں یورپ کے بعض ممالک میں بھی اس سلسلہ میں تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلہ میں پاکستان میں ہونے والی تقریبات کی مختصر کوریج مندرجہ ذیل رپورٹ میں کی گئی ہے۔

ہفتہ ختمِ نبوّت: پریس رپورٹ

لاہور کے ایک روزنامہ The Express Tribune نے اپنے 9/ستمبر 2013ء کے شمارہ میں لاہور اور چناب نگر (یاد رہے حکومتِ پنجاب نے ملّاں کے دباؤ میں آکر سال 1999ء میں 'ربوہ' کے خوبصورت اور بابرکت نام کو 'چناب نگر' سے بدل دیا تھا) میں نکلنے والی ختمِ نبوت ریلیوں پر ایک رپورٹ شائع کی۔ غیر جانبدارانہ طور پر شائع کی جانے والی اس رپورٹ کے خلاصہ کو درج ذیل کیا جاتا ہے:

'' 'مقررین نے احمدیوں کے بائیکاٹ اور انہیں ملک بدر کرنے کا مطالبہ کیا'

'تحریکِ ختمِ نبوّت کے ارکان نے 1974ء میں پاس کیے جانے والے اینٹی احمدیہ قانون کی سالگرہ منائی'

رانا تنویر، لاہور: احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی آئین کی دوسری ترمیم کی انتالیسویں سالگرہ کے موقع پر مختلف علماء نے احمدیوں پر مزید سختیاں کرنے پر زور دیا۔

مقررین نے احمدیوں کو 'ملک دشمن' قرار دیتے ہوئے ان کے معاشی وسماجی بائیکاٹ کی اپیل کی۔ نیز اس بات کا بھی مطالبہ کیا کہ انہیں ہر قسم کے سرکاری یا فوجی عہدوں سے دور رکھا جائے۔

جماعتِ احمدیہ نے اپنے ارکان کو ان جلوسوں سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں ان دنوں میں خاص طور پر محتاط رہنے کی ہدایت کی۔ اگرچہ پاکستان کے آئین میں نفرت انگیز تقاریر کرنا ایک جرم ہے اور اس پر سزا بھی مقرر ہے لیکن ان قوانین کو ملّاں کے خلاف شاید ہی کبھی استعمال کیا گیا ہو۔ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 153-A کے مطابق جو کوئی بھی تحریر یا تقریری صورت میں کسی کے خلاف مذہبی طور پر نفرت پھیلائے یا پھیلانے کی کوشش کرے تو اسے پانچ سال تک قید اور جرمانے کی سزا ہوسکتی ہے۔

جوہر ٹاؤن لاہور: جوہر ٹاؤن میں ہونے والی لاہور کی مرکزی ختمِ نبوّت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے رؤیتِ ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ وہ اور ان کے پیروکار ختمِ نبوّت کے لئے قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں۔ مفتی صاحب نے یہ الزام بھی لگایا کہ احمدی مشکوک کارروائیوں میں سرگرمِ عمل ہیں اور ان کے خلاف سنجیدہ کارروائی ہونی چاہیے۔

جیو ٹی وی کے مشہور اینکر ڈاکٹر عامر لیاقت حسین نے حرمتِ رسول سے متعلق قوانین (blasphemy laws) کی پرزور تائید کرتے ہوئے کہا کہ پوری امّت کو ان قوانین کی حفاظت کے لیے اکٹھے ہوجانا چاہیے۔ مزید برآں یہ کہ امّتِ مسلمہ ان قوانین میں کسی قسم کی تبدیلی کی اجازت نہیں دے گی۔

مولانا محمد احمد نعیمی نے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر خاص وعام احمدیوں کے خلاف متحرک ہوجائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ احمدی اور ان کی قیادت مغرب کی طرف سے فراہم کئے گئے ایجنڈے پر چل رہے ہیں۔

بصیر پور کے منتظم پیر محبّ اللہ نوری نے کہا کہ احمدی اس قابل ہیں کہ ان کو پاکستان بدر کردیا جائے۔ انہوں نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اگر وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق ہوتے تو احمدیوں کو کسی بھی پل سکون کی زندگی نہ گزارنے دیتے۔ علامہ رضائے مصطفیٰ نے تو سیدھا سیدھا کہا کہ احمدیوں کو اس قدر تنگ کرنا چاہیے کہ وہ اپنی جان سے ہی چلے جائیں۔ جسٹس (ریٹائرڈ) میاں نذیر اختر نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف صرف تقریریں کرنے کی بجائے اب کچھ کر دکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہر فردِ واحد کو احمدیوں کے گرد دائرہ حیات تنگ کردینے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

کانفرنس کے شرکاء نے ایک ریزولیوشن بھی پاس کیا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ احمدیوں کے تمام لٹریچر پر مکمل پابندی لگائی جائے اور ان کتب کے پبلشرز کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے؛ احمدیوں کو تمام سرکاری ملازمتوں سے فارغ کیا جائے؛ 7/ستمبر کے دن کو پاکستان بھر میں حکومتی طور پر منانے کا اہتمام کیا جائے؛ ہر اہم سرکاری عہدے کے لئے ایسے حلفنامے کو متعارف کروایا جائے جس میں حلف لینے والا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے پر یقین ظاہر کرتا ہو۔

چناب نگر (ربوہ): انٹرنیشنل تحریکِ ختمِ نبوّت کے زیرِ اہتمام ربوہ میں چھبیسویں سالانہ انٹرنیشنل ختمِ نبوّت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یاد رہے کہ ربوہ میں بسنے والوں کی اکثریت احمدیوں پر مشتمل ہے۔ کانفرنس کے مقررین نے احمدیوں کی قیادت پر ہتک آمیز الزامات لگاتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ملک میں ہونے والی دہشت گردی کے پیچھے بھی انہیں کا ہاتھ ہے۔ جمعیتِ علمائے اسلام (JUI) کے سیکرٹری مولانا عبد الرؤف فاروقی نے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ احمدیوں کو دبوچ لیا جائے۔ انہوں نے انہیں مرتد قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ اس قابل ہیں کہ ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

علامہ محمد یونس حسن نے کہا کہ ملک بھر میں بڑے پیمانے پر تلاشیاں کر کے تمام احمدیوں کی شناخت عمل میں لائی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اور ان کے ساتھی اپنے مقصد کے حصول کے لیے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ نیز یہ کہ تمام مسلمان مکاتبِ فکر احمدیوں کے خلاف متحد ہیں۔ اور تمام مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف معاشی وسماجی بائیکاٹ کرنا چاہیے تاکہ ان کا پاکستان میں رہنا ناممکن ہوجائے۔

مولانا قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف چلنے والی تحریک جاری رہے گی تا آنکہ یہ اپنے منطقی انجام تک پہنچ جائے۔ اگر احمدی اور ان کے قائدین اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اسلام قبول کرلیں۔

مولانا اسد اللہ فاروق نے مطالبہ کیا کہ پاک فوج میں ملازم تمام احمدیوں کا بائیکاٹ ہونا چاہیے کیونکہ وہ غدارِ وطن ہیں۔

ادارہ تعلیماتِ اسلامیہ میں منعقد ہونے والی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جماعت اہلِ سنّہ کے رہنما علامہ ریاض حسین شاہ نے کہا کہ سکول کے نصاب میں احمدیوں کے بارے میں ایک سبق ہونا چاہیے۔ انہوں نے احمدیوں کو آئینِ پاکستان میں دوسری ترمیم کے ذریعے غیر مسلم قرار دینے کی تحریک چلانے والے لوگوں کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ان کی تعریف کی۔

جامعہ اشرفیہ میں منعقد ہونے والی ایسی ہی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کہا احمدیوں کی پاکستان میں موجودگی ایک سیکیورٹی رِسک ہے۔ لہٰذا انہیں پاکستان بدر کردینا چاہیے۔

جمعیتِ علمائے اسلام (فضل الرحمٰن گروپ) کے سیکرٹری جنرل عبدالغفور حیدری نے کہا کہ خیبر پختونخواہ میں ایک احمدی کی تقرری بطور ایڈووکیٹ جنرل ناقابلِ قبول ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گورنمنٹ کو یہ حکم فوری طور پر واپس لے لینا چاہیے۔ بصورتِ دیگر وہ گورنمنٹ کے خلاف تحریک چلائیں گے۔

جبکہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے ایڈووکیٹ جنرل عبداللطیف یوسف نے گزشتہ جمعہ کے روز ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وہ احمدی نہیں ہیں۔ انہوں نے جمعیت علمائے اسلام (ف) پر ان کے خلاف جھوٹی تحریک چلانے کا الزام لگایا۔

ختمِ نبوّت کانفرنس ربوہ

مذکورہ بالا رپورٹ میں اس کانفرنس کا ذکر آچکا ہے۔ اس کانفرنس کی مزید کچھ تفصیلات درج ذیل ہیں۔

اس کانفرنس کا انعقاد عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِ اہتمام نام نہاد 'مسلم کالونی' ربوہ میں ہوا۔ یہ کانفرنس دوپہر ساڑھے بارہ بجے سے لے کر اگلے روز صبح 5/بجے تک جاری رہی۔ اس کے پہلے اور دوسرے اجلاسات میں درج ذیل مُلّاؤں نے تقاریر کیں: شبیر احمد عثمانی، فرید پراچہ (جماعتِ اسلامی)، عطاء المہیمن بخاری، الیاس گھمن (سرگودھا)، سیف اللہ چشتی (فیصل آباد)، عبدالرحمٰن تبسّم اور فہیم الحسن تھانوی (لاہور)۔

منجملہ دیگر باتوں کے ان ملّاؤں نے یہ کہا کہ ''عقیدہ ختمِ نبوّت امّتِ مسلمہ کی وحدت کی ضمانت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ایسی تحریک ہے جس نے ایسے جیالے پیدا کیے ہیں جو ناموسِ رسالت کے لئے اپنے سینوں پر گولیاں کھانے کو تیار ہیں۔ قادیانی ایک عالمی دہشت گرد تنظیم ہیں...... انجمنِ احمدیہ 129 بلین روپے (ایک بلین ڈالرز سے زائد) ٹیکس کی نادہندہ ہے......سات ستمبر کا دن بھی یومِ دفاعِ پاکستان کے طور پر منایا جانا چاہئے......''

اس کانفرنس کا شبینہ اجلاس عبدالحفیظ مکّی (آف مکّہ) کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ اور جن ملّاؤں نے اس اجلاس میں تقاریر کیں ان میں احمد علی سراج (کویت)، امیر حمزہ (کالعدم جماعت الدعوہ)، الیاس چنیوٹی ممبر صوبائی اسمبلی (پی ایم ایل این)، عبدالقیوم ظہیر (جماعت اہلِ حدیث)، عزیز الرحمٰن ہزاروی، شاہنواز فاروقی، طاہر عبدالرزاق، فدا صدیقی، اسد اللہ فاروق، گلزار اسد، یحییٰ مارتھ، یونس حسن، شفاعت رسول نوری، یاسین صدیقی، شفاعت علی، ریاض فاروقی، افتخار اللہ شاکر اور شبیر عثمانی شامل ہیں۔

ان ملّاؤں نے حاضرین کو بتایا کہ''......قادیانیوں کو صلیبی اور صیہونی طاقتوں کا آشیر باد حاصل ہے۔ قادیانی اور ان کی (۔) اولادیں اسلامی جہاد کو ختم کرنے میں کوشاں ہیں۔ انگریز کی طرف سے ان کو کاشت کرنے کی اصل وجہ بھی یہی تھی کہ جہاد کے جذبہ کو کسی طرح ٹھنڈا کردیا جائے۔ تمام تر اسلامی عالمی جہاد قادیانیت کے خلاف اعلانِ جنگ میں ہے......قادیانیت دراصل کوئی مذہب نہیں بلکہ دہشت گردوں کی ایک تنظیم ہے جس کا مرکز چناب نگر (ربوہ) ہے۔ قادیانیت کو کچلنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے...... ہم ناموسِ رسالت کے لئے اپنے خون کے آخری قطرے تک لڑیں گے، وغیرہ۔''

دیگر باتوں کے علاوہ درج ذیل ریزولیوشنز منظور کی گئیں: پاکستان کے سرحدی اور نظریاتی دفاع کا یہ مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کی تمام تر سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ انہیں تمام کلیدی عہدوں سے فوری برطرف کیا جائے۔

۔ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول اور گورنمنٹ نصرت گرلز کالج کا نام بدل کر حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے نام پر رکھے جائیں کیونکہ (حضرت سیدہ) نصرت جہاں (بیگم صاحبہؓ) مرزا (صاحب) کی زوجہ کا نام ہے۔ (نوٹ: یہ دونوں ادارے احمدیوں نے قائم کئے تھے لیکن بعد ازاں پی پی پی کے ایک دورِ حکومت میں نیشنلائز ڈ کر دئے گئے۔ باوجودیکہ حکومت اصولی طور پر اس امر کی منظوری دے چکی ہے کہ تمام ادارے ان کے گزشتہ مالکان کے حوالے کردیے جائیں یہ دونوں ادارے تاحال جماعتِ احمدیہ کو واپس نہیں کئے گئے)۔ ملکی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے۔ یا غیر مسلموں کے شناختی کارڈ کا رنگ مختلف ہونا چاہیے تاکہ اس بابت آئینی اور قانونی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

(جاری ہے)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر خیرالدین صاحب بٹ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21رمئی 2010ء میں مکرمہ ر۔ت۔خان صاحبہ نے اپنے والد محترم ڈاکٹر خیرالدین بٹ صاحب کا تفصیلی ذکرخیر کیا ہے۔

آپ لکھتی ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد کشمیر کی ریاست جموں کے قصبہ 'گوش' کے رہنے والے تھے۔ زمینداری، قالین بافی اور کشمیری دوشالوں کی تجارت کرتے تھے۔1848ء میں جب انگریزوں نے کشمیر کو ڈوگروں کے ہاتھوں بیچا تو ڈوگروں کے شدید مظالم کے نتیجہ میں بہت سے کشمیری مسلمانوں نے پنجاب کا رُخ کیا۔ چنانچہ یہ خاندان بھی 1875ء میں ہجرت کرکے ضلع سیالکوٹ کے دیہات میں آباد ہوگیا۔

محترم خیرالدین بٹ صاحب 1898ء میں محترم امیر خان صاحب اور محترمہ حسین بی بی صاحبہ کے ہاں موضع چک سدّے میں پیدا ہوئے۔ پانچ سال کی عمر میں والدہ کی وفات ہوگئی۔آپ اپنی والدہ کی اکیلی اولاد تھے۔والد صاحب کاروبار کے سلسلے میں برما چلے گئے اور آپ اپنی پھوپھی کی تربیت میں آگئے، جو ایک عابدہ زاہدہ اور نیک دل خاتون تھیں۔انہوں نے اپنے بھتیجے کو اپنی اولاد کی طرح پالا پوسا اور نہایت احسن طریق پر آپ کی تربیّت کی۔ چنانچہ آپ کو بھی جھوٹ اور فریب سے نفرت تھی۔کم گو اور عبادتگزار تھے۔جوانی سے ہی تہجد میں باقاعدہ تھے۔

ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد آپ کی پھوپھی نے نامساعد حالات میں آپ کی والدہ مرحومہ کے زیورات بیچ کر آپ کی تعلیم جاری رکھنے کا اہتمام کیا۔ مڈل کا امتحان گوجرانوالہ سے پاس کیا اور پھر نوکری کی تلاش شروع کی۔اس دوران جنگِ عظیم اول شروع ہوگئی تو آپ ابتدائی میڈیکل کا امتحان پاس کرکے فوج میں بھرتی ہوگئے۔ جنگ کے بعد کچھ عرصہ گاؤں میں عزیز رشتہ داروں کا کھیتی باڑی میں ہاتھ بٹاتے رہے۔ پھر آپ نے وٹرنری سکول لاہور میں داخل ہوکر وظیفہ حاصل کیا۔

جب آپ آٹھویں کے طالب علم تھے تو آپ کی شادی پھوپھی زاد حسینہ بی بی صاحبہ سے کردی گئی جن کے بطن سے آپ کے دو بچے پیدا ہوئے۔جو ماں کے ساتھ ایک وبائی بیماری کی نذر ہوگئے۔ دوسری شادی آپ کی دوسری پھوپھی زاد عائشہ سے ہوئی۔جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دس صحت مند بچوں سے نوازا۔

وٹرنری کالج لاہور سے گریجوایشن کرنے کے بعد آپکی خواہش کے مطابق آپ کو ایسے محکمہ میں ملازمت ملی جہاں آسانی سے رشوت سے بچا جاسکتا تھا، اور نماز کے لئے کافی وقت مل جاتا تھا۔آپ پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں 40 سال تک خدمات انجام دیتے رہے۔آپ جہاں جاتے ایک قابل اور فرض شناس ڈاکٹر کے طور پر پہچانے جاتے۔جس ہسپتال میں تعیناتی ہوتی وہاں ہسپتال اور عملے کی رہائشگاہوں کی مرمت کرواتے، نیا فرنیچر مہیا کرتے۔ ایمانداری اور حسنِ خُلق کے باعث افسران اور عملہ میں ہردلعزیز ہوتے۔آپ کا تقویٰ دیکھ کر ہر جگہ آپ کو امام الصلوٰۃ بنالیا جاتا۔

آپ کے اکثر رشتہ دار کسی نہ کسی پیر کی ارادت میں تھے لیکن آپ کو یہ چیز پسند نہ تھی۔صرف عبادت سے غرض تھی اور صحیح تلفظ کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنے کا شوق تھا۔نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا تکرار کرتے، اور دعاؤں میں رَبَّنَا وَلَاتُحَمِّلْنَا ...... الخ کا دردسے تکرار کرتے۔ اپنے ماحول میں بچوں کو قرآنِ کریم پڑھانے کا فریضہ بڑے شوق سے ادا کرتے۔قرآنِ کریم کی تلاوت بڑی احتیاط کے ساتھ صحیح مخرج سے کرتے تھے۔آپ کو صفائی اور طہارت کا خاص طور پر خیال رہتا۔مسجد جاتے وقت خاص طور پر کپڑے بدل کر جاتے۔ وضو بڑے اہتمام اور اطمینان سے کرتے اور نماز بڑے انہماک اور توجہ سے ادا کرتے تھے۔

آپ نے ڈاکٹر کی حیثیت سے سروس کا آغاز پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد سے کیا تھا۔جہاں مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب (والد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد صاحب) سے واقفیت ہوئی۔ وہ آپ کو ہر روز اخبار الفضل پڑھنے کے لئے دیتے لیکن آپ اسے ہاتھ بھی نہ لگاتے۔ دوسرے آنے والے لوگ اخبار کا مطالعہ کرتے۔ایک دن اتفاقاً اخبار کھول کر پڑھنا شروع کیا تو باتیں دل کو لگیں چنانچہ جلد ہی اس مطالعہ نے احمدیت کے عقائد آپ پر واضح کردیئے۔

ایک دن جب آپ عصر کی نماز سے فارغ ہوکر ہسپتال کے احاطے میں بڑ کی چھاؤں میں اپنا دفتری کام کررہے تھے تو ایک معزز بزرگ سلام دعا کے بعد نماز پڑھنے کے لئے مخصوص چبوترے پر نماز پڑھنے لگے۔نو وارد کو خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے دیکھ کر آپ نے نماز کے بعد بات چیت شروع کی۔اُن کا نام حکیم محمد صدیق اور جائے مسکن قادیان تھا۔اُن دنوں آپ کی اہلیہ بیمار تھیں۔آپ نے حکیم صاحب سے دعا کی درخواست کی۔تو حکیم صاحب نے دعا کے ساتھ استعمال کے لئے دوا کی ایک پڑیا بھی دی اور دوسری خوراک کے لئے جلد آنے کا وعدہ کرکے رخصت ہوئے۔ جاتے ہوئے کتاب ''تریاق القلوب'' میز پر چھوڑ گئے۔آپ نے کتاب پڑھی تو طرزِ استدلال سے بیحد متأثر ہوئے۔ اور شدت سے حکیم صاحب کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔حکیم صاحب جب کچھ دن بعد تشریف لائے تو آپ کو بے قراری سے منتظر پایا۔ اللہ کے فضل سے دوائی کی پہلی پڑیا کے استعمال سے مریضہ تو صحتیاب ہوچکی تھیں۔ حکیم صاحب اپنے ساتھ مزید کتب بھی لائے تھے۔حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوا تو محترم ڈاکٹر صاحب نے فیصلہ کیا کہ قادیان کے قریب رہ کر احمدیت کا مشاہدہ کرنا چاہئے۔ چنانچہ قادیان کے قریب (کالے پٹھانا گاؤں میں) vaccancy پیدا ہونے پر وہاں تبدیلی کرالی۔احمدیوں سے ملاقات بھی رہتی۔ جلد ہی احمدیت کے بارہ میں تشفی ہوئی۔ چنانچہ 1930ء کے جلسہ سالانہ کے دوران حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ گھر آکر اپنی بیوی کو اپنی بیعت کا بتایا تو وہ بھی یہ کہہ کر احمدی ہوگئیں کہ آپ نے کبھی کوئی غلط بات نہیں کی۔ پھر آپ نے دوسروں کو دعوت الی اللہ شروع کردی۔

آپ کے قبولیتِ احمدیت کی خبر جب گاؤں میں مشہور ہوئی تو کئی دن گاؤں کی عورتیں آپ کی اہلیہ سے افسوس کرنے آتی رہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنا مذہب تبدیل کرلیا ہے۔آپ کی اہلیہ انہیں سمجھاتیں کہ مذہب تبدیل نہیں کیا بلکہ امام مہدی کو مانا ہے۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کو اکثر سچے خواب آتے۔آپ اخلاص میں بڑھتے چلے گئے اور جلد ہی نظام وصیت میں شمولیت اختیار کرلی۔تحریکِ جدید کی پانچ ہزاری فوج میں شامل ہوئے۔ اور ہر تحریک میں لبیک کہا۔ اپنے بیٹے کو فرقان فورس میں بھجوایا۔ ہر سال بڑے اہتمام کے ساتھ سارے بچوں کو لے کر جلسہ پر جاتے۔

جب آپ کی ٹرانسفر بڈھے گورایا ضلع سیالکوٹ میں ہوئی تو وہاں بھی کئی خاندان احمدیت میں داخل ہوئے۔آپ نے اس گاؤں کے اکثر بچوں کو قرآنِ کریم بھی پڑھایا۔

آپ کو اپنے بچوں کی تربیت کا بھی بہت خیال رہتا۔ گھر میں باقاعدہ باجماعت نماز کا اہتمام ہوتا۔ قرآنِ شریف پڑھاتے اور معانی سمجھاتے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کسی ایک کتاب کا درس ہوتا، مشکل الفاظ کے معانی کاپی پر لکھواتے جاتے اور مضمون سمجھاتے۔ ہر روز سونے سے پہلے نماز کا سبق دہراتے اور نماز پڑھنے اور مسجد کے آداب بتاتے۔ سب بچوں کو اعلیٰ تعلیم بھی دلوائی اور بیٹیوں کو گھریلو استعمال میں آنے والی عام ادویات کے نام اور استعمال کے بارے میں نوٹس لکھواتے، جن کا امتحان بھی لیتے رہتے۔ گھریلو طبّی امداد کے متعلق ہدایات دیتے۔ شام کے وقت سکول کا کام کرنے میں بچوں کی مدد بھی کرتے۔

جس جگہ بھی آپ کی ٹرانسفر ہوتی تو یہی کوشش کرتے کہ لڑکیوں کے سکول اور کالج کے قریب مکان لیں۔ چنانچہ قادیان اور پھر ربوہ میں بھی بچیوں کے سکول کے قریب مکانات تعمیر کروائے۔

بچوں کی صحت کے لئے مسواکیں باقاعدہ مہیا کرنے کا انتظام کرتے۔ گائے یا بھینس مستقلاً رکھتے۔ اسی طرح مرغیاں بھی ہمیشہ پالیں۔ بازار کے کھانے کو سخت ناپسند کرتے۔ بچیوں کو بھی تیراکی سکھائی اور باقاعدہ نہر پر تیراکی کے لئے لے جایا کرتے۔ اپنی ڈائری میں روزنامچہ کے طور پر ضروری امور درج کرنے کی بھی عادت تھی۔

محترم ڈاکٹر صاحب اپنی احمدیت کو کبھی نہ چھپاتے۔ہسپتال کا عملہ بھی اور ہمسائے بھی آپ کی ایمانداری اور صاف گوئی کے باعث آپ کی عزت کرتے۔ اور آپ کے حسنِ خُلق کے باعث آپ کے گرویدہ ہوتے۔1953ء کے فسادات کے دوران آپ حافظ آباد میں تھے۔ ایک روز دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ واپس پہنچے تو جلوس کو گھر کے دروازہ پر پایا۔اس وقت جلوس والے اونچی آواز میں آپ کی بچیوں کو دھمکا رہے تھے کہ ''تم ہماری کشمیری بہنیں ہو اپنے والد کو کہو کہ کلمہ پڑھ لے ورنہ یاد رکھو، ہم بڑے بُرے لوگ ہیں۔'' وغیرہ۔ آپ تھانے چلے گئے اور تھانیدار اور سپاہیوں کو ساتھ لے آئے۔جلوس پر تھانیدار کی وارننگ کا تو کوئی اثر نہ ہوا، لیکن ایک دو ہوائی فائروں سے شرارتی لوگ چشمِ زدن میں تتر بتر ہوگئے۔

1956ء میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر Animal Husbandry ریٹائرڈ ہوئے تو ربوہ میں اپنے مکان میں منتقل ہوگئے جو 1954ء میں تعمیر کروالیا تھا۔ پھر ربوہ میں میڈیکل سٹور اور Animal Husbandry کا کام شروع کیا تو لوگ دور ونزدیک کے گاؤں سے آپ سے مشورہ کرنے آنے لگے۔ بلدیہ ربوہ کی درخواست پر کئی سال ربوہ کے مذبح خانہ کے نگران کے طور پر بلا معاوضہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔اسی طرح کئی سال جلسہ سالانہ کے دوران ذبح ہونے والے جانوروں کی صحت اور گوشت کی صفائی ستھرائی کی نگرانی بھی آپ کے سپرد رہی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی درخواست پر قادیان میں آپ کے مکان کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ازراہ شفقت رکھی تھی۔ حضورؓ اور پھر حضرت خلیفہ ثالثؒ کی بھی بہت شفقت آپ کو حاصل رہی۔

محترم ڈاکٹر صاحب اپنی اولاد کو بھی خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔اپنے چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے۔ ہر سال رمضان کے دوران کپڑے اور صندوق تک حاجت مندوں میں تقسیم کردیتے۔کوشش سے غرباء اور خاص طور پر طلباء کی مدد کرتے۔ اپنے غریب رشتہ داروں کی باقاعدگی کے ساتھ مالی امداد کرتے۔

1977ء میں آپ کی اہلیہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ کی اچانک وفات ہوگئی۔آپ کو ایک خواب میں بتادیا گیا تھا کہ جیسے تمہاری زندگی کا پہلا حصہ والدہ کی وفات کی وجہ سے محتاط گزرا ہے ویسے ہی دوسرا حصہ اہلیہ کی وفات کے باعث محتاط گزرے گا۔

محترم ڈاکٹر خیرالدین بٹ صاحب کی وفات 8رفروری 1985ء کو لاہور میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11رمئی 2010ء میں مکرم مبارک احمد ظفؔر صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

کسی صحنِ سینہ میں جشن سا، اہتمام ہے ترے ذکر کا
کہ خبر ہے شب دلِ مضطرب میں قیام ہے ترے ذکر کا
نہیں فکر دنیا وآخرت، مجھے عشق ہے تیری ذات سے
جو سکونِ قلب عطا کرے، وہ تو جام ہے ترے ذکر کا
تیرے نور کی تھی وہ روشنی جو ہوئی مکین و مکان پر
وہ درود ہے، وہ کلام ہے، وہ سلام ہے ترے ذکر کا
وہ متاعِ لوح وقلم بنا جو نصیبِ جاں میں لکھا گیا
وہ صحیفۂ عشق و وفا کا ہے، وہ کلام ہے ترے ذکر کا
اسے دو جہان کی نعمتیں تیری خاکِ پا سے عطا ہوئیں
وہ ملوک وہ شاہ کا ناز ہے جو غلام ہے ترے ذکر کا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 29, 2013 – December 5, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 29, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:20 Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's tour to Burkina Faso, recoded on March 26, 2004.
02:15 Japanese service
02:35 Tarjamatul Quran Class: Class no. 172
03:55 Repeat Shotter Shondhane
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
06:55 Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Burkina Faso, Africa in 2004.
08:15 Rah-E-Huda
10:00 Indonesian Service
11:00 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:40 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
11:50 Ghazwat-e-Nabi: A series of discussions about the Holy wars that took place in the days of early Islam.
13:00 Live Friday Sermon
14:15 Dars-e-Hadith
14:30 LIVE Shottor Shondhane: A Bengali discussion programme.
16:35 Friday Sermon [R]
17:40 Yassarnal Quran
18:05 World News
18:25 Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:30 Real Talk
20:35 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-E-Huda

Saturday November 30, 2013

00:00 World News
00:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:25 Yassarnal Quran
00:50 Huzoor's Tour Of West Africa
02:10 Friday Sermon: Recorded on November 29, 2013.
03:20 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:55 Repeat Shottor Shondhane
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:40 Al-Tarteel: An English Programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:10 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on 27 June 2010.
08:10 International Jama'at News
08:40 Story Time: A children's Programme teaching various aspects of religion and moral values to younger audience.
09:00 Question And Answer Session: Part 1, recorded on October 25, 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on November 29, 2013.
12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00 Live Shotter Shondane: A Bengali discussion programme.
16:00 Live Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:35 Al-Tarteel
18:05 World News
18:30 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-E-Huda
22:35 Story Time: An Islamic based story time program for children. Teaching various aspects of religion and moral values to younger audience.
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday December 1, 2013

00:05 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Germany Address
02:30 Story Time
02:50 Friday Sermon: Recorded on November 29, 2013.
03:55 Repeat Shotter Shondane
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau: Recorded on April 16, 2011.
08:00 Faith Matters
09:00 Question And Answer Session: Recorded on April 26, 1984.
10:10 Indonesian Service
11:10 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on April 6, 2012.
12:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Friday Sermon: Recorded on November 29, 2013.
14:00 Live Shotter Shondhane: A Bengali discussion programme.
16:15 Ashab-e-Ahmad
16:55 Kids Time: A children's program teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts presented.
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
19:30 Live Beacon of truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
20:40 Food For Thought
21:15 MTA Travel
21:50 Friday Sermon
23:00 Question And Answer Session [R]

Monday December 2, 2013

00:10 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:15 Bustan-e-Waqfe Nau
02:20 Food For Thought
02:55 Friday Sermon: Recorded on November 29, 2013.
03:55 Repeat Shotter Shondhane
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:05 Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's tour to Dori, Burkina Faso. Recorded on March 29, 2013.
08:15 International Jama'at News
08:50 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on 19th April 1999.
09:50 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on September 13, 2013.
10:40 Chali Hai Rasm: A series of discussions on state sponsored persecution of Ahmadi Muslims and other minorities in Pakistan.
11:20 Jalsa Salana Speeches in Qadian
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2008.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Jalsa Salana Speeches in Qadian
15:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:25 Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:35 Real Talk
20:40 Rah-e-Huda
22:10 Friday Sermon [R]
23:10 Jalsa Salana Speeches in Qadian
23:40 Aadab-e-Zindagi

Tuesday December 3, 2013

00:20 World News
00:40 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:50 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Tour Of West Africa
02:30 Kids Time
03:00 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2008.
04:00 Jalsa Salana Speeches in Qadian
04:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 372
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
07:00 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 27, 2010.
08:00 Noor-e-Mustafwi
08:25 Australian Service
08:50 Question And Answer Session: Recorded on April 26, 1984.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on November, 29 2013.
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spanish Service
15:45 Quran Quiz
16:55 Hamari Taleem
17:15 Noor-e-Mustafwi
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on November 29, 2013.
20:30 Australian Service
21:00 From Democracy To Extremism: A series of studio discussions, examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
21:55 Quran Quiz
23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday December 4, 2013

00:15 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:30 Jalsa Salana Germany Address
02:30 Hamari Taleem
03:00 Noor-e-Mustafwi
03:20 Quran Quiz
04:25 Australian Service
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 373
06:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 30, 2010.
08:00 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
09:00 Question And Answer Session
10:10 Indonesian Service
11:15 Swahili Service
12:10 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2008.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:35 Signs for the Latter Days
16:35 Faith Matters
17:35 Al-Tarteel
18:05 World News
18:35 Jalsa Salana UK Address [R]
19:35 Real Talk
20:35 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:15 Signs for the Latter Days
22:15 Friday Sermon [R]
23:15 Intikhab-e-Sukhan

Thursday December 5, 2013

00:20 World News
00:40 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:05 Al-Tarteel
01:40 Jalsa Salana UK Address
02:45 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:25 Quranic Archeology
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 374
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran
07:00 Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Burkina Faso.
08:00 Beacon of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
09:05 Tarjamatul Quran Class: Class no. 173
10:10 Indonesian Service
11:30 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
12:55 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on November 1, 2013.
14:00 Shotter Shondane
15:05 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
15:35 Chef's Corner
16:05 Maseer-E-Shahindgan
16:30 Tarjamatul Quran Class [R]
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Live Al-Hiwar-Ul-Mubashir
20:35 Chef's Corner
21:10 Tarjamatul Quran Class [R]
22:15 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
22:50 Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 22 November , 2013 | Issue No. 47

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آسٹریلیا 2013ء

احمدیہ سینٹر میلبورن کا افتتاح۔ میلبورن سے پہلی مرتبہ خطبہ جمعہ کی براہ راست عالمی نشریات۔ میلبورن میں تقریب استقبالیہ میں مختلف سیاسی و سماجی، حکومتی اور سول ڈیپارٹمنٹس اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی شرکت۔ بعض معزز مہمانوں کے ایڈریسز۔ جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور دنیا میں قیام امن کی کوششوں پر خراج تحسین

آسٹریلیا بھی دنیا کے اہم ممالک میں سے ایک ہے اس لئے انہیں چاہئے کہ اس موجودہ بدامنی اور ناانصافی کی فضا کو امن اور مفاہمت کے ماحول میں تبدیل کرنے کے لئے اپنے کردار ادا کریں۔ عالمی بدامنی اور فساد کے حالات کا تجزیہ اور قرآنی تعلیم کی روشنی میں انصاف اور برابری کی سطح پر امن اور مفاہمت کے قیام کے لئے اہم نصائح۔

(حضور انور ایدہ اللہ کا تقریب استقبالیہ میں خطاب)

❀ ...... 'حضور کا خطاب بہت متأثر کن تھا'۔ ❀ ...... 'اس خطاب نے تو مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے'۔ ❀ ...... 'حضور انور ایک عالمی شخصیت ہیں جو ساری دنیا میں امن کی تعلیم عام کر رہے ہیں'۔ ❀ ...... 'خلیفۃ المسیح کا خطاب ایک مکمل پیغام تھا۔ ہم سب کو اس پر عمل کرنا چاہئے اور اپنے دلوں میں سجا لینا چاہئے'۔ ❀ ...... 'حضور کا خطاب انتہائی نپا تُلا، متوازن، منصفانہ اور حقیقت پر مبنی تھا'۔ ❀ ...... 'ایک مذہبی لیڈر کو اتنا خوبصورت اور عظیم پیغام دیتے دیکھ کر ایسا لگا ہے کہ آسٹریلیا میں تازہ ہوا کا ایک جھونکا آیا ہے'۔ ❀ ...... ''عزت مآب امن کے شہزادے ہیں'۔

(تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

Royal Botanic Gardens اور ماؤنٹ Dandenong کی سیر۔ واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد اور مجلس سوال و جواب۔ حضور انور کی واقفین بچوں اور بچیوں کو اہم نصائح۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

11 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور آسٹریلیا کے شہر میلبورن سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ تھا جو MTA کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں دیکھا اور سنا جارہا تھا۔ اس سے قبل میلبورن سے کبھی بھی MTA کی Live نشریات نہیں ہوئیں۔ اور نہ ہی آج سے قبل کبھی خلیفۃ المسیح نے یہاں کوئی خطبہ جمعہ یا خطاب ارشاد فرمایا۔

احمدیہ سینٹر میلبورن کا افتتاح

آج ''احمدیہ سینٹر میلبورن'' کے افتتاح کا دن بھی تھا۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لاکر بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اور بعد ازاں دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کرکے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ ومراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ بھروسہ اُس کو دنیوی اسباب پر ہے یہ یقیناً بھروسہ ہرگز اُس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعفِ ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہوگئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ اب میرے زمانے میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں تا کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علتِ غائی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا، بعد اس کے کہ بہت دور ہوگیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ میں ایمانوں کو قوی کرنے آیا ہوں۔ اُن میں مضبوطی پیدا کرنے آیا ہوں۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے ایمان مضبوطی کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے ثابت ہونے سے، اللہ تعالیٰ پر کامل یقین سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آجکل دنیا میں خدا تعالیٰ پر بھروسے کی نسبت دنیا کے جاہ ومراتب پر بھروسہ بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ پڑنے کی بجائے دنیا کی طرف نگاہ زیادہ پڑتی ہے۔ وہ یقین جو خدا تعالیٰ پر ہونا چاہئے، وہ ثانوی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور دنیا والے اور دنیا کی چیزیں زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہیں۔ اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو یہی صورتحال ہمیں نظر آتی ہے۔ لیکن اپنے اردگرد نظر دوڑانا صرف یہ دیکھنے کے لئے نہیں ہونا چاہئے کہ آج دنیا خدا تعالیٰ کی نسبت دنیاوی چیزوں پر زیادہ یقین اور بھروسہ کرتی ہے۔ بلکہ یہ نظر دوڑانا اس لئے ہو کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم دنیاوی وسائل پر زیادہ یقین رکھتے ہیں یا خدا تعالیٰ پر؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم بیعت کر کے بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کو اُس طرح نہیں پہچان سکے جو اس کے پہچاننے کا حق ہے تو ہماری بیعت بے فائدہ ہے۔ ہمارا اپنے آپ کو احمدی کہلانا کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ اگر آج ہم اپنے دنیاوی مالکوں کو خوش کرنے کی فکر میں ہیں اور یہ فکر خدا تعالیٰ کو خوش کرنے سے زیادہ ہے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا نہیں کر رہے۔ ہم آپ سے کئے گئے عہدِ بیعت کو نہیں نبھا رہے۔ اگر ہم دنیا کے رسم ورواج کو دین کی تعلیم پر ترجیح دے رہے ہیں تو ہمارا احمدی کہلانا صرف نام کا احمدی کہلانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زبانوں سے تو دعوے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہے اور ہم خدا تعالیٰ کو ہی سب سے بالا ہستی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہماری ہر محبت پر غالب ہے، لیکن عملاً دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ ہمیں چاروں طرف نظر آتا ہے کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم ہر ایک دنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ دنیا کی

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں